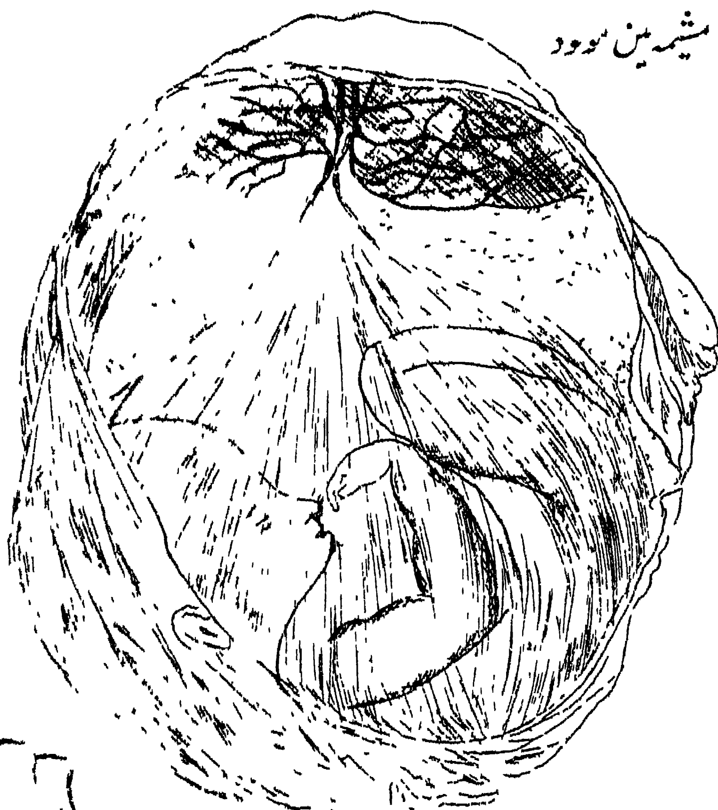
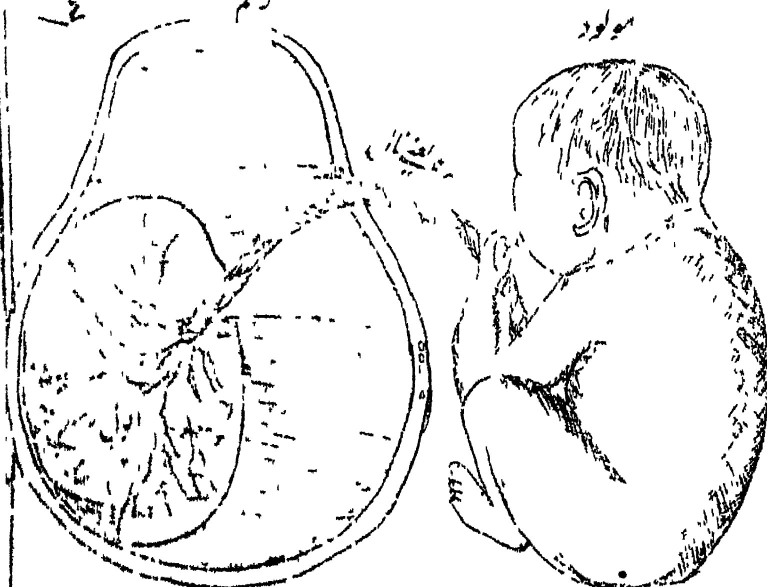

مشیمه ین مولود


رحم
مولود

ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا

الحمد للہ والمنۃ والاحسان کہ اندرین زمان میمنت اقتران کتاب لاجواب معدن تحقیقات شریفہ وتدقیقات انیقہ دربارۂ اثبات تطابق وتوافق خلق وجود شریف انسانی بآیات قرآنی ومصرحات حکمیہ حقانی جامع لطائف احسن تقویم

شرف الانسان

مصنفہ

الفاضل اللقن ذی القریحۃ الذکیۃ اللبیب الاریب الشہم الخبیر غواص بحار الشریعۃ الطریقۃ حاج الحرمین الشریفین جناب حکیم غلام دستگیر صاحب قادری الچشتی النقشبندی السہروردی سلمہ اللہ بجاہ سید البشیر النذیر

باہتمام ابو الخیر محمد حبیب الرحمن

در مطبع محبوب شاہی حیدرآباد دکن طبع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان من طین وجعلہ نطفۃ فی قرار مکین وجعل النطفۃ علقۃ فخلق العلقۃ مضغۃ فجعل المضغۃ عظاما وشکلہا بالشکل الحسین وفضلہ علی سایر مخلوقاتہ و شرف بکریم خطابہ فتبارک اللہ احسن الخالقین ٥

کما حقہ اوس خالق کی کون حمد کرسکتا ہے جسکے دو حرف کن سے عالم کون نے ظہور پایا۔ اور جمیع شیونات و تعینات ہر مکین و مکان نے اسی فرد مطلق و مجرد سے نور پایا۔ ہر عنوان اور ہر لسان مین وہی معبود ہر طرز بیان سے

وہی مسعود ہر جلوہ گاہ پنہان و عیان ہین وہی موجود وہی امر قیام و قعود
و رکوع و سجود وہی ہر شجر و حجر و مدر و جن و بشر و ظلال و جبال کا مسجود اور
حق ہے اُس افضل مخلوقات کا کس کے امکان اور کس کے گمان مین ہی
جسکے محض شرف وجود با جود نے خالق وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ سے
انسان کو مُحلّیٰ اور مُجلّیٰ فرمایا اور کل موجودات سے ممتاز اور سرفراز فرمایا
وہی مستحق کاملترین سلام و درود نامحدود و غیر معدود وہی و صاحب لواالحمد
وہی صاحب الوسیلہ وہی صاحب مقام محمود ہی اور اوس خالق صانع
کی ذات و صفات پہچاننے پر جسقدر چاہیے اوسی زین موجودات کو
دسترس ہی اور اوس خیر الخلق کی ماہیت جاننے کو وہی کارساز کردگا
بس ہی وہ احد صمد ہے تو یہہ احمد وہ محمود ہی تو یہہ محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ جسکی شان مین کاشف سر مکتوم حضرت مولانا روم فرماتی ہین

اے ظہور تو بکلی نور نور گنج مخفی بود زیر خاک کرد	گنج مخفی از تو آمد در ظہور خاک را تابان تر از افلاک کرد

ایہا المومنین یہہ خاکسار خادم مشایخین زرد تقصیر زلہ بردار خوان ارباب
تدبیر حکیم غلام دستگیر تجاوز اللہ عن ذنبہ الصغیر و الکبیر بعد عجز و

نیاز عرضہ پرداز ہے ہرچند کہ شرف ذات باعتبار صفات کمالیہ عموماً
مسلم لیکن ذات انسان کو اوس حکیم علی الاطلاق نے جن جواہر بے بہا
سے تعبیہ فرمایا ہر ایک پر بوجہ شمول غوامض وغروض بعض عوارض تناقض
منکشف نہین بلکہ یقیناً مبہم اور انکا اظہار بنوع ظہور اہم لہذا اندنون باو ہدف
اشتغال اشغال ضروری مین نے اس مہم کو اپنے ذمّے لیا اور اس امر کا
عزم بالجزم کیا جہانتک ادلۂ عقلیہ و نقلیہ حیطۂ امکان مین ہون انہین تجلی گاہ
بیان مین لاؤن اور مجھ بے بضاعت کو حسب استطاعت جسقدر براہین
جلیہ صریحہ و نصوص قویہ صحیحہ بہم پہنچین وہ طالبین کو ظاہر کر دکھاؤن پس
مین نے سنہ ایکہزار تین سو س ہجری مین یہہ کتاب لاجواب انتہائے اختصار
کو اختیار کر کے لکھا اور اسکا نام **شرف الانسان** رکہا ہرچند کہ
اسمین نقلاً معتبر و مشتہر اقوال لئے ہین اور عقلاً نہایت خوض و فکر سے
استدلال کئے ہین تاہم صدور سہو خطا کی نسبت کہہ سکتا ہون کہ فی نفسہ مین
افعال کا خود قادر نہین مقدور ہون اور معترف قصور۔ ناظرین حقیقت شناس
و فطرت اساس سے معافی زلل و خلل منظور اِنّہٗ تعالیٰ ھُوَ السَّتَّارُ الْقَادِرُ
الْقَاھِرُ الْعَلِیْمُ الْحَلِیْمُ الْقَدِیْرُ الْمُیَسِّرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ وَبِاِجَابَۃِ الدُّعَاءِ جَدِیْرٌ

تنبیہ قبل اسکے کہ ہم اصلی مدعا کا تذکرہ شروع کرین اتنی بات بیان کرنی
ضروری جانتے ہین کہ خالق عالم نے اپنے مقدس و مطہر قدیم کلام مین
خلقت انسان کو متفرق مقامات مین متعدد اطوار سے تعبیر فرمایا ہے
اور باعتبار ذات جس چیز کا لحوق و عروض اوسکے ساتھ ہی اوسے صاف
طرح سے بتایا مثلاً حریص ہونا۔ مختلف صورت و سیرت ہونا۔ رنج و سختی
رنج و سختی مین ہونا۔ ناتوان ہونا۔ ایک ہی شخص سے پیدا کئے جانا۔ [illegible]
سے اسکی خلقت ہونا۔ نر و مادہ ہونا۔ اچھی ترکیب مین ہونا۔ مشیت
حق کے موافق ہونا۔ جھگڑالو ہونا۔ اترانا۔ ارذل عمر کو پہنچنا۔ آنکھ ناک
کان دل ہاتھ پانون دئے جانا۔ ناشکر ہونا۔ بے صبر ہونا۔ جلد باز ہونا
روی زمین پر پھیلنا۔ باہم مرد و عورت مین ربط و ضبط سلسلۂ انس و
محبت ہونا۔ زندگی کے بعد موت اور مرنے کے بعد پھر جینا۔ روزی
دیا جانا۔ ضعف کے بعد قوت اور قوت کے بعد ضعف ہونا۔ عمر کی
زیادتی و کمی کتاب الٰہی مین ثبت ہونا۔ پاکیزہ چیزین قسم قسم کی
نعمتین اور روزی دیا جانا۔ بچہ ہونا۔ جوان ہونا۔ بوڑھا ہونا۔ مرد عورت
کے جوڑ سے پیدا ہونا۔ اپنا انسان کے رگ جان سے نزدیک ہونا

نطفہ انسانی کا درست اگن ہونا۔ اسیطرح رحم مادر میں حسب مشیت شکل
مصور ہونا۔ تراب سے اور طین سے پیدا کیا جانا۔ خلق تن قسمو ہونا
تیرہ سے پیدا کیا جانا۔ اور انسان کو نیز سے پیدا کیا جانا۔ تاکہ تم خود جانتے ہو
کالے کیچڑ کی سوکھی بودار کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا ہونا۔ روح حقانی کا
اوس مین پھونکا جانا۔ بطن مادر سے نکالا جانا۔ نطفے سے مخلوق ہونا۔
پھر نطفے سے علقہ پھر مضغہ مخلّقہ و غیر مخلّقہ ہونا رحم مادر مین ایک مقرر مدت
تک مستقر ہونا۔ مضبوط جگہہ مین ٹھہرایا جانا۔ چکنی مٹی اور چھنی ہوئی مٹی سے
پیدا ہونا۔ مضغہ کا عظام ہونا اور عظام پر لحم چڑہایا جانا دوسری مخلوق ہونا
نسل انسان کا سلالۂ ماء مہین سے ہونا۔ بطن امہات مین ایک خلق کے
بعد دوسری خلق تین ظلمتون کے اندر ہونا۔ پختہ سفال کیطرح خشک مٹی
سے پیدا ہونا۔ مرد و عورت کے ملے ہوئے آب منی سے پیدا ہونا۔
اچھلتے ہوئے پانی سے پیدا ہونا۔ رحم مین ڈالے گئے منی کے ذلیل
قطرے سے پیدا کیا جانا۔ خوش وضع خوبصورت ہونا۔ علم دیا جانا۔ شرف و کرامت
عطا ہونا۔ مثلاً پس وہ آیات جو امور مذکورہ پر شامل ہین نقل کیجاتی ہین
جس کے ذیل مین با محاورہ ترجمہ اردو زبان مین مندرج ہی۔ آیت ۱

سورہ آل عمران تلک الرسل پہلا رکوع هُوَ الَّذِی یُصَوِّرُکُمْ
فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ وہی تمہارا نقشہ بناتا ہے ان کے رحم
مین جسطرح چاہے آیت ۲ ایضاً چوتھا رکوع قَالَ کَذٰلِکِ اللّٰہُ
یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ کہا جبریل نے مریم سے اسیطرح اللہ پیدا کرتا
جو چاہے۔ آیت ۳ ایضاً چھٹا رکوع اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰہِ
کَمَثَلِ اٰدَمَ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۰ تحقیق عیسیٰ
کی مثال اللہ کے نزدیک جیسی مثال آدم کی ہے بنایا اسکو مٹی سے پھر کہا
اسکو ہو جا پس وہ ہو گیا۔ آیت ۴ سورہ نسا۔ لن تنا۔ پہلا رکوع
یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ای لوگو تم اپنے
رب سے ڈرتے رہو کہ جس نے تمکو پیدا کر دیا ایک شخص سے اور
اوس سے اوسکا جوڑا پیدا کیا اور ان سے بہت سے مرد اور عورتین
پھیلا دین آیت ۵ ایضاً والمحصنت پانچوان رکوع وَخُلِقَ
الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ۰ اور انسان بنا ہے کمزور آیت ۶
سورہ انعام واذا سمعوا پہلا رکوع هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ

ثُمَّ قَضٰی اَجَلًا وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَهٗ وہی ہے جن نے بنایا تمکو مٹی
سے پہر ٹھہرایا ایک وعدہ اور ایک وعدہ ٹھہر رہا ہے اوس کے
پاس آیت ۷ ایضًا ایضًا بارہوان رکوع وَهُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَكُمْ
مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ اور پہر اُس نے تمکو
ایک شخص سے پیدا کردیا پہر کچھ ٹھہرنے والے ہین اور کچھ سپرد کئے جاتے
ہین۔ آیت ۸ سورۂ اعراف ولوانناد وسرا رکوع وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ
ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْ
اور ہم نے تمکو پیدا کیا پہر صورت دی پہر کہا فرشتون کو سجدہ کرو آدم
کو تو سجدہ کیا۔ آیت ۹ ایضًا قال الملا الذین۔ چوبیسوان رکوع
هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا
لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ
فَلَمَّاۤ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ
مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ۝ وہی ہے جس نے تمکو بنایا ایک جان سے اور
اسی سے بنایا اوسکا جوڑا کہ اوس پاس آرام پکڑے پہر جب مرد نے
عورت کو ڈہانکا حمل رہا ہلکا سا پہر چلتے گی اسکے ساتہ پہر جب

بوجھل ہوی دونون نے پکارا اللہ اپنے رب کو اگر تو ہمکو بخشیگا بھلا تو ہم
تیرا شکر کرین آیت ١٠ سورہ ہود وما من دابہ چھٹا رکوع هُوَ أَنشَأَكُم
مِّنَ الْأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا اوس نے تمکو زمین سے پیدا کیا اور اسمین تمکو
آباد کیا آیت ١١ سورہ رعد وما ابرئ نفسی دوسرا رکوع اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ
كُلُّ أُنثَىٰ وَمَا تَغِيضُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِندَهُ بِمِقْدَارٍ
اللہ جانتا ہی جو کچھ اوٹھاتی ہی ہر عورت اور جو کچھ کہ کم کرتے ہین رحم اور
جو کچھ بڑہاتے ہین اور ہر چیز نزدیک اوس کے اندازے پر ہی آیت ١٢ سورہ
حجر ربما تیسرا رکوع وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ
اور بنایا ہمنے آدمی کو کھنکھناتی سنی گارے سے آیت ١٣ سورہ نحل ایضا پہلا رکوع
خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن نُّطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُّبِينٌ بنایا آدمی ایک بوند سے
پھر تبھی ہو گیا جھگڑتا بولتا آیت ١٤ ایضا ایضا آٹھوان رکوع وَاللَّهُ خَلَقَكُمْ
ثُمَّ يَتَوَفَّاكُمْ وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْ لَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا
اور اللہ نے تمکو پیدا کیا پھر تمکو موت دیتا ہی اور کوئی تم مین پہنچتا ہی نکمی عمر کو کہ
سمجھ کے پیچھے کچھ نہ سمجھنے لگے آیت ١٥ ایضا ایضا گیارہوان رکوع وَاللَّهُ
أَخْرَجَكُم مِّن بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ لَا تَعْلَمُونَ شَيْئًا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ

وَالْاَفْئِدَۃَ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ۝ اور اللہ نے تمکو نکالا تمھاری ماؤن کے پیٹ
سے نہ جانتے تھے تم کچھ اور دئے تمکو کان اور آنکھیں اور دل شاید تم احسان مانو
آیت ۱۶ سورہ کہف سبحان الذی پانچوان رکوع اَکَفَرْتَ بِالَّذِیْ
خَلَقَکَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَۃٍ ثُمَّ سَوّٰکَ رَجُلًا ۝ کیا تو منکر ہو گیا
اوس سے جس نے بنایا تجھکو مٹی سے پھر بوند سے پھر پورا کر دیا تجھکو مرد آیت ۱۷
سورہ مریم قال الم اقل لک چوتھا رکوع اَوَلَا یَذْکُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰہُ مِنْ
قَبْلُ وَلَمْ یَکُ شَیْئًا ۝ کیا یاد نہین رکھتا آدمی کہ ہمنے اوسکو بنایا پہلے سے اور وہ کچھ
چیز نتھا آیت ۱۸ سورہ طہ قال الم اقل لک تیسرا رکوع مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْھَا
نُعِیْدُکُمْ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی ۝ یعنے تمکو زمین سے پیدا کیا اور پھر
تمکو اوسمین لیجائینگے اور اوسی سے تمکو بار دگر نکال لینگے۔ آیت ۱۹ سورہ انبیا
اقترب للناس تیسرا رکوع خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ بنا ہی آدمی شتابی کا
آیت ۲۰ سورہ حج ایضًا پہلا رکوع یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ
مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَۃٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَۃٍ ثُمَّ مِنْ
مُّضْغَۃٍ مُّخَلَّقَۃٍ وَّغَیْرِ مُخَلَّقَۃٍ لِّنُبَیِّنَ لَکُمْ وَنُقِرُّ فِی الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ
اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ثُمَّ نُخْرِجُکُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّکُمْ وَمِنْکُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی

وَمِنكُم مَّن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۝

اے لوگو اگر تم کو دہوکھا ہے جی اٹھنے مین تو ہمنے تمکو بنایا مٹی سے پہر بوند سے
پہر پہٹکی سے پہر بوٹی سے نقشہ بنے اور بن نقشہ بنے اسواسطے کہ تمکو کہول
سنادین اور ٹہیرا رکہتے ہین ہم رحم مین جو کچہ چاہین ایک ٹہہرے ہوسے وعدے
تک پہر تمکو نکالتے ہین لڑکا پہر جب تک کہ پہنچو اپنی جوانی کے زور کو اور کوئی
تم مین پورا بہر لیا او کوئی تم مین پہر چلایا نکمی عمر تک تا کہ سمجہ سے پیچہے کچہ نسمجہنے لگے

آیت ۲۱ سورہ مومن قد افلح المومنون پہلا رکوع وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ
مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ
عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ
لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝ اور
ہمنے بنایا آدمی چن لی مٹی سے پہر رکھا اوسکو بوند کر ایک جمی ٹہرا دین پہر بنائی
اوس بوند سے پہٹکی پہر بنائے اوس پہٹکی سے بوٹی پہر بنائے بوٹی سے ہڈیان
پہر پہنایا اون ہڈیون کو گوشت پہر اٹھا کہڑا کیا اوسکو ایک نئی صورت مین سو بڑی
برکت اللہ کی جو سب سے بہتر بنانے والا ہے آیت ۲۲ سورہ نور ایضا چھٹا رکوع
وَاللَّهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِّن مَّاءٍ فَمِنْهُم مَّن يَمْشِي عَلَىٰ رِجْلَيْنِ وَمِنْهُم مَّن

يَمْشِي عَلٰى اَرْبَعٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۝ اللہ نے بنایا ہر پہر نیوالا
ایک پانی سے پہر کوئی ہی کہ چلتا ہے اپنے پیٹ پر اور کوئی ہی کہ چلتا ہے
دو پانوں پر اور کوئی ہی کہ چلتا ہے چار پر بناتا ہی اللہ جو چاہتا ہی آیت ۲۳
سورہ فرقان وقال الذین لا یرجون پانچوان رکوع وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ
الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ۝ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝ اور وہی جس نے
بنایا پانی سے آدمی پہر ٹہرایا اوسکا جد او رسسرال اور ہی تیرا رب سب کرسکتا
آیت ۲۴ سورہ عنکبوت امن خلق السموات دوسرا رکوع اَوَلَمْ يَرَوْا
كَيْفَ يُبْدِئُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ کیا دیکھتے
نہین کیونکر شروع کرتا ہی اللہ پیدائش کو پہر اوسکو دوہراویگا یہ اللہ پر آسان ہی
آیت ۲۵ ایضا ایضا قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ
بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ تو کہہ ملک مین پہرو پہر دیکہو
کیونکر شروع کی ہی پیدائش پہر اللہ اوٹہاویگا پچہلا اوٹہان آیت ۲۶ سورہ روم
اتل ما اوحی پہلا رکوع اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ اللہ بناتا ہے
پہلے بار پہر اوسکو دوہراویگا۔ آیت ۲۷ ایضا ایضا دوسرا رکوع
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ نکالتا ہی جیتا

مُردے سے اور نکالتا ہے مُردہ جیتے سے آیت ۲۸ ایضاً

تیسرا رکوع وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ
بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ ۝ وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا
لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ
لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ اور اوس کے نشانیوں سے یہہ کہ تمکو بنایا مٹی
سے پھر اب تم آدمی ہو پھیل پڑے اور اوس کے نشانیوں سے یہہ کہ
بنا دیئے تمکو تمھاری قسم سے جوری کہ چین پکڑو اون کے پاس اور رکھا
تمھارے بیچ پیار اور مہر اسمین بہت پتے ہین اون کو جو بہت دہیان
کرتے ہین آیت ۲۹ ایضا اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ
رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ جس نے پیدا کیا تمکو پھر رزق دیا
تمکو پھر ماریگا تمکو پس جلائیگا تمکو آیت ۳۰ ایضا چوتھا رکوع
اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ
قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ ضَعْفًا وَشَيْبَةً يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ
وَهُوَ الْعَلِيمُ الْقَدِيرُ ۝ اللہ جس نے بنایا تمکو کمزوری سے زور پھر دیگا
زور پیچھے کمزوری اور سفید بال بناتا ہے جو چاہے اور

دوسرا سیپارہ بنایا سکتا ہے۔ آیت ۳۱ سورہ سجدہ الیتا پہلا رکوع

اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۚ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝ جس نے خوب بنائی جو چیز بنائی اور شروع کی انسان کی پیدایش ایک گارے سے پھر بنائی اسکی اولاد نچڑے پانی بیقدر سے پھر اسکو برابر کیا اور پھونکی اسمین اپنی جان مین سے اور بنا دئے تمکو کان اور آنکھین اور دل تم تھوڑا شکر کرتے ہو آیت ۳۲

سورہ فاطر ومن یقنت دوسرا رکوع وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا یُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا یُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝ اور اللہ نے تم کو بنایا مٹی سے پھر بوند پانی سے پھر بنایا تمکو جوڑے جوڑے اور نہ پیٹ رہتا ہی کسی مادہ کو اور نہ وہ جنتی ہے بن خبر اوسکے اور نہ عمر پاتا ہے کوئی بڑی عمر والا اور نہ گھٹتی ہے کسی کی عمر مگر لکہا ہے

کتنا ہے بڑا ہی اللہ پر آسان ہے آیت ۳۲ سورہ یٰسین
تیسرا رکوع سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ پاک ہے وہ
جس نے قدرت کا ملہ سے پیدا کیا سب قسمیں اور نوعیں اوس چیز سے
ہوا گاتی ہے زمین جیسے چھوٹے بڑے درخت وغیرہ اونکی ذاتوں میں
سے مرد اور عورت اور اوس چیز میں سے جو نہیں جانتے اقسام
خلایق میں سے آیت ۳۴ ایضا ایضا پانچواں رکوع
اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ
مُّبِیْنٌ ۝ کیا دیکھتا نہیں آدمی کہ ہم نے اسکو بنایا ہے ایک بوند سے
پھر تبھی وہ ہو گیا جھگڑا یو لتا آیت ۳۵ ایضا وَضَرَبَ
لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ
قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ ۝ اور
بٹھاتا ہے ہم پر کہاوت اور بھول گیا اپنی پیدایش کہنے لگا کون جلا دیگا ہڈیاں کھو کری
ہوگئیں تو کہہ اونکو جلا دیگا جسنے بنایا اونکو پہلے بار اور وہ سب بنانا جانتا
ہے آیت ۳۶ سورہ والصّٰفّٰت ایضا پہلا رکوع اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ

لاذب ٥ ہم ہی نے انکو بنایا ایک گارے چپکتے سے آیت ۳۷ سورہ زمر ایضاً پہلا رکوع
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَاَنْزَلَ
لَكُمْ مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ بنایا تمکو ایک جی سے
پھر بنایا اوس سے ایک جوڑا اور اتارے واسطے تمہارے چارپایوں
سے آٹھ جوڑے نر اور مادہ آیت ۳۸ (بقایا آیت) يَخْلُقُكُمْ
فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ٥
بناتا ہے تمکو ماں کے پیٹ میں طرح طرح پر بنانا تین اندھیروں
کے بیچ وہ اللہ ہی رب تمہارا اوسیکا راج ہے کسیکی بندگی نہین
سواے اوسکے پھر کہاں سے پھرے جاتے ہو آیت ۳۹
سورہ مومن فمن اظلم ساتواں رکوع وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ
صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ اور صورت بنائی تمہاری
پھر اچھی بنائیں صورتیں تمہاری اور روزی دی تمکو ستھری چیزوں سے
آیت ۴۰ سورہ مومن ایضاً ساتواں رکوع هُوَ
الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ

ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلاً ثُمَّ لِتَبْلُغُوا أَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُونُوا شُيُوخًا وَمِنْكُمْ مَنْ يُتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوا أَجَلاً مُسَمًّى وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ وہی ہی جس نے بنایا تمکو خاک سے پھر پانی سے بوند سے پھر لہو کی پھٹکی سے پھر تمکو نکالتا ہے لڑکے پھر پہنچتے ہو اپنے زور کو پھر جبتک ہو جاؤ بوڑھے اور کوئی ہے تم میں پھر لیا اس سے اور جب تک کہ پہنچو لکھے وعدے کو اور شاید تم بوجھو آیت ۴۱ الیہ یرد حم سجدہ چھٹا رکوع وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرَاتٍ مِنْ أَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ أُنْثٰى وَلَا تَضَعُ إِلَّا بِعِلْمِهِ اور نہین نکلتا کوئی میوہ اپنے پردون اور غلافون مین سے اور حاملہ نہین ہوتی کوئی مادہ آدمی اور سب حیوان اور نہین جنتی مگر خدا کے علم کے ساتھہ آیت ۴۲ سورہ شوریٰ ایضاً دوسرا رکوع جَعَلَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۝ پیدا کین اس نے تمھارے واسطے تمھاری جنس سے عورتین اور پیدا کین چارپایون مین سے قسمین طرح طرح کی بہت کردیتا ہے تمکو اسمین آیت ۴۳ سورہ شوریٰ الیہ یرد پانچوان رکوع

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ
اِنَاثًا وَّیَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا
وَیَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ۝ اللہ کا راج ہی آسمانوں
مین اور زمین مین پیدا کرتا ہے جو چاہے بخشتا ہے جسکو چاہتا ہے
بیٹیان اور بخشتا ہی جسکو چاہے بیٹے یا اونکو دیتا ہے جوڑے بیٹے
اور بیٹیان اور کرتا ہے جسکو چاہے بانجھ وہ ہی سب جانتا کرسکتا

آیت ۴۴ سورہ حجرات حم دوسرا رکوع یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ
اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ
لِتَعَارَفُوْا۝ ای آدمیو ہم نے تمکو بنایا ایک نر اور ایک مادہ سے
اور رکھین تمہاری ذاتین اور گوتین تا آپس کی پہچان ہو۔ آیت ۴۵

سورہ ق ایضاً دوسرا رکوع وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ
حَبْلِ الْوَرِیْدِ۝ اور ہم نے بنایا انسان کو اور ہم جانتے ہین جو
باتین آتے ہین اوسکے جی مین اور ہم اوس سے نزدیک
ہین دھڑکتی رگ سے زیادہ۔ آیت ۴۶ سورہ ذاریات

تیسرا رکوع وَمِنْ کُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ اور ہر جنس موجود پیدا کیے
ہمنے جوڑے آیت ۴۷ سورہ والطور قال فما خطبکم دوسرا رکوع
اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَیْرِ شَیْءٍ اَمْ هُمُ الْخَالِقُوْنَ ۞ کیا پیدا کیے گئے وہ
بغیر کسی چیز کے یا وہ پیدا کرنے والے ہین خود اپنے کو آیت ۴۸
سورہ نجم ایضا دوسرا رکوع هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ
وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ
هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ۞ وہ تمکو خوب جانتا ہے جب نکالا تمکو زمین سے
اور تم بچے تھے پیٹ مین ماں کے سو مت بولو اپنی ستائیان
وہ بہتر جانتا ہے اوسے جو بچ چلا۔ آیت ۴۹ ایضا ایضا
تیسرا رکوع وَاَنَّهٗ خَلَقَ الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى مِنْ نُّطْفَةٍ
اِذَا تُمْنٰى ۞ اور یہہ کہ اوس نے بنایا جوڑا نر اور مادہ ایک بوند سے
جب ٹپکائی آیت ۵۰ سورہ قمر ایضا تیسرا رکوع
اِنَّا كُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ بیشک ہمنے سب چیزون کو پیدا
کیا اندازہ پر آیت ۵۱ سورہ رحمان ایضا پہلا رکوع
خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۞ بنایا آدمی کھنکتی مٹی

سے جیسے ہیکڑ آیت ۲ ۵ سورہ واقعہ ایضاً دوسرا رکوع
نحن خلقنکم فلولا تصدقون افرءیتم ما تمنون ءانتم
تخلقونہ ام نحن الخالقون ہم نے تمکو بنایا پہر کیون نہین سچ
مانتے بہلا دیکہو تو جو پانی ٹپکاتے ہو اب تم اوسکو بناتے ہو یا ہم
ہین بنانے والے۔ آیت ۳ ۵ سورہ تغابن قسیمع اٹھا
پہلا رکوع وصورکم فاحسن صورکم والیہ المصیر ۝
اور تصویر بنائی تمھاری پہر اچھی کین صورتین تمھاری اور اُسکے
طرف ہی سبکی بازگشت آیت ۴ ۵ ایضاً والیی یئسن
من المحیض من نسائکم ان ارتبتم فعدتہن ثلثۃ اشہر
والیی لم یحضن اور وہ عورتین جو نا امید ہوگئی ہون حیض سے
بڑہاپے کے سبب سے تمہاری عورتون مین سے اگر شک
مین پڑے ہو ان کے حکم مین تو انکی عدت کا زمانا تین مہینے
ہے اور جو حایض نہوئین ہو کم سنی کی وجہ سے ان کی عدت بہی
وہی تین مہینے مقرر ہین آیت ۵ ۵ سورہ معارج تبارک الذی
پہلا رکوع ان الانسان خلق ھلوعا ۝ بیشک بنا ہے آدمی

جی کا کچا۔ آیت ۵۶ ایضاً ایضاً دوسرا رکوع اِنَّا خَلَقْنٰهُم
مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ تحقیق ہم نے پیدا کیا اُس چیز سے جسے وہ جانتے
ہیں آیت ۵۷ سورہ نوح ایضاً پہلا رکوع وَقَدْ خَلَقَكُمْ
اَطْوَارًا ۝ اور اوس نے تمکو بنایا طرح طرح سے آیت ۵۸
ایضاً ایضاً وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ
وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ۝ اور خدا نے اگایا تمکو زمین سے اچھا اگانا
پھر لیجائیگا تمکو زمین ہیں اور نکالیگا تمکو زمین سے آیت ۵۹
سورہ قیمہ ایضاً دوسرا رکوع اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ
اَنْ يُّتْرَكَ سُدًى اَلَمْ يَكُ نُطْفَةً مِّنْ مَّنِيٍّ يُّمْنٰى ثُمَّ
كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ
وَالْاُنْثٰى اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يُّحْیِۦَ الْمَوْتٰى ۝
کیا خیال رکھتا ہے آدمی کہ چھوٹا رہیگا بے قید بھلا نتھا ایک بوند
منی کی جو ٹپکی پھر تھا لہو کی پھٹکی پھر اوس نے بنایا اور ٹھیک کر اٹھایا
پھر کیا اسمیں جوڑا نر اور مادہ کیا ایسا شخص نہیں کر سکتا کہ جلا دے
مردے کو آیت ۶۰ سورہ دہر ایضاً پہلا رکوع هَلْ اَتٰى

عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا ۝ مقرر
آیا انسان پر ایک وقت زمانے سے کہ اوسمین نہہا وہ شئی ذکر
کی ہوئی آیت ۶۱ ایضًا ایضًا ایضًا اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
مِنْ نُّطْفَۃٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِیْہِ فَجَعَلْنٰہُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ۝ اور
ہم نے بنایا آدمی ایک بوند کے لچھے سے پلٹتے رہے اسکو
سنتا دیکھتا۔ آیت ۶۲ ایضًا ایضًا دوسرا رکوع نَحْنُ
خَلَقْنٰھُمْ وَشَدَدْنَا اَسْرَھُمْ ہم نے پیدا کیا انکو اور باندھی
انکی گرہ بندی آیت ۶۳ سورہ مرسلات ایضًا اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ
مِّنْ مَّآءٍ مَّھِیْنٍ فَجَعَلْنٰہُ فِیْ قَرَارٍ مَّکِیْنٍ ۝ اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ
فَقَدَرْنَا فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ کیا ہم نے نہین بنایا تمکو ایک
بے قدر پانی سے پہر رکہا اوسکو ایک جمی ٹہیراؤ مین ایک وعدے
مقرر تک پہر ہم کر سکے سو کیا خوب سکت والے ہین آیت ۶۴
عم سورہ نبا وَخَلَقْنٰکُمْ اَزْوَاجًا اور پیدا کیا ہم نے تمکو نر اور مادہ
آیت ۶۵ سورہ انفطار عم یٰٓاَیُّھَا الْاِنْسَانُ
مَا غَرَّکَ بِرَبِّکَ الْکَرِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَکَ فَسَوّٰکَ فَعَدَلَکَ

فِیۡۤ اَیِّ صُوۡرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ اسے آدمی کا تجھے بہکایا تو
اپنے رب کریم پر جس نے تجھکو بنایا پھر ٹھیک کیا پھر تجھکو برابر کیا
جس صورت میں چاہا تجھکو جوڑ دیا آیت ۶۶ سورۂ الطارق
ایضًا پہلا رکوع۔ فَلۡیَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ خُلِقَ مِنۡ مَّآءٍ
دَافِقٍ یَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَیۡنِ الصُّلۡبِ وَ التَّرَآئِبِ ؕ اب دیکھ لے
آدمی کاہے سے بنا ہی بنا ایک اچھلتے پانی سے جو نکلتا ہی پیٹھ
اور چھاتی کے بیچ سے آیت ۶۷ سورۂ اعلیٰ ایضًا
پہلا رکوع اَلَّذِیۡ خَلَقَ فَسَوّٰی وَ الَّذِیۡ قَدَّرَ فَہَدٰی جس نے
بنایا پھر ٹھیک کیا اور جس نے ٹھہرایا پھر راہ دی آیت ۶۸
سورۂ بلد ایضًا پہلا رکوع لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡ کَبَدٍ ؕ
ہم نے بنایا آدمی کو محنت میں۔ آیت ۶۹ سورۂ والیل
وَ مَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَ الۡاُنۡثٰۤی ۙ (قسم ہے) اور اسکی جو اس نے
پیدا کئے نر اور مادہ آیت ۷۰ سورۂ والتین لَقَدۡ
خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۫ ہم نے بنایا آدمی خوب سے
خوب اندازے پر آیت ۷۱ سورۂ اقرأ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ

مِنْ عَلَقٍ ۝ بنایا آدمی لہو کی پھٹکی سے۔

آغاز بیان

بڑے بڑے عقلمند اپنی ناسمجھی سے آیات قرآنی کو حقیقت کے خلاف ہی سمجھکر لامذہب ہوگئے انکی تفہیم کے لئے انہین کی معقول کی کتابون سے انسان کی پیدایش کے حال مین آیات قرآنی کو مطابق کرکے بتلانے مین آیا۔ بعض کا قیاس یہہ ہی کہ قرآن شریف تعلیم روحانی کی غرض سے اُترا حکمت سے موافق ہو نہین سکتا انہون نے یہہ خیال نکیا کہ ہر جا سے قرآن مجید مین حکیم آیا ہے بھلا ایسا حکیم جسنے اپنے کو ہر جائے حکمت سے یاد فرمائے اور مطالب قرآنی کو خلاف حکمت بیان کیا کرے ایسا نہین ہو سکتا البتہ ہمارے افہام اسکے سمجھنے مین قاصر ہین اُسنے تو جو کچھ ارشاد کیا مطابق حکمت کے ہی قطع نظر عوام کے اکثر علما ایک رسالہ ہی جسکو طب نبوی کہتے ہین اوسکو دیکھہ کر راقم کا یہہ خیال ہوا کہ تمام قرآن شریف اور کل حدیثون کی کتابین طب نبوی کہی جائین تو بجا ہے اور سب کو اس لفظ کا قطعاً اطلاق ہو سکتا ہے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اوس حکیم مطلق نے ایسا حکیم حاذق بنا کر بھیجا
کہ علاج روحانی اور جسمانی دونو عالم کے اون کے قبضہ اختیار مین
دیا جس کے سمجھنے مین عقل قاصر ہی معلوم کیا چاہیے حکما کے نزدیک
علاج دو قسم پر ہے ایک خود ذات مرض کا علاج اور دوسرا تقدم بالحفظ
یعنے جسم پر مرض آنے نہ پائے ویسا بندوبست کرنا یہہ علاج علاج مرض
سے بہتر ہے اب خوب غور فرمائین قرآن اور حدیثون کی اوامر اور نواہی
بہی تقدم بالحفظ ہین دیکہو چوری کے زنا کے ڈاکہ اور غارت گری کے
فریب داؤ اور مکر کے دغابازی اور چغل خوری یتیمون کا مال کہانا ظلم و
جفا کسی پر کرنا خون ناحق حق تلفی غیبت وغیرہ ایسی باتون کی سزا دنیا
مین کیسی بری ہے اور پہر عقبا کا مواخذہ باقی رہ جاتا ہے قران اور
حدیث منع کرتے ہین اور بتاتے ہین کہ ان اسباب سے بچو تاکہ بیمار
ہو جاؤ اور بیماریون مین کیا ہوتا ہے خرابی اجسام اور موت اور افعال
متذکرہ بالا سے بہی یہی خرابیان عاید ہوتی ہین اس بچنے کے احکام
قرآن وحدیث مین ہین پہر یہہ طب نبوی ہے یا نہین ۔ اور اوس حکیم
مطلق کے کلام پاک مین ایک لطف اور ہی کہ اس سے ہر فریق لطف

اُٹھاتا ہے صرفی نحوی ادہر محظوظ اہل نکات اسکی باریکیون پر شاد واعظ اس کے بیان سے خوش صوفیہ بطون در بطون معانی پر نازان حکما اپنے مطالب نکالکر فرحان مسلمانون کو تعلیم اور ادلۂ قطعیہ سے کفار کے عاجز کرنے کے لئے سیف ہی اور ایک معجزہ یہہ بھی ہے کہ ہر زمانے مین نئے مطالب اس سے نکل آتے ہین جیساکہ شاہ ولایت کا ارشاد ہے عَنْ عَلِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَا تَنْقَضِی عَجَائِبُہٗ اَیْ عَجَائِبُ الْقُرْاٰنِ رواہ الترمذی فی باب فضل القران یعنے نہین تمام ہوتے ہین عجائب قرآن مجید کے۔

حکمت کا علم بھی ایک عمدہ علم ہے اور اوس حکیم مطلق کے جتنے کام ہین سب حکمت سے ہین اور وہ حکیم ہر زمانے مین مقتضا سے قدرت نئے نئے صنایع بدایع کو خلایق کے دلونپر ظاہر کرتا ہے وہ اُسکو ایجاد کرکے فخر کرتے ہین کہ ہم اس کے موجد ہین۔ کتاب جمع الجوامع مین حدیث آئی ہے مخبر صادق کا ارشاد ہی کَادَ الْحَکِیْمُ اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیًّا یعنے قریب ہی کہ حکیم نبی ہو جاوے۔ ہر چند کہ اوس مالک حقیقی نے کتب سماوی مین اپنے خالق ہونے کے ہزارہا آیات

اور دلائل ارشاد فرمائے تسپربھی بعض فرقے جنکو دہریہ کہتے ہین وہ اسکی خدائی کے قائل نہین یہی کہتے ہین زمانے کی عادت ہی یہہ جو کچھہ بنتا بنتا ہے یہہ خود بخود ہوجاتا ہے اسکا کوئی خالق نہین حکیمانہ طور سے انکار دکرکے بعد خلاصہ اُن آیات کا لکہا جائیگا۔ ایک حکیم جن سے راقم نے علم طب پڑہا وہ ایک رسالہ ان کے رد مین طبع کرائے تھے اسی کے چند سطور یہان شریک کرنا مناسب معلوم ہوا وہ یہہ لکہتے ہین کہ کوئی تشریح دان دہریہ نہین ہوسکتا اور نہ کوئی شخص اسبات پر مجھے قائل اور معتقد کرسکتا ہے کہ میرا لباس بغیر درزی کے سیا گیا اور میرا گھر بغیر معمار کے بنایا گیا اور میری غذا بلا کسی باورچی کے تیار ہوئی نہ کوئی شخص میری تسلی کے موافق ایسی فہمایش کرسکیگا کہ یہہ زمین اور آسمان اور میرا وجود سواے خالق کے تیار ہوا اسپر ایک مثال فرقہ دہریہ کی ہدایت کے لئے اس جگہ مناسب جانکر داخل کرتا ہون چنانچہ زید عمر دونون ایک مدرسہ مین تشریح پڑہتے تھے درس سے فارغ ہوکر گھر جاتے وقت راہ مین زید نے عمرو سے کہا کہ استاد نے علم تشریح مین ہمکو جو حقیقتین پڑہائین وہ

عجیب امور ہین اور ہمارے جسم مین ہر عضو اور ہر بافت کیسی حکمت
اور دانائی سے بنی ہوی ہی اور ہر ایک جا سے کیسے کیسے فائدے
اور مقصد اور خوبصورتی سے مرتب ہی اس سے صاف نظر آتا ہے
اور وجود خالق پر قوی دلیل ہوتی ہے کہ انسان اور تمام دوسرے
مخلوقات بھی ازخود اتفاقی پیدا نہین ہوے بلکہ اُنکا کوی پیدا کرنیوالا
خالق ہے اور جو شخص اپنے جسم سے واقف ہوگا وہ دہریہ نہوگا اور
اُسکا اعتقاد یہہ نرہیگا کہ انسان اور دوسری مخلوقات ازخود پیدا
ہوئے عمر نے زید کو جواب دیا یہہ سب باتین جو تم نے کہی مین نے
قبول کی مگر مین نے سنا ہی کہ بہت سے دانا ایسا کہتے ہین کہ انسان
اور دوسری مخلوقات ازخود اتفاقی بنے ہوے ہین اور مین نے
سنا ہی کہ ایک شخص بکر نام ہے اوسکا قیاس یہہ ہے کہ ہر اک چیز
اتفاقی ازخود بنی ہوی ہے اور خداے کریم نے اوسے پیدا نہین کیا
اور انسان کے جسم مین جیسے تم نے بیان کئے ویسے قوی دلائل
دکہائی نہین دیتے غرض یہہ دونون ایسی باتین کرتے ہوے
اپنے اپنے گہر گئے عمر رات کو اپنے حجرے مین چراغ کے سامنے

کتاب مین اپنے سبق کا مطالعہ کر رہا تہا کتاب دیکہتے دیکہتے
اوسکو غنودگی ہوی اور کتاب ہاتہ سے گر گئی او سو گیا اور اسکو
اوس حالت مین ایک خواب پڑا معلوم ہوا کہ ایک جن اُسکو اٹھا کر
بہت جلد لے چلا کہ کوی شئ اسکو حائل نہوئی اور نہ روک سکی اور
اسطرح جلد لے جا کر ایک ملک تاریک مین پہنچایا کہ وہان کی ہوا سرد
تر اور سنگین تہی اور وہان سے ایک پہاٹک مین لیجا کر چھوڑ دیا جسکی
کچھ صورت اور شکل برابر نہتہی اُسوقت اس نے اپنے کو ایک سخت
زمین پر کہڑا ہوا پایا جہان زرد روشنی تہی اور اُس زمین مین جو
چیزین اوسکو نظر آئین وے اس دنیا کی نہین تہین بلکہ ایک عجیب
اور علیحدہ طور کی تہین زمین اودے رنگ کی تہی اور درخت نیلے
رنگ کے اور آفتاب زرد سہ گوشہ تہا اور پتہر نرم اور پانی سخت
اور گہانس سرخ اور بعض درختون کی جڑین ہوا مین اور بعض کی زمین
مین اسیطرح سب چیزین دیکہنے سے اسکو ایک دہشت اور حیرت
معلوم ہوی پہر وہان سے اُسکو ایک شئ دور سے اپنے طرف
آتی ہوی معلوم ہوی کہ وہ شئ بعض وقت ایکطرف جہکتی اور بعض وقت

دوسرے طرف اور برابر چل نہ سکتی تھی غرض بہت کوشش اور
دقت سے نزدیک آئی عورت نے اسکو بغور دیکھا تو جسم انسان کا بگڑا
ہوا ڈہانچہ تہا فقط ہڈیون سے بنا ہوا جو غیر مترتب لگی ہوئین ایک
پانون مین پاؤن کا پنجہ تہا اور پانون فقط ٹخنے پر ہی تمام ہو گیا تھا
اور انگلیان تلوے مین لگین تہین اور اُسکو چلنا پہرنا دشوار تہا اور
ایک پنجہ متحرک تہا اور دوسرا غیر متحرک ایک پاؤن مین ران سے
نیچے تک فقط ایک ہی ہڈی تھی اور دوسرے پاؤن مین پنڈلی
کی دو ہڈیان اوپر ران کی ایک ہڈی نیچے تھی ایک گھٹنا خم نکہاتا
تھا اور دوسرا گھٹنا باہر کیطرف خم کہاتا تھا اور ایک آنکھ پیشانی مین
دوسری تالو مین تھی اور ایک ہاتھ پیچھے سُرین کے ہڈی پر لگا ہوا
تھا اور بناسفے کی ہڈی سینے کے سامنے لگی تھی اوسپر دوسرا
ہاتھ لگا تہا اور پسلیان نہین تہین اُس ڈہانچہ کو عمرو نے دیکھا
اور قیاس کرنا چاہا اس سے پہلے اوس ڈہانچے نے بات
کی اور یون کہا کہ اس اتفاقی دنیا مین جو از خود بنی ہوئی ہے
آنے مبارک ہو جو اور اس دنیا مین خدا نہین ہی جو چیز ہے وہ

از خود بنتی ہے اور از خود ہوتی ہے بلو یہان کا غیرشفاف
اور سخت ہوتا ہے اس لئے اُسکو دروازے اور چوکھٹ کے کام
مین لاتے ہین اور آگ سے بعض وقت سردی لگتی ہے اور
بعض وقت گرمی اور اسکا شعلہ بعض وقت کالا ہوتا ہے اور بعض
وقت سرخ ہوتا ہے اور ہر چیز یہان کی تبدیل ہوتی رہتی ہے
ایک حالت پر نہ رہنے سے ہماری عمارتون کو بہت خرچ لگتا ہے
اور اس سے ہمکو بڑی تکلیف ہوتی ہے کیونکہ پہلے جو چیز سخت تھی
تھوڑے عرصے کے بعد نرم ہو جاتی اور نرم شئے سخت ہو جاتی
جو غیر شفاف تھی وہ شفاف ہو جاتی اور جو شفاف تھی وہ غیر شفاف
ہو جاتی اور کبھی اسی درمیان مین نے عمرو سے کہا کہ میرے گھر
چلو مین تمکو اس ملک کے عالمون سے ملاقات کراؤنگا پھر اوس
ڈاکٹر نے کہا یہ بھی اتفاق ہے کہ میرا فرزند آرہا ہے عمرو نے
ہواداری سے فرزند کو دیکھا تو اُسکی کچھ اور وضع تھی جسکے دیکھنے سے
عمرو کو اوس اتفاقی دنیا سے بہت کراہت ہوئی اور اوس لڑکے
کی چال بہت واہیی تھی کیونکہ اوس کے پاؤن کی جگہ ہاتھ اور ہاتھ

کی جگھ پاؤن تھے اور چہرہ ایک طرف تہا اور پاؤن دوسری
طرف تھے دانت انگلیون پر تھے بعوض ناخن کے اور چہرے پر
بجاے دانت کے پسلیان تہین پس عمرو ڈہانچے کے ساتہہ
ہر طرح سوچتا اندیشہ کرتا کانپتا ہوا چلا اور جس چیز کو دیکھتا تھا بہت
تعجب ہوتا گہر پانی سے بنا ہوا اتفاقاً پانی سخت ہونے سے اور
پتھر اکثر نرم اس لئے عمارت کے کام نہ آتا تہا اسکو گھر لیجا کر اپنی عورت
اور بچون سے ملایا عمرو کو اون کے دیکھنے سے ایسی حیرت ہوی
جیسا اون لوگون کو عمر کے دیکھنے سے خوشی ہوی تھی پہر اوس گھر
کے مالک نے عمرو سے کہا کہ تمہاری دنیا کے لوگ بعض وقت
اس ملک مین آتے ہین مگر اس بستی مین نہین آتے اوس گھر کی
بی بی نے جو اُس سے بات کی عمرو نے اُسکے چہرے کو دیکھا تو
چہرے پر ناک نتھی ناک کی جاے آنکھہ تھی عمرو نے اوس عورت
سے پوچھا میرے ویسے آدمی جو خدا کی دنیا سے یہان آتے ہین
وے کہان ہین اور یہان کسواسطے آیا کرتے ہین اوس عورت نے
کان سے بات کرتی ہوی کہی کہ کبھی کبھی آجاتے ہین اور ایسا

سننے مین آیا ہی کہ تمہاری دنیا مین بعض لوگ ایسا قیاس کرتے ہین
کہ ہر چیز اتفاقی بنی ہوی ہے اور خدا ے کریم نے اسکو نہین بنایا
اور وہان جو لوگ ایسا قیاس کرتے ہین کہ ہر چیز اتفاقی بنی ہوی ہے
اور خداے کریم نے اُسکو نہین بنایا تو خداے کریم انکو ایسا فرماتا ہے
کہ مین نے لاکھون چیزین پیدا کین تاکہ انکی صنعت اور حکمت دیکھکر
میرے قائل ہوجائین تدبیر بھی دنیا چھوڑکر چلے جائین اور اتفاقی دنیا
جو تم نے پسند کی ہی جہان کوی ترکیب اور قانون نہین وہین جا ہو
اس طرح وہ لوگ یہان آتے ہین اور بتدریج انکی شکل تبدیل ہوکر
اتفاقی دنیا کی صورت ہوجاتی ہے - پہر عمرو کو ایسا معلوم ہوا
کہ تمام جسم سے سرد پسینہ جاری ہوا اور اسکو اندیشہ اور خوف ہوا
کہ میرے جسم مین بھی کچھ تبدیل شروع ہوی پس عمرو چلا کر زمین
پر بیہوش گر پڑا اور اوس خواب کی حالت مین پکارنے اور رونے
کی آواز اوسکے باپ نے سنی اور اوس سے پوچھا کہ تمکو کیا ہوا
کیا تم بیمار ہو عمرو نے اپنے باپ سے پوچھا کہ مین اتفاقی دنیا
مین ہون یا کہین اور ہون پہر اوس ضعیف باپ نے کہا اے

میرے فرزند تم خدا کی دنیا مین ہو یس بنفر وہشیار ہوا اور کہا کہ
خدائے کریم کا شکر ہے کہ اوس نے آجکی رات مجھے تعلیم کی جو
مین نے سبق پڑہا تہا وہ برا ہے اور جن دلائل کا مین نے انکار
کیا تھا وہ غلط ہے اور سب چیزین خدا کی بنائی ہوئی ہین اگر
اتفاقی بنتے تو ویسے ہی رہتے جیسے مین نے رات خواب مین
دیکھے۔ خدائے کریم اپنے کلام قدیم مین ارشاد فرماتا ہے
ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوہ جب
پروردگار نے اون کے دلون اور کانون پر مہرین لگادین اور
انکی بصارت پر پردے ڈالدئے تو بہلا یہ کیونکر حق کو سمجھین
بقول شاعر جو بدسرشت ہو اوسے اللہ بھی کیا کرے ؛ آخر بنائے
گنبد گردون مین خم رہا ؛ ہزارون نشانیان دیکھتے ہین اور ہزارون
دلائل سنتے ہین مگر خالق کے قائل نہین ہوتے حالانکہ بڑے
بڑے فلاسفہ اپنی تصانیف کے دیباچون مین پہلے اسی بات
کا اعتراف کرتے ہین کہ ہم ایک برگ کاہ کی حقیقت نہین جانتے
تسپر ہفت آسمان کے علوم کا دعوا بھی پھر ہم سے زیادہ کون نادان

ہی۔ حکما کہتے ہین صحیح البدن انسان اوسکی ربوبیت کے قایل ہون تو
عجب کیا ہے مگر مان پیٹ کے جو بہرے پیدا ہوتے ہین وہ گونگے
ضرور ہوتے ہین کیونکہ بات کا کرنا ایک سماعی امر ہے جسنے دنیا
کی کوئی آواز نہ سنی وہ کیونکر بات کرسکیگا جیسا مولانا فرماتے ہین۔

وا یما ہر کر اسپاس گنگ بود	نا طق آنکس شد کہ از مادر شنود

پس ایسے لوگون کو خدا کی توحید کا سمجھانا دشوار مگر دیکھا جاتا ہے وہ بھی
اوسکی توحید کے قایل ہین پس اس مین قیاس چاہتا ہے انکو آنکھین تو
ہین بصارت کی قوت سے اسبات کو حاصل کرتے ہین راقم نے
ایسے لوگون سے ملا ہے اور نماز روزہ کرتے دیکھا اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات اشارے سے دریافت کیا تو اپنی
پشت پر ہاتھ مارکر دو نون ہاتون سے اشارہ کرتے تھے کہ وہان
مہر نبوت تھا اور بہت باتین اون کے اشارون سے ظاہر ہوتے
تھے کہ اپنے دین و آئین کو سمجھے ہوئے ہین نکاح وغیرہ برابر اور
صاحب اولاد۔ مگر زیادہ تر تعجب اسمین ہی کہ مان پیٹ کا بہرا اور
گونگا اندھا بھی ہو ایسے لوگون کو حکما نے بڑی بڑی نزاکتون سے

دریافت کیا ہے فقط قوت ا مسہ سے ان کے اشارات توحید
پر گواہی دیتے تھے اسپر حکما نے کہدیا کہ یہ تعلیم ازلی ہے یہان
عقل کا دخل نہین۔ خالق ارض وسمٰوات نے دنیا مین کروڑون
عجائبات پیدا کئے مگر انسان کا قالب کامل کا جامع ہے۔ آدمی حقیقت
برزخ جامع است نور حق اندرو بود لامع است جاہل اسکو کیا سمجھے بڑے
بڑے حکما کی عقل یہان حیران ہے کس لئے کہ ہزارہا صنعتین
انسان کے جسم مین رکھے گئے ہین بعض بعض اون مین سے حکما کی
دریافت مین آسکتے ہین کہ اوس صانع نے فلان فلان مقام مین یہہ
صنعت رکھی ہے مثلاً جگر کی بافت وغیرہ کی ترکیب دیکھنے سے
معلوم کرسکتے ہین کہ یہان صفرا بنانے کا انتظام ہے اور یہان سے
صفرا بنکر پتے مین جاکر جمع ہوتا اور پتہ بطور ایک صفری کے خزانے
کے ہے من بعد وہ صفرا غذا کے ہضم کے وقت رودے مین
ٹپکتا اور گھوڑون کو پتا نہونے کا سبب یہہ ہے کہ گھوڑا رات دن
کھاتا رہتا ہے اور صفرا بھی جگر سے اُسکے ہروقت ٹپکتا رہتا ہے
اس لئے گھوڑے کے واسطے پتے کا خزانہ ضرور نہین۔ اور

پستان کے غدود دودھ بنانے کے لئے ہین آنسو کے غدود
آنسو بنانے کے لئے ہین - اور ایک شی سے کئی کام بھی لئے جاتے ہین
مثلاً آنسو کے پیدا کرنے کا غدود حلقۂ چشم مین دیدہ کے سطح بالائی
مین رہتا ہے اور اس مین شب و روز اشک پیدا ہو کر دیدہ کو تر کرکے
بچا ہوا آنسو گوشۂ چشم مین سے ایک باریک سوراخ سے گزر کر اندرون
ناک کو تر رکھتا ہے اگر اتفاقاً وہ باریک سوراخ کسی سبب سے بند
ہوجاوے تو وہ آنسو رخسار پر ٹپکتا ہے اور ناک خشک رہتی ہے
اور پیشاب گردون سے پیدا ہوتا ہی اور اسکا خزانہ مثانہ ہی حکمت
اکل یعنے کوئی شی گلے سے اتارنے اور نگلنے مین کیا کیا صنعتین ہین
جو شی کہانے مین آتی ہے پہلے آنکھ سے دیکھتے ہین پھر ہاتھ سے
اوسے مس کرتے ہین ناک سے سونگتے ہین زبان سے چکھتے
ہین جب ان سب کی رائے سے اتفاق کر لیا کہ یہہ لایق استعمال
کے ہی تب اوسے کھاتے ہین اور تسپر بھی نگلنے کا اختیار ہے
حلق مین سے بھی واپس کر سکتے ہین اور اگر معدہ مین پہنچ جاوے تو
اوس کے واپس کرنے کی صورت یہہ ہی کہ قی کرنے سے واپس

ہوسکتی ہے۔ اور باطنی انتظام یہہ ہے اگر کوئی شخص ضرورت سے
زاید کہالے تو معدہ اُسکا اپنی ضرورت کے موافق قبول کرتا ہے
اور باقی فضلہ بنتا ہے۔ تنفس کیا ہی اچھی ہوا شُشش مین جاکر خون
صاف کرتی ہے جسکو سعدی علیہ الرحمہ ممد حیات فرماتے ہین اور
دم چہوڑنیکے وقت خون مین کا زہر ہوا سے باہر اخراج پاتا جسکو
مفرح ذات کہتے ہین۔ اگر انسان چار دن کہانا پانی چہوڑ دے تو
زندہ رہسکتا ہے اگر پانچ منٹ دم سے ہوا نہ لے تو مرجائیگا
دیکہو زندگی کے لئے ہوا کیا بے قیمت شے ہے اور اسپر زندگی
کا قیام ہے ایسی شئے حق تعالی نے بے قیمت رکھا کہ اوسکی کوئی
قیمت نہین سعدی علیہ الرحمہ اس دم کے آنے جانے پر فرماتے ہین
بہر نفسے دو نعمت موجود اور اسکا شکر واجب ادا ہے

نفس خبر بشکر خدا بر میار	کہ واجب بود شکر پروردگار

رات دن مین ہزاروں سیر ونی ہوا شُشش مین داخل ہوتی اور
اخراج پاتی ہی۔ اس کے سبب انسان کی صحت باقی رہتی اور
اس ہوا مین باریک کیڑے اور اون کے انڈے اور نباتی تخم

وغیرہ شریک رہتے اگر وہ شش کی جہلی سے لپٹ جاتے ہین تو
بلغم کے ذریعہ سے خارج ہوجاتے ہین اور دم لینا بھی حقتعالی
نے ہمارے اختیار مین رکہا جس موقع پر بو سونگہنا ناگوار سمجہتے ہین
وہان دم روک لیتے ہین۔ اور ناک کا طریق ایسا رکہا گیا جتنے قسم
کی بو ہین زمین کے طرف سے پہنچتی ہے بو کیا ہی معلوم کرو
بودار نفیس ذرے ہوا سے ناکمین آتے ہین وہ ایسے باریک
ہین ایک رتی مشک اگر کہین کہلا رکہین سال ہا سال بودار ذرے
اڑکر بو دیتے رہینگے جس سے ہر انسان اور حیوان سونگہ لیگا
گراتے باریک ذرہ ہین کہ بعد مدت کے بھی تولا جاے تو وزن
مشک کا رتی سے کم نہوگا۔ منہ مین دو طرح کے تہوک بناتے ہین
غدود ہین ایک قسم کے غدود سے پتلا تہوک نکلکر نوالے کو تیار کرتا ہے
اور دوسرے قسم کے غدود جو حلق مین ہین اون سے چکٹ لعاب
پیدا ہوکر کیسا ہی خشک نوالہ ہو اوسپر لفافہ بنجاتا ہے تا حلق پر صدمہ
نہ پہنچے اور سہل نگلا جاے۔ زبان کے نیچے دو غدود ایسے ہین اونکے
عجب استعمال کا پانی نکلتا ہے اگر نوالہ گرم ہو تو ٹھنڈا کر دیتا اگر ٹھنڈا ہو تو

اگر کوئی چیز ایسی سرد یا اسقدر گرم ہو کہ نہایت گرم اور نہایت سرد شے انسان
کو ضرر دیتی ہے سب جانتے ہین تجربہ سے بھی معلوم ہین اور معلوم کرسکتے ہین
اگر کبہی ناگاہ منہ مین کوئی گرم شے کہانی کی آجاوے تو وہ جلد منہ
مین ڈالا ہوا نکالنا چاہتے کیونکہ ہر شخص کو معلوم ہے کہ منہ مین کوئی ایسی
شی ہے کہ اُسکو سرد کرلیتی ہے۔ قوت ذایقہ زبان مین ہے مگر
ذایقے کا امتیاز ہونے کے لئے کئی شروط ہین اوس مین ایک شرط
یہہ بھی ہے لعاب دہن کا ہونا ضرور ہے اگر زبان پونچکر سوکہی
زبان پر تک اندیاف شکر ایکطرف ڈالو معلوم نہوگا اس لئے تہوک
اسکے امتیاز کے واسطے ضروری ہی اور دوسری شرط یہہ ہے اوپر
کے تالو سے جب زبان ملیگی جب وہ شی جو دونون کے درمیان
ہے اوسکا مزہ معلوم ہوگا۔ چابنے مین کیا کیا حکمتین ہین۔ زبان
چابنے مین کیسی حرکت کرتی ہے ہم کہا اس کے نعمتون کی قدر کرین
وہی زبان بات کرنے کو وہی ذایقہ چکہنے کو وہی نوالہ چبانے
کے وقت داڑہون مین نوالہ برابر پہنا ٹیکہ دیکر پہنچاتی ہے۔
بچہ بغیر زبان کے وسیلے کے مان کی پستان سے دودہ نہین پی سکتا

کنک کھرا وغیرہ جو شئی منھہ مین آوے یھی زبان اوسکو خارج کرتی ہے
دونون کانون مین سننے کے لئے دو پردے رکھے گئے ہین
گلے کے اندر آواز کے تار مثل سارنگ اور ستار کے اصلی اور
نقلی لگے ہین اور بجاے کھونٹیون کے اونکو ڈھیلا اور تنگ کرنے
عضلات سے لگے ہین انسان جیسا چاہے موٹی یا باریک آواز اون سے
نکال سکتا ہے اور آتشک وغیرہ امراض سے جب وہ تار بگڑ جاتے
ہین تو آواز اوس شخص کی خراب بھی ہو جا سکتی ہے سواے ان
کے تمام جسم کے عضلات مین وہ وہ قوتین رکھی گئی ہین عادت
پر موقوف ہے جب وہ قابل ہو جاتے ہین کیسی کیسی سرکشی وغیرہ
کی کثرتین کرتے ہین الحاصل ایسی بہت سی باتین انسان کے
جسم مین ہین اور اون کے حقیقتون پر حکما کی عقل رسائی کر سکتی
ہے لاکن بہت باتین ایسی ہین کہ وہان عقل عاجز ہے بسبب طوالت کے
اون کو ایک دو نظیر پر اکتفا کر کے ختم کرتا ہون سابقًا جو ذکر
ہوا جگر مین صفرا پیدا ہوتا ہے وہ کیا ہے وہ ایک کارخانہ ہے
اوس مین باریک خانے بنے ہوسے ہین اون مین ایکطرف سے

شریانی خون آتا ہے اور ایک طرف سے وریدی خون جو معدہ
اور رودون وغیرہ سے آتا ہی جسمین روغنی اور شیرین وغیرہ
غذا کہ کہائی گئی ہے اوسکے مادہ رہتے ہین یہہ سب ملجاتے اور
جگر جو بطور ایک گرنی کے ہے اسمین الجن کا عمل ہوکر جیسا پارچہ
بناجاتا اسیطرح صفرا تیار ہوتا جسمین صفر سے جسم کو بہت فائدے
حاصل ہوتے اس کارخانہ کو دیکہہ کر حکما نے قرار دیا کہ جگر صفرا
خون سے جدا کرنے کا آلہ ہی۔ اسیطرح آنکہہ کے دیدہ کو کاٹ
کراوسکی تشریح سے تمام پردون اور رطوبتون کو معلوم کرسکتے
کہ یہہ ان ان فائدون کے لئے ہے مگر عصب مجوفہ جسپر دیکہنا
موقوف ہے وہ نہین سمجہا جاتا کہ اس سے بصارت کیسی ہوتی
اور دماغ کی تشریح سے یہہ امر ذہن مین نہین آسکتا کہ اسمین حافظہ
اور عقل اور ذہن اور قوت مدرکہ قوت لامسہ قوت ذائقہ قوت
بصارت وغیرہ کسطرح پیدا ہوتے ہین حالانکہ یہہ اجسام ہین اور
اون قوتون کے پیدا ہونے کے مقامات موجود ہین مگر ان کے
افعال مین حکما کے افہام عاجز ہین بجز قدرت حق ہی کہنے کے

اور کچھ بتا نہین سکتے - اوسکی قدرت پر دہیان نہ دیکھو کہ پیلے
چانول گوشت دال بہاجی ترکاری میوسے گھی مصالحہ شکر وغیرہ
سیکڑون طرح کی اشیا کچی پکی چبائی سبے چبائی پیٹ مین
ڈالتے ہین کیسے کیسے انجن جسم مین ہین اور کیسے کیسے کارخانے
ہین وہ انجن اون کارخانون مین اُس غذا کو دُھن دُھن کر کیسے
شوخ رنگ کا خون اوس سے بناتے ہین جس سے جسم کی پرورش
ہوتی اور اوس کہائی ہوئی غذا کو اوس خون سے مقابلہ کیا جائے تو
اس قدرتی کارخانہ کا حال معلوم ہوتا ہے - خون کیا شی ہے خون
مثل ایک بازار کے ہی اس مین سیکڑون طرح کے سودے ہین
اور ہر ہی عضو اسکا خریدار ہے گوشت کے عضلات رگ پٹھے
استخوان دماغ دل جگر شش گردے طحال رحم ناخن بال جس جس عضو
جس قسم کی پرورش کی ضرورت ہی اوسی قسم کا جوہر غذا اوس خون سے
لیکر اپنی پرورش کرتا ہے آنکھ کے پردے کیسے شفاف ہین وہ
خون سے اپنے کام کے شفاف اشیا لیکر اپنی پرورش کرتے ہین
اور منی بھی جو جوہر خون ہے خون ہی سے بنتی اور اوس کے نطفے

سے اولاد ہوتی جو باعث قیام نسل ہے۔ تمام جسم کی درازیہ
جیسے ہاتھ پیر انگلیان وغیرہ کہوکل استخوان یعنے نلیون سے
بنائے گئے ہین اگر بہروان ہوتین سنگین اور کمزور ہوتی۔ اور
اون کہوکل نلیون کو ایک لطیف شی سے بہر دیا ہے جسکو مغز یا گودا
کہتے ہین حیوانات کے نلیون کا مغز انسانون کے کہانیکے لئے
ذایقہ دار غذا ہے کوئی مصنوعی شی اس ذایقہ کی نہین بن سکتی اگر
اللہ تعالی ہماری زبانون مین ذایقے کی قوت نہ دیتا تو اوس کے
نعمتون کی قدر کیونکر ہو سکتی۔ بکرے اور گائے وغیرہ کو زبان ہی
تمام عمر اون جانورون کے پرورش کے کام اوس ہی کے ذریعہ سے
نکلتے اور وہ زبانین انسانون کے لئے ایک لذیذ غذا ہی گائے
کی زبان جو ولایت سے آتی ہے ہرچند وہ غیر ذبیحہ مردار ہوتی
ہی تاہم لوگ اوس کے ذایقہ پر جان وایمان فدا کرکے اسکو
پکوا کر کہاتے ہین۔ اوس پروردگار کی نعمتون کا بیان اور شکر
کس سے ادا ہو سکتا ہے گرم موسم مین پانی سرد ہوتا ہی اگر افشرہ
پینے کی ضرورت ہو بہت باریک نفیس کلیسون مین افشرہ بہر کر

اوسپر ایک باریک جہلی لگاکر اوسپر پوست بناکر مہیا کردیا جسکا نام کنولہ
یا رنگترہ یا نارنج ہے اور اگر اسکو بہت شیرین چاہو موجود اگر ترش
چاہو موجود اور گرم موسم مین سرد میوہ جات فالسہ انگور شہتوت
کیری کنولہ رنگترہ تربز خربزہ اور ترش ترکاریان خرفہ چلر کمرک
وغیرہ مہیا اور اگر کوئی گرمی کی ضرورت ہو تو سواسے نباتی اشیا
کے ہرن کے نافہ مین مشک اور ایک جانور کے جسم مین جند بیدستر
مچہلیون کے جگر مین روغن ماہی اور سلطان البحر جو ماہی ہی اوسکے
قی سے عنبر نکلکر دریا کے کنارون کے درختون کو لپٹتا ہی پہولون
کی شیرینی مکہیان منہ سے لاکر ایک جا جمع کرتی ہین جسکو شہد
کہتے ہین اور گرم مصالہ جیسا لونگ الائچی جوز جوتری زیرہ سیاہ
دارچینی وغیرہ جزیرے سے لاتے اونٹ اور بکرون کے بالون
سے کمبل دنبہ کے بالون سے دوشالے بناتے اور رغبت ایک
جنس کو دوسری جنس سے نہین ہوتی اگر جنس قریب ملتی جلتی ہو تو جیسا
گدہا اور گہوڑے کو تدبیر سے ملاتے ہین تو اونسے خچر پیدا ہوتا مگر پہر
اوس خچر کو اولاد نہین ہوتی جب خچر پیدا کرنا چاہین تو ایسا کرتے

نہین ہوسکتا۔ سواے ایسی باتون سکے دنرات ستارے آفتاب گروش آسمان دہوپ برسات اندہیری اُجالا یہہ سب نشانیان اسکی قدرت سکے ہین بقول سعدی علیہ الرحمہ

قطعہ

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کار اند	تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار	شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری

باوجود ان تمام باتون سکے اور اُسکی واضح نشانیون سکے بعض تو اُسکی خدائی سکے قائل ہی نہین اور کفار غیر خدا بتون وغیرہ کو اپنا خالق سمجھکر پوجتے ہین اور بعض ظاہر کے قائل ہین اور باطن سکے قائل نہین اور اِن سکے یہان شیطان نہین جن نہین پری نہین فرشتہ ملائکہ سکے قائل نہین لیکن کسیکے قائل نہونے سے کسی موجود شی کا عدم لازم نہین آتا ہے **سعدی** گر نہ بیند بروز شپر چشم ٭ چشمہ آفتاب راچہ گناہ ٭ یہہ لوگ کور باطن ہین اگر اِن سے پوچھا جائے کہ یہہ عالم جس سکے تم قائل ہو تمہاری آنکہون سے کب پورا پورا نظر آسکتا ہی ہواؤن سکے اقسام سکے قائل ہو نیچے جو ہوا ہے وہ سنگین ہی اور اوپر کی ہوا سبک ہی اور اوس ہلکی ہوا کو کسی حکمت سے بناتے ہین تو

وہ اپنی اصل کیطرف رجوع کرتی ہی اس سے لئے غباروں مین اوسے
پھر کر آدمی اُڑتے ہین اور اُن قسم قسم کے ہواؤن کو الگ الگ
آنکہہ سے تو کیا خردبینون سے بھی برابر تمیز نہین کر سکتے اور متعدی
امراض کی چھوت جو ہوا مین رہتی ہے سوا سے تجربہ سے معلوم
کرنے کے آنکہہ سے کہان نظر آتی مثلاً زچا کی کمان بائی کی چھوت
آشوب چشم کی چھوت سرخ باد کی چھوت سیتلا اور گوبری کی چھوت
کنکہتہ اور کالجنیون کی چھوت ہیضے کی وبا اور سیاہ سرفہ طاعون
اور ولایتون کے بہت سے متعدی امراض کہ جنکی چھوت ایک سے
دوسرے پر اثر کرنے سے وہی امراض اوسکو بھی ہو جاتے ہین اور
یہہ باتین تجربہ سے معلوم ہونے کے سبب سے ایسے مریضون
کے قریب جانے سے اپنے کو بچاتے مگر اوس مرض کی چھوت
ہوا مین موجود ہے یہہ بصارت جو ایک حد معین پر بنائی گئی ہے
اوسکو دیکہہ نہین سکتی ہان خردبینون سے بعض بعض ہوا کے
لون اور حشرات الارض کے باریک انڈے اور نباتات کے
قسم قسم کے تخم حتے پانی کے ایک قطرہ مین پچاس کروڑ کیڑے ہین

اور وہ بھی نہ نظر آتے پھرتے ایسی چیزین دیکھ سکتے ہین جب یہہ عالم محسوسات نباتات کے وجود کے قائل ہین اوسکے بہت باتین یہہ آنکھین نہین دیکھ سکتین جنکے وجود کا ہرگز ہرگز انکار نہین ہوسکتا تو عالم باطن کے دیکھنے کا انکار کہانتک — آمدم برسر مطلب —

تمام انسانون کی خلقت زمین سے یعنی مٹی سے ہونیکا بیان

کلام اللہ کی آیتون سے جن آیات مین انسانون کا خاک سے پیدا ہونے کا ذکر ہے اُسکی تفسیر مین اکثر مفسرین یہی لکھتے ہین کہ یہہ آدم علیہ السلام کی خلقت کے ساتھہ خاص ہے — اور سب انسانون کو انہین کی اولاد ہونے کے سبب سے مجازاً کہا جاتا ہی — اور یہہ بھی فرماتے ہین کہ نطفہ جماد ہے — اور علقہ اور مضغے کو نبات سمجھنا چاہیئے کیونکہ ان مین نمو ہے اور شارح مثنوی مولانا روم کے جس مقام پر مولانا نے اسکا ذکر فرمایا ہے وہی شرح لکھتے ہین جیسا کہ مفسرین نے لکھا ہے یہہ حق اور بجا ہے یہہ راقم اپنا قیاس عرض کرتا ہے جسپر بعض مفسرین بھی اتفاق کرتے ہین غور سے ملاحظہ ہو کہ کلام مقدس مین ارشاد ہی خلقکم من تراب

اور خَلَقۡنٰهُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ - اور خَلَقۡنٰهُمۡ مِّنۡ طِيۡنٍ یہہ جمع غائب
کی ضمیرین جن جن آیات مین ہین کیا یہہ سب انسانون پر صادق
ہو سکتے ہین یا ہنین علاوہ ازین حدیث کی بڑی مشہور معتبر کتاب یعنی
جمع الجوامع مین جناب حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے
حدیث آئی ہی کہ خاک سے بنایا جانا آدم علیہ السلام کے ساتھ مخصوص
ہنین کلام آلہی مین انسان سے مراد عام انسان ہی اور خداوند کریم کا یہہ
جو ارشاد ہے اِذۡ اَنۡشَاَكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ نکالا تمکو زمین سے - کیا
یہہ بھی خطاب آدم علیہ السلام ہی کے طرف ہی اور دوسری جائے
صالح پیغمبر علیہ السلام کا قول سورۂ ہود مین ارشاد ہوتا ہی کہا حضرت
صالح پیغمبر نے قوم ثمود سے هُوَ اَنۡشَاَكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ وَاسۡتَعۡمَرَكُمۡ
فِيۡهَا اوس نے تمکو زمین سے پیدا کیا اور اسمین تمکو آباد کیا - یہہ ارشاد
حضرت صالح علیہ السلام کا قوم ثمود کیطرف ہی جو مخاطب تھے یا اونکے
دادا کیطرف ہے - اور ایک جائے ارشاد ہوتا ہی یعنے کہا ایک
دوست نے ایک اپنے دوست سے اَكَفَرۡتَ بِالَّذِىۡ خَلَقَكَ
مِنۡ تُرَابٍ کیا تو منکر ہو گیا اوس سے جس نے بنایا تجھکو مٹی سے

اسکی ضمیر آدم کے طرف کیونکر لگا سکتے ہین۔ اور ایک جاے ارشاد ہے یا اَیُّھَا النَّاسُ اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ تُرَابٍ۔ اے لوگو دہو کہا ہے تمکو جی اُٹھنے مین تو ہم نے تمکو بنایا مٹی سے۔ یہہ ریب بہی آدم کی شان سے بعید ہے۔ اور ایک جاے فرمایا سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّھَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِھِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ۔ پاک ہے وہ جس نے قدرت کاملہ سے پیدا کین قسمین اور نوعین اُس چیز سے جو اگاتی ہے زمین جیسے چہوٹے بڑے درخت اور انکی ذاتون مین سے مرد اور عورت۔ ایک مقام پر ارشاد ہوا وَاللّٰہُ اَنْبَتَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ثُمَّ یُعِیْدُکُمْ وَیُخْرِجُکُمْ اِخْرَاجًا۔ اور خدا نے اُگایا تمکو زمین سے اچھا اگانا پہر لیجاویگا تمکو زمین مین اور نکالیگا تمکو زمین سے اور ایک مقام پر فرماتا ہے مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی۔ ہم نے تمکو زمین سے پیدا کیا اور پہر تمکو اوس مین لیجاوینگے اور اوس سے تمکو بار دگر نکالینگے اکثر میت کو مٹی دینے کے وقت یہی آیت پڑھتے ہین تو کیا اس سے

یہہ مراد لیتے ہین کہ دادا تمھارے مٹی سے پیدا ہوے اور پھر
تمکو مٹی مین لیجاینگے یا یہہ مطلب ہی کہ تو مٹی سے پیدا ہوا اور پھر
مٹی مین چلا اور پھر قیامت کو اسی سے نکلیگا۔ اور ایک جاے
فرماتا ہے وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰھَا وَاَلْقَیْنَا فِیْھَا رَوَاسِیَ وَاَنْبَتْنَا
فِیْھَا مِنْ کُلِّ شَیْئٍ مَّوْزُوْنٍ ٥ اور ہم نے زمین کو پھیلایا اور اسپر
بوجھ ڈالدئے اور اسمین ہر چیز اندازے پر اُگائی۔ ایک جاے
فرمایا وَاَنْبَتَتْ مِنْ کُلِّ زَوْجٍ بَھِیْجٍ ٥ ذٰلِکَ بِاَنَّ اللّٰہَ اگائی
ہے ہر قسم سے اوگنے والی چیزین یہہ بیان مختلف طورون
مین آدمی کا پیدا ہونا اور قسم قسم کی جایون مین اسکا پھرنا اور موت
کے بعد زمین کا زندہ ہونا۔ ثابت۔ ایک جاے آیا ہے
اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَی الْاَرْضِ کَمْ اَنْبَتْنَا فِیْھَا مِنْ کُلِّ زَوْجٍ کَرِیْمٍ
کیا وہ زمین کو نہین دیکھتے کہ اس مین کسقدر ہم نے قسم قسم کی
چیزین اُگائی ہین۔ ان ارشادون سے کلہم زوج مین حضرت
انسان بھی شامل ہین۔ اب مولانا کی مثنوی کے اشعار پر غور
فرمایا جاے کہ حضرت کی ضمیر تمام انسانون کیطرف ہے یا فقط

آدم علیہ السلام کی طرف راجع ہی۔ کلام پاک مین حقتعالی کا جو ارشاد ہے وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝ اوس نے بنایا تمکو طرح طرح سے علما نے ان اطوار کو صلب پدر اور رحم مادر نطفہ مضغہ علقہ عظام وغیرہ سے تاویل فرمایا ہے اور مثنوی شریف کے چوتھے دفتر کے آخر مین مولانا روم اطوار یعنے اقسام خلقت آدمی کی پیدایش مین اور استحالات اور انتقالات وجود اور پھر رجوع کرنا طرف اصل کے مصرح بیان فرماتے ہین۔ سر برون آرد دلش از بحر راز اول و آخر ببیند چشم باز ۞ فرماتے ہین یہہ کیا دریاے راز ہے دیکھو تم اپنے اول اور آخر کو آنکھین کھولکر کہ تم کہان سے تھے اور کہان آئے۔ آمدہ اول باقلیم جماد ۞ وز جمادی در نباتی اوفتاد پہلے آئے اقلیم جماد سے اور اس زمین کو اقلیم اس لئے فرماتے ہین کہ برسون اس بڑی اقلیم مین ہماری رد و بدل رہی اسکا حال آیندہ کے بیان سے معلوم ہو گا۔ اس کے بعد ہم اقلیم جماد سے اقلیم نبات مین آئے اور آپ اس عالم نبات کو بھی اقلیم ارشاد فرماتے ہین کس لئے کہ یہہ عالم بھی ایک بسیط عالم ہی ہمکو اس

عالم مین بھی سالہا سال بسر کرنا پڑا اور اس عالم نباتات مین ہمکو اپنا سالہا سال جماد مین رہکر آنے کا کچھ حال یاد نرہا۔ معلوم کرو جب ہم جماد مین تھے سالہا سال عناصرون مین رد و بدل ہوتے رہے اور جب نبات مین آئے وہ رد و بدل یاد نہ رہا۔ بقول مولانا ے روم ؎

سالہا اندر نباتی عمر کرد	از جمادی یاد ناورد از نبرد

جنگ و جدائی

اسکے بعد فرماتے ہین ؎ واز نباتی چون بحیوان او فتاد

نامدش حال نباتی ہیچ یاد۔	جب ہم نبات تھے اوس نبات

کو حیوان نے کہا لیا اب اس عالم مین نبات سے کچھ خبر نہ رہی کہ ہم کون تھے مگر ایک بات ہر استحالے مین باقی رہتی ہی وہ کیا ہے جب نبات تھے تو ہمارا میل ہمیشہ اپنے اصل جماد کے طرف تہا کہ کب ہم فنا ہو جائین اور اپنا اصل جو زمین ہے اس سے ملجائین بمصداق کُلُّ شَیْئٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ کے بعدہ جب حیوان مین آئے تب بھی وہی میلان باقی رہا کہ اپنے اصل کے طرف چلے جائین جیسا کہ مولانا فرماتے ہین ؎ جز ہمان میلے کہ دارد سوے آن ⁂ خاصہ در وقت بہار ضیمران ⁂ اور حیوان کے

ایک قسم کا خوشبودار گہاس ۱۲

دو اصل ٹھہرے۔ ایک اصل نبات اور دوسری اصل زمین یہی سبب ہے کہ پرند اور چرند صحرا اور گیاہ سبز کے اور درختون کے عاشق ہین اور بلبل گل کا فریفتہ ہے اور بعد فنا کے دوسرے اصل یعنی زمین سے جا ملتے ہین اور زمین کے ہمرنگ ہو جاتے۔ مگر عالم حیات مین اپنے اصل کیطرف میلان رہنے کے سوا اور کچھ حال قدیم یاد نہین رکھتے اسپر مولانا ایک مثال فرماتے ہین ہمچو میل کودکان با مادران * سر میل خود نداند درلبان

تمثیل

سالہا مردیکہ در شہرے بود * یکزمان کش چشم درخوابے رود

شہر دیگر بیند او پرنیک و بد * ہیچ در یادش نیاید شہر خود

کہ من آنجا بودہ ام این شہر نو * نیست آن من درینجایم گرو

بل چنان داند کہ خود پیوستہ او * ہم درین شہرش بود ابداع وخو

چند نوبت آزمودی خواب را * خواب دنیا را ہمان بین زابتلا

اگر ان اطوار متذکرہ کو حضرت آدمؑ کے طرف لیجا ئین تو کہان ہوسکتا ہے آدم علیہ السلام جماد سے نبات مین کب آئے فقط خاک ہی کے قالب مین روح پہونکی گئی پس یہہ کلام انسانون کا بیان ہے۔ اور

بعد اس کے مولانا فرماتے ہین۔

باز از حیوان سوی انسانیش	می کشد آن خالقی که دانیش
همچنین اقلیم تا اقلیم رفت	تا شد اکنون عاقل و دانا و زفت
عقلهای اولینش یاد نیست	هم ازین عقلش تحول کردنیست

حقیقت مین انسان کو پہلے کیا تہا یہہ کہان یاد ہے اور پہر آیندہ
عالم برزخ مین یہہ بہی عقل باقی نہ رہیگی پہر دوسری جا مولانا فرماتے ہین

از جمادی مردم و نامی شدم	وز نما مردم بحیوان بر زدم
مردم از حیوان و آدم شدم	پس چه ترسم که ز مردن کم شدم
حملهٔ دیگر بمیرم از بشر	تا برآرم بر ملایک پر و سر
بار دیگر از ملک قربان شوم	آنچه اندر وهم ناید آن شوم
پس عدم گردم عدم چون ارغنون	گویدم انا الیه راجعون
اور صاحب گلشن راز فرماتے ہین۔	
که تا انسان کامل گشت مولود	بدان اول که تا چون گشت موجود
پس از روح اضافی گشت دانا	در اطوار جمادی بود پیدا
اور شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہین	
بنی آدم اعضای یکدیگر اند	که در آفرینش ز یک جوهر اند

جسطرح ابوالبشر حضرت آدم علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کو حقتعالے
نے خاک سے بنایا اسی طرح ہمکو بھی ارشاد ہوتا ہے تمہین بھی
اوسی جوہر خاک کا لباس پہنایا گیا اور یہہ خلقت خاکی حقیقی ہے پہر
مجازکے اوٹ مین کیون چھپنا۔ حضرت مولانا قرآن کا مغز بیان
فرماتے ہین آگے چلکر ان اطوار کا بھی ثبوت آیت شریف سے
دیا جائیگا۔ اور ان سب اطوار کا مفصل حال جاننے کے لئے مولاناؒ
کا پورا علم حاصل کرنا ضرور ہے اور یہان بطور نمونہ کے کچھ لکھا جاتا ہے

پہلے جماد کا بیان

حقتعالے کا ارشاد ہے تمام انسانون کی ابتدا قسم کی مٹیون
سے ہی چنانچہ **تراب** یعنے مٹی **طین** یعنے کیچڑ **طین لازب**
یعنے چکنی مٹی **صلصال** یعنی سخت مٹی **فخار** یعنی سفالی **حماٍ مسنون**
یعنے بودار کیچڑ۔ ان تمامی مٹیون سے انسانون کی ابتدا ہونے کا
ہم پورا ثبوت دیتے ہین پہلے زمین کا شمہ حال معلوم کرلین کیونکہ
یہہ ہم سب کی مادر اول ہے اس بیان کے ضمن مین کچھ نکات
بھی بیان کئے جائینگے اس ہی کے ملاحظہ سے ناظرین یہہ خیال نکرین کہ

راستی ہے کہ بہیرا یہ میں ان مہتدیون کے اقوال بیان ہورہے ہین
ہمین انہون نعوذ باللہ ایسا ہئین - سب سے پہلا ارشاد ہوا سلالہ طین سے
ہم آدمی کی ابتدا کرتے ہین قولہ تعالیٰ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ اس سلالہ مین مفسرین از روی لغت کے
یہہ بحث کرتے ہین کہ سلالہ کی معنی صحاح اور قاموس وغیرہ مین نطفہ
لکہا ہے اور بھی بچہ اور طفل صغیر کہتے ہین اور کوئی شی سے اک
شی باہر کہچی ہوی کو بھی کہتے ہین انہون نے سلالہ کا معنی نطفہ لیا
اور لکہدیا کہ یہہ آدم کا نطفہ ہے اور آدم مٹی سے بنے ہین کسی نے
فرمایا یہہ بات نہین سلالہ مٹی کا کھچا ہوا ہے اور کشف مین اسکی
مجازی معنی کسی شی کا خلاصہ کرکے لکہتا ہے ہم بھی اسیکو ثابت
کرتے ہین وہ سلالہ طین کیا ہے یعنی مٹی کے عناصر ہین ہر قسم کی
مٹی مین عنصر موجود رہتے ہین حکماے حال کے یہان ابتک
۶۳ عنصر ثابت ہوے ہین اور عنصر اوسے کہتے ہین کہ وہ شی
مرکب نہو بسیط ہو اوس سے کوئی شئے جدا نہ کی جاسکے اور
اوس سے دوسری اشیاء بنے - ہر زمانے مین ہر کرہ ومہ کے

زیادہ نہیں ہوتی چار قسم کے عنصر کی مذکور ہوا اوسکے یعنی نار۔ باد۔ آب
خاک ہم بھی عام فہم تفہیم کے لئے اونہیں چار کو قایم کرتے ہین جیسا
مولانا فرماتے ہین ؎ تو از آن روزی کہ در ہست آمدی * آتشی
یا خاکی یا بادی بدی * ہر چند کہ اور بھی صاحب تفاسیر جماد سے
نبات یعنی غلہ پیدا ہو کر سیوم رابع کے بعد تولید نطفہ ہوتا کرکے
لکھے ہین مگر ایسا عام فہم مصرح کسی نے نہ لکھا۔ بقول سعدی

شاعران بسیار گفتہ شعرہای نیک	کس نگفتہ ہیچو شعرم بی علم و دلالی

نظامی

ز گرمی و سردی و از خشک و تر	سرشتے باندازۂ یکدگر

فرض کرو یہہ چار عنصر جب زمین مین ہین اپنی اصلی ہیئت پر ہین
اور جب نبات کی صورت مین گھاس وغیرہ ہو کر زمین سے اوپر
آتے اون کی ہیئت دوسری ہو جاتی اوسوقت وہ نباتی عنصر
کہلاتے ہیے اور پھر وہ سبزہ مرجھا کر یا خشک ہو کر زمین پر گر جاتا
پھر وہ خاک ہو کر عنصر اپنے اصل سے ملجاتے اوسوقت اپنی اصلی
ہیئت پر آجاتے ہین اور انکی مثال کے لئے یہہ نقشے بنائے گئے

[illegible]

[illegible]

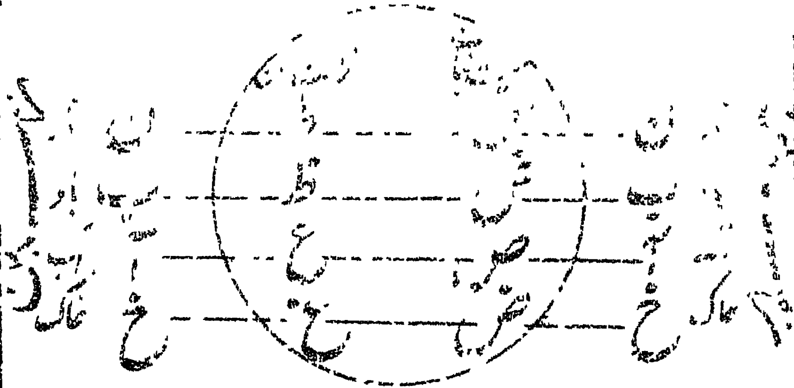
یہاں اون کے نام الگ ہوگئے ۔

پہلا نقشہ



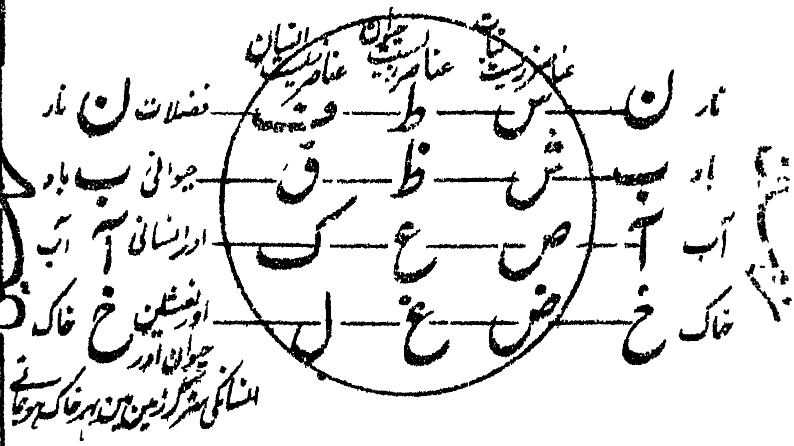
حیوانات کے معدون میں یہ قوت نہیں ہے کہ زمین سے وہ
عناصر جذب کرکے اپنی غذا کرلیں اس لئے حقتعالے نے
زمین کے اور ان کے درمیان نبات کا واسطہ رکہا ہے جب
حیوان نبات کو کہالیتا ہے وہ ہضم ہوکر خون بنکر وہی عنصر
تیسری شکل پیدا کرتے ہیں اور یہاں اون کے نام الگ ٹہرے
اور پہر وہ مرکر سڑکر خاک ہوکر اپنے اصل سے ملجاتے ۔

دوسرا نقشہ

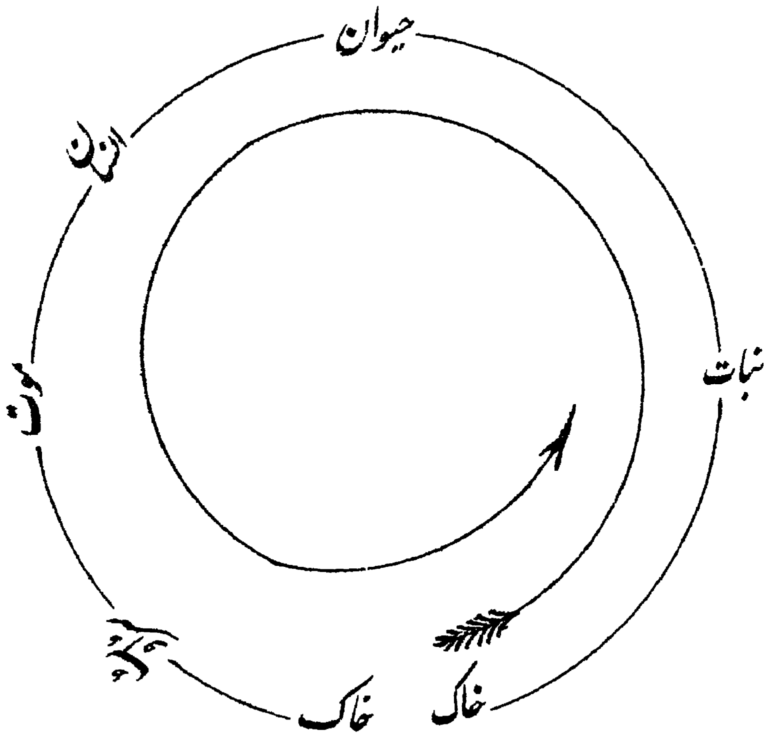


جب حیوان کا گوشت انسان نے کہالیا وہ ہضم ہوکر وہی عنصر انسان کے جسم مین آگیا تھے اس لیے یہان اون کے نام الگ رکھے گئے ہین بعد وہ بھی مرکر سڑکر پہر خاک مین جاملتے۔

تیسرا نقشہ



چوتھا نقشہ



یہہ تیر کی علامت دورِ تسلسل بتلانے کیلئے ہی

اس دورِ تسلسل کے ایک دو مثالین معلوم کرین تاکہ بخوبی سمجھہ مین آجاوے
اور پھر اسپر ہزارہا تمثیلین بنالیے سکتے ہین۔ فرض کرو زمین سے
گھانس اوگا اوسکو بکری نے کہایا وہ خلاصہ زمین کا جنکو عناصر کہتے ہین
وہ تبدیل پاکر جو اوس گھانس مین آگئے تھے پھر اوس مین تبدیل ہوکر

اوس بکری مین آئے اور اُس بکری کا گوشت آدمی نے کہایا وہ عناصر
اوس آدمی مین آگئے اور اوس آدمی کے فضلات زمین پر گرے
اور اُن سے کھیت کی زمین کو طاقت ہوی اور اوس مین خربزہ
چوکہ بیگن وغیرہ ترکاریان اور ساگ بہاجی بوئے گئے پھر دوسرے
آدمیون نے وہ کہالیا وہ عناصر پھر اون آدمیون مین آئے پھر
انکا فضلہ وہان مٹی مین دیا گیا اون کے عناصرون کے قوت سے
وہان تیار ہوئے اوس کے چانول کسی شخص نے کھاے وہ عناصر
اوس مین آگئے اور وہ مرگیا اوس کو زمین مین دفنادئے اور وہ
سڑ گیا اور اوس کے مزار پر سبز گھانس اوگا اوس کے عناصر اوس
گھانس مین آئے اوس گھانس کو بکری نے کھایا اوس بکری کو
بھیڑیے نے کہالیا اور وہ بھیڑیا مرکر سڑ گیا اوسکا گوشت کیڑے
مکوڑے کہاگئے اون کیڑون کو مرغ نے کہایا اور اوس مرغ کو
نیولے نے کہالیا وہ نیولا مرگیا تو اوسکو کسی میوے کے درخت
کی پیڑ مین طاقت کے لئے دفنائے اور اوسکا میوہ بڑ با غل نے
کہایا وہ مرکر سڑ کر کیڑے ہوگئے اون کیڑون کو پرندون نے

کھایا اور اون پرندون کو انسان نے کھایا وہ عناصر پھر انسان میں آگئے۔ اسپر ارشاد ہوتا ہے ف ہفت صد و ہفتاد قالب دیدہ ام * ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام * یہہ مراد ہفت صد سے کثرت سے ہے کہ یہہ عناصر سیکڑون وجود کے شامل رہے ہین اور ہمیشہ گیاہ سبز کے طرح روئیدگی ہوتی رہی۔ الحاصل نباتات حیوانات اور انسان خاک سے بنتے اور پھر خاک مین جاکر خاک ہوجاتے تا قیامت یہی چکر ہے۔ مگر روح ہر شخص کی علیحدہ ہے جہان وہ شخص فوت ہوا روح اوسکی حکم الٰہی سے جہان اسکا مسکن ہے فرشتے وہان پہنچا دیتے ہین اور قیامت تک اوسکو پھر کوئی دوسرا قالب نصیب نہین ہوتا جسطرح کہ ہنود کا اعتقاد ہے روح دوسرا جنم لیتی ہے جسکو تناسخ کہتے ہین یہہ غلط ہے۔ اور یہہ بھی ثابت ہی کہ وہ پروردگار دانا اور علیم ہے یہہ سب کچھ ہوجایا کرے مگر روز حشر پھر ہر ایک کی خاک سے ہر ہر بشر کو زندہ کرنے پر قادر ہے مگر اوس خاک کی ہیئت دوسری ہوگی واللہ اعلم بالصواب جیسا کہ حقتعالی کا ارشاد ہوتا ہے

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝ بیشک
ہم جانتے ہین وہ چیز جو کہ کم کر دیتی ہے زمین اون مین سے
گوشت پوست ہڈی وغیرہ مرنے کے بعد اور ہمارے پاس
ہے کتاب نگاہ رکہنے والی یعنے تمام ابدان کے متغیر ہوکر خاک
ہوجانے کی تفصیل تمام بنام لوح محفوظ پر لکہی ہوی ہے پہر فنا کے
بعد وہ سب موجود کر دینگے۔ تبیان مین لکہا ہے حقتعالے
ایک فرشتہ بہیجتا ہے جہان بندہ دفن ہوگا حکم ہوتا ہی اوس جگہ
کی تہوڑی خاک اوٹھا لاؤ وہ فرشتہ خاک اُٹھا لاتا ہے اور
نطفہ جو اوس کے وجود اور ہستی کا مادہ ہے اسپر وہ خاک
ڈالدیتا ہے اور وہ بچہ نطفہ اور مٹی سے پیدا ہوتا ہی یہہ جناب
مٹی اور نطفہ دونون سے خلقت ہونے کو یون ثابت کرتے ہین
ناظرین ہماری خاک مین اور بہی کیا کیا صفتین ہین معلوم کرین جناب
آدم علیہ السلام سے لیکر یہان تک کیا کیا آوارگیان پیش آئین
ہماری گرد کہان کہان نہین پہنچی کہین تو سرمہ کے ساتھ ملکر اہل بصر کی
آنکہون مین لگتی ہے اور کہین ہوا کے ساتھ ملکر پانی سے جا ملتی

اور بادشاہون کے پیٹ مین آتی ہے اور کبھی غبار بنکر جواہر
ساتھ تلتی ہے اور کبھی غلاظت اور فضلات اور کہاد کے ساتھ
ملکر کہیت مین گرتی ہے اور اسی مضمون کے چند اشعار یہان تحریر کرنا
مناسب معلوم ہوا۔

مثنوی

ناز و نعمت سے پالتے ہین جسے
حال اوس جسم پاک کا سُنئے

دلپہ چھائی تھی میرے غم کی گھٹا
کر رہا تھا مین ایک روز بکا

پوچھا احباب نے ہی کس کا غم
کیون یہہ زاری ہی آج کیا ہی الم

مین کہا مجھکو دُور جانا ہے
جس سفر کا نہ کچھ ٹھکانا ہے

یون تو لاکھون ہی کوس ہی وہ محل
گور ہے جسکی منزلِ اوّل

حال آگے کا کیا کہے بیتاب
اسی منزل کے ڈر سے دل ہی کباب

لحدستان طرف گیا تھا نکل
بیکسی دیکھکر ہے دل بیکل

میرا حال اور وہان کا حال ہی اور
دوستو اسکو سُن کے کیجیے غور

دہوپ ہی وہان طپش ہی اور گرمی
نہین برداشت مجھکو گرمی کی

ایکدن وان ضرور ہے جانا
چھوڑتی ہی نہین کسیکو قضا

پرخطر لق و دق ہی وہ صحرا
ڈرتا ویرانے سے ہی دل میرا

یہان بجز توشک آتا خواب تھا ‏ اس مصیبت مین حال کیا ہو گا
اوڑھتے منہ پہ ہین رضائی کبھی ‏ جان گھبرائی جاتی ہے اپنی
قبر مین ہوتی ہی بڑی تنگی ‏ تنگ جا مجھکو خوش نہین آتی
کنکرون کی زمین کا ہے بستر ‏ پاٹتے ہین سلون کو سینے پر
چوطرف سے وہان ہی بند ہوا ‏ کسطرح سونا ہو گا ایسی جا
بے چراغ آتا ہے نہ مجھکو خواب ‏ اُس اندھیرے مین کیون رہے بیتاب
سانپ بچھو مکوڑے کیڑے تمام ‏ رہتے ہین وان رہیگا کیون آرام
دہوپ سے قبرین تپتی ہین ساری ‏ وان کرے کون کسکی غمخواری
دور کیونکر اثر ہو گرمی کا ‏ خاک کا بھی جہان نہو پنکھا
اور کثرت سے جبکہ مینہ برسے ‏ قبرین بھرتی ہین ساری پانی سے
نعش کیچڑ مین ہو دے بوسیدہ ‏ گلنے سڑنے سوا نہین چارہ
دوست ہمسایہ وان جو ڈھونڈو تمہین ‏ لاشون سے سب بھری ہوی ہی زمین
شہر خاموشان ہی جو بستی ہے ‏ بیکسی قبرون پر برستی ہے
حسرتون والے سارے سوتے ہین ‏ یاد کر اپنا حال روتے ہین
مال و زر کی کسیکو تھی ارمان ‏ آل و اولاد کا کوئی خواہان

کوئی عاشق کسی پری رو کا — کوئی زلف دوتا کا ہی گشتہ

تھا حسین کوئی کوئی تھا گلرو — رشک سنبل کسیکے تھے گیسو

تھے کسی گل کے چاند سے رخسار — جان دیتے تھے لاکھون عاشق زار

چاند شرماتا جنکے مکھڑون سے — منہ کفن مین لپیٹے ہین سوتے

جنکی ہمہ لکی ہے نہ جاہی ہے — قبر تاریک سے تباہی ہے

کرّو فر ہے نہ حشمت و دولت — یاس ہی اور الم ہی اور حسرت

جس طرف سنئے ہی صدا آئے بکا — حسرتا وامصیبتا کی صدا

عمل بد پر اپنے ہو ناشاد — حقتعالی سے کرتے ہین فریاد

بہیج دنیا مین پہر ای ربّ غفور — اب نہو گا عبادتون مین قصور

حال انکا تھا جو بیان کیا — جنکا پردہ ابہی نہ فاش ہوا

جنکے سالم ہین سنگ بست مزار — حال اندر کا جانے وہ ستار

خستگی دیکھ توٹی قبرون کی — وحشت قلب ہو گئی دونی

نہ کفن ہے نہ لاش ہے اندر — ریزہ ریزہ ہین ہڈیان گہل کر

کوئی جا استخوان بہی باقی ہین — خاک ہی حسرتون بہری غمگین

کوئی جا خاک بہی نہ آئی نظر — لیگئی ہے ہوا اڑا کے کدہر

بعض قبرون کی مٹی سے بنکے غبار | اڑ رہی ہے ہوا مین لیل و نہار
کوئی مکے مین جا غبار بنی | گرد کوئی بنی مدینے کی
کوئی دریا مین پانی سے ملکر | موجون مین پہنچی جا کنارون پر
شہر مین کوئی کوئی جنگل مین | کوئی پانی مین کوئی دلدل مین
گھر بنے توٹ کر ہزارون مزار | ہل پہرا لاکھون قبرون پر کئی بار
کہین اس خاک سے بنے دیوار | کہین برتن بنائے اس سے کمہار
کوئی کاسہ بنا ہے سائل کا | کوئی ہی آبدست کا لوٹا
دیو کی شکل مین بنا کوئی | مندرون مین بٹھا کے پوجا کی
کہین اطفال کا کھلونا ہے | آدمی کیا ہے اک تماشہ ہی
عود سوز اور کوئی عنبر سوز | ہانڈی بنکر کوئی جلے ہر روز
ہاتھ جنکے حنائی تھے گورے | اوگی مہندی بھی اونکی مٹی سے
کسی مٹی سے پھولا لالہ زار | کی یہہ بلبل سے پر الم تکرار

غزل

بلبل جو مین گل بنکے گلستان مین کھلا ہون | عشاق کی مٹی ہون گرفتار بلا ہون
کل خاک تھا اک لاش کی گل پیرہن ہون وہی خاک | گو آج مہکتا ہوا گلشن مین کھلا ہون

کبھی تھا کہ لاش کی بیکسی پر رو دیا — گر سچ کسی آج پرندہ کا بنا ہوں
کبھی تھا کہ تھا اک توپ کی گولی سے اڑتا — وہی پنچھی کہ آج میں سہرے میں گندھا ہوں
کبھی تھا کہ تھا اک نعش کی گٹھڑی ہو رہا — ہو رہا کھلے آج کسی مینہ کے پڑا ہوں
کبھی تھا کہ تھا اک لاش کا بستر ہوا — گر آج کسی نعش کی چادر میں بنا ہوں
تھے پیالہ میں یہ بوسہ عروس پہ سر دھنا — جس روشنی میں خود گل جیسا رہا ہوں
اک وقت میں سبب شگفتہ ان تھا کسی کا — تھا اور سے کچھ اور تو کچھ اور ہوا ہوں
اک وقت میں تھا گیسوئے مشکین دلارام — اس وقت سے گو اوس میں کم پایہ سوا ہوں
نخچیر صید شکے زمانہ کو پھنسایا — گو آج یہاں آن کے مٹی میں پھنسا ہوں
بالا سر انگشت انا الحق حقیقت — گلزار میں گر آج میں سنا خیز پڑا ہوں
گزرا ہے آپ آپ کی صورت میں نکلا — در راہ ان میں قطرات سبھی بن کے گرا ہوں
حسرت چرخ کے ... کے ... — اب گرچہ میں سائے کو بھی پابند ہوا ہوں
اک وقت کا گزراں ہوں اک وقت کا سایا — اک وقت کا سرسبز ہوں تو اک دن کا حباب
میرا یہ معما کوئی بتلا نہیں سکتا — پہلے تو میں کیا چیز پھر آخر کو میں کیا ہوں

ناز سے چلتے ہیں زمیں پر ہم — کچھ خبر ہے کہ کیا ہے زیر قدم
ہیں یہ چھین آنکھیں نازنینوں کی — جس پہ عاشق تھے مرتے لاکھوں ہی

گلرخون کے ہزارون ہین رخسار | مرتے تھے جنکو دیکھہ عاشق زار
رنگ مٹی کا سرخ ہی جو عیان | ہی خمیر اوس مین خون مظلومان
آرزومندون کے دل غمناک | دیدۂ انتظار کی ہے یہہ خاک
عالم اور حافظون کے سینے ہین | علم توحید کے خزینے ہین
دیکھو مٹی کرو نہ اسکو خیال | لاکھون عشاق کے ہین دل پامال
کنولے کنولے تر کی مٹی ہے | دل جلون کے جگر کی مٹی ہے
سب غریب و امیر شاہ و گدا | خاک بنکر پڑے ہین ہر ہر جا
جب بھی تقدیر لینے دے آرام | اڑتی ہے پھرتی ہے لیکے صبح و شام
دام عشاق جنکی کاکل تھی | ٹھوکرون مین ہی آج خاک انکی
لعل لب ہین یہہ نازنینون کے | دُر دندان ہین یہہ حسینون کے
بس کر ای دستگیر چھوڑ اسے | فاش مت کر یہہ پردہ رہنے دے

سے پہلے ہم لکھ چکے ہین کہ گنا اس سے شکر اپنے مین لیتا ہے اور بچھناگ زہر اسی مین سے اپنے مین لیتا ہے اقسام کے رنگ زمین مین ہین اور بہت قسم کے پھول زمین سے ایسے رنگ اپنے مین لیتے ہین کہ اون سے رنگریز رنگ کا کام نکالتے اور پچاس ہزار

پھولون کے اندر کے باریک ریشون سے زعفران جمع کی جاتی ہے جو کئی قسم کے الوان نعمت ہی اور دواؤن کے بھی رنگ دینے کے کام آتی ہے۔ اور خوشبو کے پھول زمین سے خوشبو اپنے مین لیتے اور عطار اون سے عطر نکالتے ہین۔ نیم اور چرایتہ وغیرہ تلخی زمین سے اپنے مین جذب کرتے ہین اور انسان کے لئے دوا ہی املتاس اور بیخ جلاپہ حب سلاطین وغیرہ کے درخت جلاب کا اثر زمین سے اپنے مین لیتے ہین اور اطبا ان سے مسہل کا کام لیتے اور طرح طرح کے میوون کے درخت زمین سے اقسام کے ذایقہ اپنے مین لیتے اور وہ ذایقے اون میوون کے کہانے سے انسان کو حاصل ہوتے فلزات سونا چاندی لوہا پیتل فولاد۔ جس تانبا کتھیل وغیرہ اشیای معدنی تمام زمین سے نکلتے اور لعل یاقوت نیلم پکراج یشب فیروزہ بلور وغیرہ سب زمین سے نکالے جاتے اور بعض اشیا زمین مین کیمیائی تبدیل ہوکر صورت بدلتے ہین جیسے پارہ سے شنجرف بنتا ہے۔ سالہا سال سے انسان ہر شئے کی دریافت مین متوجہ ہین

اور جان چکے تھے کہ ہم صرف دنیا کی ہر شے سے واقف ہو چکے
تھے یہہ ارشاد ہوا ہے سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا
مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ○ اس سے
ظاہر ہے کہ ابھی بہت پوشیدہ ہین حقتعالی کلام پاک مین ارشاد
فرماتا ہے يُبَدِّلُ اللهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ○ یعنے جو مومن اچھے
کام کرتے ہین اللہ تعالی بدلڈالتا ہے برائیان انکی بھلائیون سے
اسکا نمونہ یہان موجود ہے یہہ تو جانتے ہین جب گھوڑون کا
فضلہ یعنے آخر بھینسون کو بکثرت کھلاتے تھوڑے عرصہ مین
وہ آخر بدلکر دودہ بنجاتا پہلے ناپاک تھا اب پاک ہوگیا۔ بھاجی
ترکاری خربزے وغیرہ چرکین مین بوتے اوس چرکین کے
عناصر اوس مین آکر روئیدگی ہوئی اور وہ انسانون کے کھانے
مین آئی یہہ اول نجس شئے تھی اب پاک ہوگئی۔ جتنے حلال چارپایہ
اور پرند چرکین کھاتے وہ جزو بدن ہوکر اوسکا گوشت بنتا
اور انسان وہ گوشت کھاتا اونٹ کے پیشاب اور مینگنیون سے
اور انسانون کے فضلہ سے نوساگر بنایا جاتا اور وہ انسان کے

کھانے مین آتا - جب یہہ طاقت بکار آمد نہین ہے تو پھر جام وغیرہ
سبوؤن کے درختون کے جڑ ہین کہود کر زمین مین مرتے ہوے
گھونس وغیرہ کیون دیتے ہم اسپر جناب مولانا کی معتبر مثال بیان
کرتے ہین قولہ تعالی کل شئ حی من الماء جب ہم نے بدء الخلق کا حال
لکھا انکا سبب حیات جو باران ہے اوسکا ذکر یہان ضرور تھا - زمین
اور نبات وحیوان کا زندہ ہونا اسیکا باعث ہی - بارش کے مقدمہ
مین جو آیات قرآنی ہین نافہمی سے فلاسفہ اسکے منکر ہین - وہ یہہ
کہتے ہین اچھا اور غلیظ اور نجس پانی اور بول اور اموات کے
سڑاوٹ کے رطوبات انجرات بنکر آفتاب کی حرارت سے اڑتے
ہین - لاش کا حال یہہ ہے اگر ایک پلہ وزن اوسکا ہوا اور اوسکو
چند ماہ خشک کرین تو تخمیناً پانچ سیر خشک مادہ باقی رہجائیگا اور باقی
رطوبات گرمی سے اڑہ جائینگے کلہم انجرات مذکور آخر ایک حد معین
تک پہنچکر سرد ہوا سے ملنے کے بسبب پھر قطرات بنکر ٹپک جاتے
اسیکو بارش کہتے ہین - اور وہ تمام نجاست دور ہوجاتی پانی
بارش کا پاک ہے اور اگر ایسا نہوتا قدیم پانی باقی رہکر بنا ہر سال

برساکرے تو دو سال مین دنیا ڈوب جایگی۔ اسکو اونہون نے
ایک زمانے کی عادت مقرر کی اور اس ترکیب کو سبب گردانا۔
اور دوسرے عام خاص کے دو فریق ہین ایک اہل فریق یہہ سمجھے
ہوے ہین کہ برسات ہر سال آسمانون سے سوراخ ہو کر برستا ہی
اسکا جواب فلاسفہ یہہ دیتے ہین بڑے بڑے پہاڑ جیسے ہمالیہ
شملہ نیلگری وغیرہ ان کی بلندی پہ کھڑے رہو دیکھو ابر نیچے بارش
برساتا ہے اور تم اوس کے اوپر کے پہاڑ پر کھڑے ہو اگر آسمان سے
بارش آتی تو پہلے تمپر برستی اور بعد نیچے برستی۔ علماے دین اور
صوفیہ محققین برابر اسکا فیصلہ کئے او فرماتے ہین کہ آسمان سے مراد بلندی
ہے یعنی بارش بلندی سے برستی اور مولانا بھی سماک یعنی بلندی
سے مراد لئے ہین اور ہر سال نجس پانی ابخرے بنکر برستا ہی
اور نجاست طہارت کے ساتھ بدلدیتا ہے۔ اور اوسپر بحر رحمت
کی تائید ہوتی وہ ترکیب جو بیان کی گئی وہ سبب ہی اور حقتعالی
اوسکا مسبب ہی حضرت مولانا مثنوی کے پانچوین دفتر مین فرماتے ہین

ابر بہر آن ببارد از سماک (بلندی ۱۲)	تا پلید انرا کند از خبث پاک (ناپاکی ۱۱)

آب چون پیکار کرد و شد نجس — تا چنان شد کاب را رد کرد حس
حق ببردش باز در بحر صواب — تا بشستش از کرم آن آب آب
سال دیگر آمد او دامن کشان — هی کجا بودی به دریای خوشان
من نجس زینجا شدم پاک آمدم — بستدم خلعت سوی خاک آمدم
هین بیایید ای پلیدان سوی من — که گرفت از خوی یزدان خوی من
در پذیرم جمله زشتیت را — چون ملک پاکی دهم عفریت را
چون شوم آلوده باز آنجا روم — سوی اصل اصل پاکیها شوم
دلق چرکین برکنم آنجا ز سر — خلعت پاکم دهد بار دگر
کار او اینست و کار من همین — عالم آرایست رب العالمین
گر نبودی این پلیدیهای ما — کی بدی این بارنامه آب را
کیسه‌های زر بدزدیده است او — میرود جویان مفلس مو بمو
تا بریزد بر گیاه رسته‌ای — تا بشوید روی هر نا شسته‌ای
تا بگیرد بر سر او حمال وار — کشتی بی دست و پا را در بحار
صد هزاران دارو اندر وی نهان — زانکه دارو زو برویید در جهان
جان هر دُرّ و دل هر دانه‌ای — میرود در جو چو داروخانه‌ای

زو یتیمان زمین را پرورش | تشنگان خاک را از وی خورش
چون نماند مایه اش تیره شود | همچو ما اندر زمین خیره شود
نالہ از باطن برآرد از خدا | آنچه دادی دادم و ماندم گدا
ریختم سرمایه بر پاک و پلید | ای شه سرمایه ده هل من مزید (اس سے زیادہ)
ابر را گوید ببر جای خوشش | هم تو خورشید آب بالا برکشش
راه ها ی مختلف می راندش | تا رساند سوی بحر بیحدش
خود غرض زین آب جان اولیاست | کو غسول تیرگیهای شماست

حقیقت مین بحر رحمت جو کہ ان ابخرات کو تائید دیکر پاک وطاہر
بناتا ہے اگر وہ بلندی پر لیجاکر اوسکی نجاست دور کرتا تو اوس نجاست
کے رہنے کی گنجایش اوپر کہان ہے اس لئے وہ بحر رحمت سبقت
فرما کر ہمین سے پاک وصاف کرکے ابر کے وساطت چار سو پہرا
کر جہان حکم رب ہو وہان برساتا ہے اور اوس پانی کی جو نجاست
تھی اوسکو زمین اپنے مین لے لیتی ہے کیونکہ زمین اوس کا بھی
ملجا وماوی ہے۔ پہر مولانا فرماتے ہین ؎ ای ز غفلت از سبب تو
بیخبر * بندۂ اسباب گشتستی تو خر * چشم بکشا و سبب را نگر * تا شوی

فارغ ز اسباب نظر ۞ یہ حقتعالی نے تبعیت اقسام کے مٹیون سے
انسان کی ابتدا کرنے کا ذکر قرآن شریف مین فرمایا ہے اپنے
اپنے قیاسون سے مفسرین نے یہ ٹھہرایا جس زمین سے آدم
علیہ السلام کے قالب کے بنانے کے لیئے خاک لائی گئی تھی اوسمین
تمام قسم کے مٹیان موجود تھین - دوسرون نے کہا ایسا نہین بلکہ
ایک ہی قسم کے خاک پر یہ تمام درجے طے کئے گئے یعنی وہ خاک
پہلے خشک تھی بعد اوسکے پانی لایا گیا تو کیچڑ بنا اوسکے بعد خمیر ہوا
اوسکے بعد خشک ہوئی پھر تو یہ خاک بطرح ہو گئی اور یہ نتیجے
جو ثبوت طلب ہم انسانون کی پیدائش سے بواسطہ نباتات کے دیا ہے
اسکی تفہیم آسان ہے کہ سب زمینون پر اور سب قسم کی مٹیون پر درخت
ہوتے ہین لیکن کیچڑ مین دھان اور ایکھ وغیرہ ہوتے ہین ریگڑ کی
کالی زمین مین گیہون اور چنا جوار وغیرہ ہوتے اور ہر قسم کے زمین پر
میوہ جات کے جھاڑ ہوتے شریفہ اور آم کے درخت سخت
زمین پر [illegible] پتھریلی زمین پر ہوتے ہین اور ایلمٹون اور [illegible] ان
کی [illegible] درخت ہوتے [illegible] پرورش مرطوب ہوا سے ہی

اسی پر مولانا فرماتے ہین آمدہ اوّل باقلیم جماد ٭ وازجمادی در نباتی اوفتاد ٭ اور بعض مفسرین جماد سے نطفہ مراد لیتے ہین اور نبات سے علقہ اور مضغہ مراد لیتے ہین۔ اس قیاس مین مولانا کی مثنوی کا مطلب فوت ہوجاتا ہے کس لئے کہ مولانا فرماتے ہین جب کسی شئی کا ایک مرتبہ سے دوسرے مرتبہ مین بدل ہوتا ہے تو اوس کا میلان پھر اپنے اصل کیطرف رہتا ہے جیسا کہ نبات کا میلان جماد جو اوسکا اصل ہے اوس کے طرف رہتا کہ کب مین اس ہستی موہوم سے رہائی پاؤن کہ پھر اپنی اصل جو جماد ہے اوس کے ساتھ واصل ہوجاؤن اور اسی دلیل کی تمثیل خارج مین بھی دیکھی جاتی ہے کہ درخت گر کر خشک ہوکر خاک ہوجاتے اور اگر نطفے کو جماد سمجھین علقہ اور مضغہ نبات ہے تو کیا علقہ کو آرزو تھی کہ مین فنا ہوکر پھر نطفہ بنجاؤن نہ تو یہہ نظیر کہین خارج مین پائی جاتی ہے اور نہ حسب فرمودہ مولانا سالہا سال انکو قیام ہے اور نہ انکو اقالیم سے تشبیہ دیجاسکتی ہے اور ایسی مثالون کے لکھنے کی مغز خراشی سے مولانا کو سلوک مین کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ اور وہ مفسرین یہہ بھی فرماتے ہین جنین کو عقل انسانی

عطا ہوسے تک درجۂ حیوانات مین سمجھا جاتا ہے پس عقل انسانی
عطا ہوی پر اوسکی کم بختی ہے کہ پہر حیوان بنجانے کے طرف میل
اوسکا رہے ۔ زمین ہر وقت کشش کرتی ہے کہ انسان کے جسم کے
اجزاے عنصری متفرق ہوجائین اور اسپنے مین شامل ہوجائین مگر
جان اسکی محافظ ہے اور اقسام کے علتین جسم مین حوادث زمانہ سے
پیدا ہوتے اون سے بھی جان بچاتی ہے اور جان چاہتی ہے کہ
جان جانان سے جاملے مگر اوسکو اجل مقرری تک قید خانہ تن کا
روک رکھتا ہے اور جب جان چلی جاتی ہے اسیوقت جسم مردہ کو
سڑانے والے اجزا سڑا دیتے ہین اور عناصر اپنے اپنے عنصری
کو کھینچکے اپنے مین ملا لیتے ہین ۔ دفتر سوم مین مولانا کیا فرماتے ہین

خاک گوید خاک تن را باز گرد	ترک جان گو سوی ما آ ہمچو درد
جنس مائی پیش ما اولیٰ تری	بہ کزان تن وا رہی وزین سو پری
گوید آری لیکہ من پابستہ ام	گرچہ ہمچون تو زہجران خستہ ام
تری تن را بجوید آبہا	کای تری باز آ ز غربت سوی ما
گرمی تن را ہمی خواہد اثیر	کہ زناری راہ اصل خویش گیر

گرمی آتش

هست هفتاد و دو علت در بدن
از کشش‌های عناصر بی‌رسن

علت آید تا بدن را بگسلد
تا عناصر همدگر را وا هلد

چار مرغ اند این عناصر بسته‌پا
مرگ و رنجوری و علت پا گشا

پای‌شان از همدگر چون باز کرد
مرغ هر عنصر یقین پرواز کرد

جذبهٔ این اصلها این فرعها
هر دمی رنجی نهد در جسم ما

تا که این ترکیبها را بر درد
مرغ هر جزوی باصل خود پرد

حکمت حق مانع آید زین عجل
جمع‌شان دارد بصحت تا اجل

گوید ای اجزا اجل مشهود نیست
پر زدن پیش از اجل‌تان سود نیست

چونکه هر جزوی بجوید اتفاق
چون بود جان غریب اندر فراق

جانِ جانِ جان را بخواند نیز هم
که بهای بند و زین سو نه قدم

چونکه جان را این ندا آید بگوش
ز اشتیاق حق رهد زین عقل و هوش

گوید ای اجزای پست فرشیم
غربت من تلخ‌تر من عرشیم

میل تن در سبزه و آب روان
زان بود که اصل او آمد از آن

میل جان اندر حیات و در حی است
زانکه جان لامکان اصل وی است

میل جان در حکمت است و در علوم
میل تن در باغ و راغ و در کروم

آدمی حیوان نباتی و جماد	هر مرادی عاشق هر بے مراد

از دفتر پنجم

ای مبدل کرده خاکی را بزر	خاک دیگر را نموده بو البشر
کار تو تبدیل اعیان و عطا	کار ما سهوست و نسیان و خطا
ایکه خاک شوره را تو نان کنی	ویکه نانِ مرده را تو جان کنی
ایکه خاک تیره را تو جان دهی	عقل و حس را روزی ایمان دهی
شکر از نے میوه از چوب آوری	از منی مرده بت خوب آوری
گل ز گل صفوت (برگزیدگی) ز دل پیدا کنی	پیه (چربی) را بخشی ضیاء و روشنی
می کنی جزو زمین را آسمان	می فزائی در زمین از اختران
قلب اعیانست اکسیر محیط	ائتلافِ خرقه تن بے مخیط (بغیر سیا ہوا)
تو از ان روزیکه در هست آمدی	آتشی یا خاک یا بادی بُدی
گر دران حالت ترا بودے بقا	کے رسیدے مر ترا این ارتقا (ترقی کرنا)
از مبدل هستیِ اول نماند	هستی دیگر بجاے او نشاند
همچنین تا صد هزاران هست ها	بعد یکدیگر دوم به ز ابتدا
آن مبدل بین وسایط را بمان	کز وسایط دور گردی ز اصل آن

این بقاہا از فناہا یافتی	از فنا پس رو چرا بر تافتی
زان فناہا چہ زیان بودت کہ تا	بر بقا چفسیدہ ای بے نوا
چون دوم از اولینت بہتر است	پس فنا جوی و مبدل را پرست
صد ہزاران حشر دیدی ای عنود	تا کنون ہر لحظہ از بدو وجود
از جمادی بے خبر سوی نما	وز نما سوی حیات و ابتلا
باز سوی عقل و تمیزات خوش	باز سوی خارج این پنج و شش

پروردگار عالم نے ہمین خاک سے بنایا ہے تو ننگ و عار کیا ہی خود جد امجد خاک سے بنے اور تمامی انبیا اور اولیا زمین مین تشریف لے گئے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم کا جسم اطہر مصلحت زمین کو سونپا گیا۔ اور زمین جو سبکی مادر اول ہے اسکی قدر جب معلوم ہوتی ہے کہ اسکے آغوش مین جاکر سوتے ہین اسکی خوشنودی پروردگار کی اطاعت مین ہی پھر اوس شخص کو بڑے آرام سے سلاتی ہے جو مطیع ہے اور نافرمانون کو اسمین ایسا فشار ہوتا ہے کہ ادہر کے پہسلیان ادہر نکل آتی ہین افسوس ہی کہ ہم اشرف المخلوقات کہلاتے تمام اشیا کو حقارت سے نظر کرنے لگے اوس خالق کی حکمت اور

صنعت کے طرف بہت کم لوگ ہین جو توجہ فرماتے ہون اس زمین
کے جدائیون کا حال نباتات سے پوچھنا چاہئے جیساکہ مولانا ارشاد
فرماتے ہین ؎ بشنو از نے چون حکایت می کند ٭ وز جدائیہا
شکایت می کند ٭ ترجمہ سنئے نَے سے یون حکایت کرتی ہے ٭ اور جدائی سے
شکایت کرتی ہے ٭ حضرات صوفیہ یہان نَے سے مراد عارف
کامل لیتے ہین کیونکہ یہہ حضرات ماسوء اللہ سے اپنے کو پاک رکھتے ہین
مگر مجازی معنی سے لغوی اور حقیقی معنی لین تو اس سے بھی وہ مراد نکل آتی
ہے یعنی نَے سے مراد یہی نکلا ہم نباتات ہین وہ جدا ہین اصل یعنی زمین
سے جدا ہوئے ہین اور اُسکی فارقت کی شکایت کرتے ہین ؎

کز نیستان تا مرا ببریدہ اند		از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند
ترجمہ جب سے کی ہی کاٹ کر بن سے جدا		جسکے منہہ لگتی ہے روتی ہے سدا

حاصل یہہ کہ نَے کہتی ہے مجھے جنگل سے کاٹ لاکر مجھ سے بجاتے ہین تو
میری آواز سے مرد و زن روتے ہین میری آواز سے پُر درد صدا
جو نکلتی ہے یہی ہے جو کہ مین اپنی جدائیون کی شکایت کرتی ہون ؎

سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق		تا بگویم شرح درد اشتیاق

یعنی اگر میرا محرم راز کوئی ملجاے تو شرح درد اشتیاق اوس سے بیان کرون

ہر کسے کو دور ماند از اصل خویش	باز جوید روزگار وصل خویش

ترجمہ میری اصل خاک ہی ہین اوسی اپنی اصل کو تلاش کرتی ہون جب میرا وقت آجائیگا تو فنا ہوکر اوس خاک سے جو میری اصل ہے جا ملونگی۔ صوفیہ فرماتے ہین اصل تو ذات باری ہے نَے اپنا اصل خاک کو کیسے ٹھہراتی ہے اسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ تو انسان ذوی العقول کا کام ہے یہہ نَے ذوی العقول سے ہنین ہے فقط انسان جو ذوی العقول کی فرد کامل ہی اوسکو اس تمثیل سے عبرت لینا مدعا ہے

آنچہ نَے میگوید اندرین دو باب	فاش گر گویم جہان گردد خراب

مولانا خود عارف کامل ہین کیون ہنین ارشاد فرماتے کہ مین جو باتین بیان کرتا ہون اگر کہلے کہلے بیان کرون تو جہان خراب ہوجائیگی پھر نَے کے طرف کیون اشارہ فرماتے ہین اب معلوم کرنا چاہیے نَے دو باب بیان کرتی ہے ایک باب تو یہہ ہے کہ وہ کہتی ہے اگر میری اصل کو دیکھو تو جماد سے ہے اور جماد کی اصل امثال ارواح اسما واحدیت سے لیکر وحدت احدیت آخر ذات بحت تک ہین منتہی ہوتا ہے

یہہ معلوم ہو جاسے تو بہت سے ہمہ اوست کے دعویٰ جو حقیقتاً صرف نہ رکہینگے۔ اور دوسرا باب یہہ ہے کہ انسان مجہہ سے دو طور سے پیدا کئے گئے ایک طور بواسطہ اور ایک طور بلاواسطہ۔ بلاواسطہ اسطرح پیدا کئے جاتے ہین کہ جہان کسی نے میرے برگ دشمراء سیری شیرنی کہالی وہ ہضم ہوی اور اوسکا خون بنگیا اور اوس خون سے نطفہ بنا اوس نطفہ سے بچہ بنتا اور بواسطہ اسطرح پیدا کئے جاتے ہین کہ جب مجہے حیوان نے کہالیا اور ہضم ہوکر اوس سے خون کی تولید ہوئی تو اوس سے گوشت وغیرہ بنتے ہین اور اسکو انسان نے کہالیا اور اوس کے ہضم کے بعد خون بنتا اور خون سے نطفہ بنتا اور اوس نطفہ سے بچہ بنتا ہے۔ اس لئے وہ کہتی ہے اگر اسکو کہلا ہوا بیان کرون تو عوام ناسمجہی کے باعث خراب ہو جاوینگے اور اوس پروردگار کی خالقیت کے قائل نہ رہکر اسی ہی کو فاعل حقیقی سمجہینگے اور ہمارے اس بیان سے وحدة الوجود کا مسئلہ بھی صاف سمجہہ مین آسکتا ہے بقول جامی علیہ الرحمہ ہر شعر وہی ہے

بیت

بخدا غیر خدا در دو جہان چیزے نیست | کہ بجز وہم وگمان نام ونشان چیزی

نادر کہتا ہے ؎ غیرتش غیر در جہان نگذاشت * لاجرم عین جملہ اشیا شدہ
مولانا ؎ ہمچو نی زہرے و تریاقی کہ دید * ہمچو نی دمساز و مشتاقی کہ دید
زمین ہا سے زہروں کو اپنے بنا لیتی ہے جس سے زہر دار جانور
مثل سانپ کے نکلتے ہیں اور تریاق زمین سے ہی نکلاتی ہے جیسا
کل عالم فیضیاب ہے۔ پس معلوم ہوا دنیا میں کوئی شے بیکار نہیں ہے

نباتات کا بیان

یہ انسان کی مادر دوم ہے حضرت انسان اس اقلیم میں بھی سالہا سال
رہکر آئے ہیں اور اس اقلیم کا بھی دنیا میں بڑا پھیلاؤ ہے۔ مولانا
فرماتے ہیں ؎ سالہا اندر نباتی عمر کرد * از جمادی یاد ناورد از
نبرد * از روے حکمت کے نص قرآن سے ثابت ہے کہ نباتات بھی
زوج زوج ہیں پھول سے نر کا مادہ اوس مقام پر گرتا ہے جو بمقام
بمنزلہ اناث کے ہے دونوں مادے ذکور اور اناث کے ملنے
سے ثمر ملتا اور پیدا ہوتا ہے دونوں ایک ہی درخت میں ہوا کرتے ہیں
اور بعض درخت نر مادہ الگ الگ بھی ہیں چنانچہ کھجور کا درخت نر
الگ مادہ الگ کبھی ایسا ہوتا ہے خربزے کے بن میں ہوا سے نر بھا

سے کے باریک نطفے مادہ جھاڑ کے اوس مقام پر جو بہاسے رحم سے کے
ہی گر جاکر ثمر پیدا ہوتے ہیں اور اکثر نشان نر کے پھول لاکر مادہ درخت
کے اوس مقام پر ڈالتے ہیں اور اس کام کو عرب کے لوگ خوب جانتے ہیں
اور اگر کوئی مادہ درخت اکیلا ہے تو چھوٹے کھجور لگینگے مستی کے سبب
ور اور اقسام نباتات کے بے انتہا ہیں ثمر ہونے کے الگ ہیں
پہلیاں ہونے کے جدا زمین میں گرنے سے ہونے کے الگ ڈالی
لگانے سے درخت ہونے کے الگ خود بخود اونکا پیدا ہونے کے بیج
ہونے کے الگ پتے زمین میں لگانے سے جھاڑ ہونے کے
الگ ہر ہر نوع کے درخت کے خاندان الگ پیدا ہونے کے
الگ اور ہر ہر کے پھلنے پھولنے کے موسم مقرر ہیں اور ثمر ہندی
کے درخت کے پتے ہاتھ لگانے سے سمٹ جاتے اور درخت
بھی شبکو سوتے ہیں چنانچہ پیپل کے پتے شب کا وقت ایسے ہو جاتے
ہیں اور سورج کا پھول آفتاب کے رخ پر پلٹتا۔ بڑے بڑے جھاڑوں
کے جڑ ہیں بڑی بڑی دور جاکر اپنی پرورش کا مادہ زمین سے
جذب کرتے ہیں پتے جھاڑوں کے تنفس کے لئے ہیں اور

جہاڑ و آکر صاف کرتے ہین حیوان اور انسان کے تنفس کی ہوا
فاسد جہاڑون کے لئے غذا ہے شبکے وقت جہاڑون کو تنفس
ہوتا اور اوس سمی تنفس کی ہوا ہمارے لئے مضرت بخش ہے
اسی لئے حکما کہتے ہین شبکے وقت جہاڑون کے نیچے نہ سونا
اور جہاڑون سے غلے سے گہانس سے جو جو فائدے حیوان اور
انسان حاصل کرتے ظاہر ہے اون کے بیان کی چندان حاجت
نہین۔ اوسی حکیم نے نبات کے انواع کو کس کس حکمت سے زمین
پر پہیلایا ہے ان کے تخم ہوا کے وسیلہ سے اور بعض تخم کو ملکے
ملکے پر لگاکر اور بعض تخم پر روئی کیطرح باریک ریشے جنکو بدیان
کہتے لگاکر ہوا کے ذریعہ سے کوسون اڑاکر پہنچا دیتا ہے وہ تخم
وہان جاکر روئیدگی کرتے ہین۔ بعض ثمر بہائم کہاکر دوسری جاپر
جاکر فضلہ ڈالتے اوس سے نبات کی روئیدگی ہوتی اور بعض پرند ثمر کہاکر
اونچے اونچے عمارتون اور بلند درختون پر بیٹہاکرتے وہان وہ
درخت پیدا ہوتے اونکا میوہ پرند کہاتے وہ پرند انسان کی غذا
ہوکر اوس سے نطفہ بنتا۔ پہر اوس نطفہ سے بچہ بنتا ہے۔

مخفی نرہے بعض وقت انسان کی بنیاد بغیر وسیلہ نبات کے بھی ہوتی ہے۔ قولہ تعالیٰ اَللّٰہُ یَخۡلُقُ مَا یَشَآءُ وہ جیسا چاہتاہے پیدا کرتاہے اسیر خیال کیا چاہیئے یعنی اقسام کرم کیچوے وغیرہ زمین سے بغیر وسیلہ نبات کے اپنی غذا کرتے اور مٹی کے عناصر اونمین آجاتے اور اوس کیچوے کو مچھلی کہاتی اور اوس مچھلی کو آبی جانور مرغابی بگلہ وغیرہ کہاتے پھر اوس پرند کا گوشت انسان کے کہانے مین آتا پھر اوسکا خون بنکر اوس خون سے نطفہ بنتا اسمین نبات کا واسطہ نہین رہتا علیٰ ہذا تیتر بٹیر وغیرہ دیمک سے پرورش پاکر انسان کے کہانے مین آتے ہین اس سے نطفہ بنتا۔

حیوانات کا بیان

اس اقلیم مین بھی انسان سیر کرکے آتے ہین بقول مولانا ؏

وز نباتی چون بحیوان اوفتاد		تا مدش حال نباتی ہیچ یاد

حیوانات کے اقسام بہت ہین حشرات الارض سے لیکر پرند بہایم درند وغیرہ ہزارہا قسم ہین ابتک حکمانے پرندون کے پانچہزار قسم ثابت کئے ہین جو جانور بچے دینے والے ہین اونکا تنفس ہوا کا ہے اور اونکی حرارت عزیزی گرم ہے اور اون کے دلمین

چہار خانے ہین پوشش ان کے جسم کی بالون سے اور مسکن انکا
زمین سے ہے۔ اور پرندا انڈے دیتے اونکا تنفس ہوا گا اور حرارت
غریزی گرم ہے ان کے دل مین بھی چار خانے ہین ان کے
جسم کی پوشش پرونکی ہی اور رہنے کا مقام ہوا ہین یعنے درختون پر
تیسری قسم وہ ہین جو انڈے دیتے ہین جیسے مینڈک سانپ وغیرہ
ان کے دل مین تین خانے ہین حرارت غریزی سرد ہے تنفس
ہوا سے پوشش انکی جسم مین کہپلیان اور بعض مین نہین۔ چوتھے
پانی مین رہنے والے یعنی مچھلیان وغیرہ انکا تنفس پانی سے ہی
ان کے دل مین دو جوف ہین انکی حرارت غریزی سرد اور جسم
کی پوشش کہپلیون سے ہی۔ حیوانی اشیا سے اکثر انسانون کے
کھانے مین آتی ہی سو معلوم کیا چاہیئے گوشت۔ کلیجی۔ پہیپڑا۔ دل
بہیجہ۔ سر۔ پاے۔ گردے۔ کہیری۔ اوجھڑی۔ اور گھی دودہ بالائی
مسکہ۔ انڈے۔ مچھلی جھینگے وغیرہ۔ اور قوم نصرانی کے یہان مینڈک
گھونگے۔ سیپیان۔ کوڑیان وغیرہ کلھم جاندار جانور کہانا درست ہی الغرض
انہین اشیا کے ہضم سے خون بنکر اوس خون سے نطفہ بنتا ہے۔

انسان کا بیان

جب ہم قالب حیوان سے انسان میں آئے بقول مولانا

بازاز حیوان سوئے انسانیش		می کشید آن خالقے کہ دانیش

صفت انسان کی یہہ ہے کہ یہہ انسان اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے اور فرشتوں کا مسجود جسکی شان میں حق تعالیٰ نے وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ آدَمَ فرمایا ترجمہ البتہ بنی آدم کو ہم نے عزت دی۔ ذات میں جسم میں صورت میں اوصاف میں علم میں کل مخلوقات پر عزت دی اور حدیث نبوی میں اسکی نسبت مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ آیا ہے۔ اس حدیث پر صوفیہ کا اتفاق ہے کہ جس نے اپنے نفس کو پہچانا واقعی اوس نے اپنے رب کو پہچانا۔ اس مضمون کو تفصیل سے بیان کرنے کا موقع اس کتاب میں نہیں اور انسان اشرف المخلوقات بھی کہلایا اس میں علمائے ظواہر اسکی علمی شرافت اور معرفت بیان فرماتے ہیں۔ اور صوفیہ اوسکی معرفت حقیقی بیان فرماتے ہیں یہان حکیمانہ طور سے اسکی شرافت بیان کی جاتی ہے۔ انسان کا استقامت القامت ہی اور اس استادہ قد کا

شرف حقتعالی نے سوا سے انسان کے اور کسی حیوان کو نہین دیا
ایک تو یہہ کہ بہایم درندے شیر وغیرہ انسان سے نہایت دبتے
سے ڈرتے اور بہاگتے اور اکثر اسپر حملہ نہین کرتے ہین۔ دوم
انسان کے دو ہاتھ ہین دو پانو ہین اور دوسرے حیوانون کے
چارون پاؤن ہین انسان کا کام دو پاؤن سے نکلتا ہے اور
دو ہاتھ سے تمام دنیاوی کاروبار کرتا ہے اور تمام صنعتین
بھی دو ہاتھ سے ہوتے ہین۔ تیسرا یہہ کہ انسان بے ہتھیار ہے
اور تمام حیوانون ہین کسیکو سینگ ہین کسیکو ناخن کسیکو دانت
دوسرے پر ضرب کرنے کے لئے اور اپنی حفاظت و نگرانی کیلئے
ہین اور انسان بے ہتہیار ہے لیکن آلہ عقل کے سبب سے
حیوانات پر غالب آتا ہے چوتھا انسان کا پوست نرم ہے اسلئے
اسکو سردی اور گرمی اور بارش اور دہوپ وغیرہ کی برداشت
نہین ہوتی اور دوسرے حیوانات کے پوست سخت ہین اور اکثر کو
بال ہوتے ہین اس سبب سے انکو سب موسمون کی برداشت
ہی اور سبب حقتعالی جل شانہٗ عقل عنایت کرنے کے انسان اقسام

لباس وغیرہ سے اپنے جسم کا بچاو کر لیتا ہے پانچوان یہہ کہ انسان
کی بصارت دوسرے پرندون سے تیز نہین گر عینک اور
دوربین کے ذریعہ سے اپنر غالب آتا اور اوس کے ابصارت
مین جو چہہ باتین امتیاز کی رکہی گئی ہین وہ ہمارے حیوانون کو کہان
نصیب - چہٹا یہہ کہ انسان مین چہرے کا حصہ کم ہے اور حیوانات
مین زیادہ ہے جیسا شیر کی آنکہون تک ہوتے اور ناک اور
منہہ اور جبڑا وغیرہ بڑے ہوتے اور سر چہوٹا ہوتا ہے
اور انسان مین چہرے سے سر بڑا ہوتا جس مین دماغی قوتین
رہتین - ساتوان یہہ کہ انسان کا چہرہ کہوپری کے نیچے ہے
اور حیوان مین روبرو رہتا اس لئے کہ اس مین عقل انسانی ہے
اور وہ انسان کے دماغ سے تعلق رکہتی غرض اس قسم کے تمام
بیان حکمت سے متعلق ہین اس کتاب مین اس کے تفصیل کی گنجایش
نہین - جو لوگ نجس نطفہ سے اپنی بنیاد سمجہتے اونکی فہم
خالق ارض وسموات نے عرش و کرسی لوح و قلم حور و غلمان ملائکہ
وغیرہ نوری خلقت پیدا کی اور اپنے کلام مقدس مین کہین اپنی

پیدا کرنے کی شان ان الفاظ سے بہین فرمائی ہیسا کہ اس خاک
کے پتلے کو بنا کر ارشاد فرمایا فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ
پس ایسی حسین اور اشرف خلقت اپنے اصل کو جو نطفے سے ہی
نجس سمجھین اور اپنی پرورش خون حیض سے تصور کرین جو نجس ہے
یہہ بہت ہی افسوس کا مقام ہے اور یہہ بھی ظاہر ہے جسکی اصل
نجس ہو وہ پھر کسی طرح سے پاک نہین ہوسکتا اور اگر یہہ بات
کوئی شخص اپنی کسر نفسی کے سبب سے کہتا ہے تو وہ بھی بری
ہے کس لئے کہ ناکارہ کمتر عاجز خاکسار عاصی گنہگار جو چاہے
آدمی اپنے کو کہہ لے مگر باوجود حق تعالی کے پاک پیدا کرنے کے
اپنے کو نجس کہہ لینا محض کفران نعمت ہے ۔ اور اوس ربُّ
العزّت نے تمام قران شریف مین کہین نجس ارشاد نفرمایا فقط
ماءِ مہین فرمایا ہی مہین ایک چھوٹی باریک اور حقیر شئے کو
کہتے ہین کس لئے کہ نطفے کی مقدار بہت ہی چھوٹی ہی نطفے کی
طہارت اور خون حیض سے بچہ پرورش نہونے کا بیان
آگے آئیگا ۔

نطفہ کا بیان

پہلے تو ارشاد الٰہی ہوا کہ آدمی کی ابتدا مٹی سے ہی جسکا مختصر بیان
کیا گیا۔ اس کے بعد فرمایا پھر ابتدا نطفہ سے ہے اس لیے
نطفہ کا حال معلوم کیا چاہیے کہ نطفہ کہان سے
آتا ہے غذا سے خون پیدا ہو کر اوس خون سے نطفہ بنتا
ہے مگر نطفہ کس جگہ بنتا اور اوس کے بننے کی روکیسی اور عورت
کے رحم مین کیونکر پہنچتا ہے اسکو فہم مین لانا چاہیے۔ اور اس
بیان کے سمجھنے مین غور و تامل چاہیے جب کہین سمجھہ مین آئیگا
اور یہہ بات آیت قرآنی کے مطابق ہے قوله تعالی مِنْ مَاءٍ
دَافِقٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبْ۔ اس آیت
شریف مین فقہا سے مباحثے رہے مگر اب تک شکوک باقی ہین
فقہا انسان کی قیاسی تشریح پر تفاسیر وغیرہ مین لکھتے ہین مرد
کی منی اوس کے صلب کی ہڈیون کے سوراخ سے احلیل کی راہ
سے خارج ہوتی ہے اور عورت کی منی ترائب یعنی عورت کے
سینے کی ہڈی کے سوراخ سے رحم مین پہونچکر وہان مرد کے

منی سے ملکر حمل قرار پاتا ہے۔ لکھا ہے قدیم جمہور نے جنہوں نے
تشریح پر ہی تکیہ کی وہ تو اس کے قایل تھے اور جنہوں نے تحقیقات
سے تشریح کو جانچا تھا وہ تب بھی اعتراض کرتے تھے چنانچہ
قدیم تفاسیر مین اسکا ذکر ہے۔ اور لکھا ہے حال کے تئے ہین لاکھون
مردے پھیر کر دیکھے اور زندون کو بھی موقع پر چیر کر دیکھا جاتا ہے
نہ کسی مرد کے صلب کی استخوان مین منی گذرنے کا راستہ نظر آیا
اور نہ کسی عورت کے سینے کی ہڈی مین کہین سوراخ نظر آیا ہے
آنکھون سے بھی دیکھا اور خوردبینون کے ذریعہ سے بھی تلاش
کیا حالانکہ اندنون وہ باریک خردبین جو بعض مشہور ملکون
مین ہین جو پانی کے ایک قطرے مین پچاس کروڑ کیڑے جن سے
نظر آتے ہین کیا وہ نالیان اون سے بھی چھوٹی ہین جو نظر نہ آئین
اس عاجز نے جو کچھ منتخراشی کی ہے وہ ملاحظہ ہو پہلے تو مرد اور
عورت دونون کی اس مین شامل رہنے کی تخصیص نہین اگر صلب اور
ترائب دونون کی ضمیر فقط مرد ہی کی طرف راجع ہو تو کیا نہین ہو سکتا
اور کیا یہہ دونون باتین عورت پر ہی ہون تو غیر ممکن ہے۔ اور مرد

کے صلب مین سے اور عورت کے ترایب مین سے ہونے کا معنی
کہان سے نکلتا ہے وہ تو بین کا لفظ ارشاد ہوتا ہے بین تو دو کے
درمیانی جگہہ کو کہتے ہین یعنے روم شام کے مابین یا دہلی آگرہ کے
مابین یا بلخ بخارا کے مابین اس لئے بعض علمانے اسکا ترجمہ بھی کیا ہے
کہ نکلتی ہے چھاتی اور پیٹھ کے درمیان سے۔ جیسا کہ حقتعالی دوسری
جگہہ ارشاد فرماتا ہے مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَائِغًا
لِلشَّارِبِينَ۔ یعنے گوبر اور خون کے درمیان مین سے دودھ
خالص مزیدار پینے والون کے لئے ہم نکالتے ہین۔
اور بعض مفسرین مثل صاحب تفسیر جمل اور صاحب تفسیر کبیر قائل ہین
صلب اور ترائب دونون مرد کے واسطے ہین۔ امام فخرالدین رازی
صاحب تفسیر کبیر نے بعد رد و قدح کے اسکا فیصلہ یہہ کیا ہی ترائب
تریب کی جمع ہے اور تریب اون باریک شعبۂ عصبی کا نام ہی جو صلب سے
نکلکر انثیین کی باریک نالیون مین آخر ہوتے وہ نالیان انثیین کے
پیچ در پیچ ایسے ہین کہ اگر اون کو ایک دوسرے سے لمبے جوڑین تو دو میل
سے زیادہ اکی درازی ہو جائیگی اور اُن نالیون مین وہ ترائب داخل

ہوتے ہین اس سے بھی ترائب عورت کے سینے کی ہڈی ثابت نہین ہوتی - اور وہ ہڈیان بھی جو مفسرین بیان کرتے ہین بعض تو سینے کے درمیانی ہڈی کا نام ترایب بتاتے اور بعض ہانس کی ہڈی کے نیچے دونون طرف کے استخوان بتاتے ہین - اور بعض مفسرین مثل ابوسعود آدمی کے خودسنی کے نالیون کو جوانثین مین ہین اُنہین کا نام ترایب لکھتے ہین -

تفسیر روح المعانی مین ملکی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے انسان کی آنکھین صلب دماغ دل جگر قلب ہاتھ پانون یہہ سب ترائب ہین اور اوسی تفسیر مین قتادہ اور خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہما سے حدیث ہی کہ ترایب عورت مرد دونون کو ہے - ابن جبیر فرماتے ہین ترایب اعصاب کے باریک شاخونکا نام ہے اس مختلف بیان سے وہ بات جو مرد کے صلب کے سوراخ سے اور عورت کی ترایب کی ہڈی کے سوراخ سے منی کا خارج ہونا بیان کیا جاتا ہے ثابت نہوا آخر اسکی پیدایش کے غدد وانثین ہی قرار پائے -

مرد کی منی کا بیان

مرد کے انثئین مین منی خون سے پیدا ہوتی احتلام یا ہمبستری کیوقت
آلہ تناسل کے سوراخ سے اخراج پاتی ہے اسکی ترکیب یہہ ہے
کہ مرد کے انثئین مین ہزارہا پیچیدہ نالیان ہین اور وہ نالیان آخر پہ
دو ٹکڑے تقسیم مین منقسم ہوکر عضو تناسل کے دونون بازو سے
کولہے کے استخوان پر سے سخت بافت مین سوراخ بناکر شکم کے
اندر داخل ہوتے یہہ وہی سوراخین ہین جن مین سے سن طفلی
مین تخم فوطہ اندر سے باہر نکلتے اور اگر وہ سوراخ تنگ رہا تو کوئی
ایک تخم اندر بھی رہجاتا ہے اور اگر یہہ سوراخ کودنے سے یا کسی
اور سبب سے کشادہ ہو جائیتو آنتین شکم سے باہر ہوکر تخم فوطہ پہ
آجاتین جسکو فتق کہتے ہین غرض وہ نالیان مثانہ کے پیچھے سے
نیچے اگرا حلیل یعنے مجاری بول مین دونو ظرف کہلتی اور اوس مقام
پر منی کے ٹھہراو کو دو غدود رہتے بطور خزانہ کے اور اون نالیان
کے منہہ پر دو ڈھاکن رہتے ضرورت کیوقت اون سے منی اخراج
پاتی اور پہر بند ہو جاتی اور ہر وقت کے شوق و ذوق اور عورتون

کے ساتھ اختلاط رکھنے سے خون کا رجوع اوس جا سے زیادہ
ہوتے ہوتے وہ سر پوش کھلے رہتے الیسون کو جریان منی کا عارضہ
ہو جاتا جو ایک مشہور مرض ہے۔ مرد کی منی کے ایک قطرہ مین
ہزارہا جاندار نطفے رہتے ہین اگر انکو آئینہ پر ڈالکر خردبین سے
دیکھین تو لاکھون ذی روح نطفے دوڑتے نظر آتے اور وہ اسی
حال مین چوبیس گھنٹہ تک زندہ رہ سکتے ہین اور اگر وہ منی باہر نکلے
اور عورت کے رحم مین جاوے تو اس سے بہت عرصہ زاید تک
زندہ رہتے ہین۔ مقدار انکی خشخاش کے دانے کا دسوان حصہ ہے
یہہ زندہ نطفے مرد کی منی مین بکثرت اس لئے رکھے گئے ہین کہ
یہہ بجائے تخم کے ہین جس زمین مین چاہے ڈالدئے جائین
تا نسل کی ترقی کا موجب ہو اور منی کو جسم سے گدگدا کر نکالنا اوس
شخص کے اختیار مین نہین ہے نالیون کی عضلاتی بافت کی اینٹھاو
سے وہ خودبخود اپنے زور سے کود کر نکلتی ہے اگر مرد کو دافق
کہین تو بھی بجا نہین کس لئے کہ مرد اوس فعل کا فاعل ہے جب وہ
فعل دفق اپنے تکمیل کو پہنچتا ہے اُس رجل فاعل سے بھی وہ رک

نہین سکتا۔ پس یہہ سبب اختیاری فعل ہے ورنہ مانند تو اسپر بھی یہہ
سے شئے بلا اوس شخص کے ارادہ کے خارج ہوتی ایسے صورت مین
مرد اسکا دافق نہین ہو سکتا۔ قوت عصبیہ البتہ ان مین قوت ہے مگر
بذاتہ یہہ بھی اپنی ذات سے اوس منی کو کہان اخراج کرسکتے اسکا حکم
عضلات پر ہے پس اس صورت مین اعصاب کو قوت دینے والے
رہے عضلات ان کا کام نالیون کے جو ابتدا سے انتہا تک مجاری
تک ہین اونکو اینٹھنا ہے البتہ یہہ دافق ہو سکتے ہین مگر انکا بھی
دفق کہانتک فقط فرج مین منی پہنچانے تک اور فرج سے فم رحم اور
سبیل اور رحم عنق رحم اور جوف رحم اور قاذفین ان تمام مقامون مین
بلا کسی تائید کے خود بخود وہ منی جسمین کہ زندہ جانور ہو جو دکہ پہنچتی ہے
اس صورت مین یہہ فعل دفق ذات منی سے متعلق رہا اور اس مقام
پر اسکو دافق کہین تو یہہ بھی ہو سکتا ہے اور اسی لئے قرآن شریف
مین ماءٍ دافق آیا ہے مفسرین دافق کو مفعول کی معنی مین مدفوق
کہتے ہین۔ اس مقام پر تہوڑا بیان عورت کی منی کا کرکے پہر
مرد کی منی کا حال لکہا جائیگا۔

عورت کی منی کا بیان

بعض مفسرین فرماتے ہین عورت کو منی ہوتی نہین دوسرے مفسرین کہتے ایسا کہنے سے حدیث کے خلاف ہوجایگا۔ عورت کی منی کے حال مین اگلون نے بہت قیاس لکھے۔ مین اس مین اعتراض کرکے جھگڑے نہین مول لیتا مین اونکی تحقیقات لکھتا ہون جنھون نے لاکھون مردے اور زندے چیرے اور کاٹ کاٹ کر تحقیق کئے۔ سمجھا چاہئے جیساکہ لکھتے ہین عِنْدَ شَهْوَةٍ بِلَا دِفْقٍ وَهُوَ فِي النِّسَاءِ اَكْثَرُ۔ یہی حال ہے عورات کی اندام نہانی مین مثل مردون کے مذی کے غدودون کے غدود ہوتے ہین ان سے ہمبستری کے وقت بہت یا تھوڑا پانی نکلتا ہے اسمین بھی انکا ایک حظ ہے اور انکی منی بھی یہی پانی ہے انکا انزال بھی یہی مائیت ہے اور مثل مرد کے خواب مین بعض عورات کو احتلام سا ہوکر وہی رطوبت خارج ہوتی ہیہ تمام مطالب موافق حدیث کے ہین اور موافق حکمت کے مگر انکی یہہ رطوبت جو کچھ خارج ہوتی ہے اسمین نطفہ بچہ بننے کا نہین رہتا کیونکہ اگر مثل مردون کے تخم کے عورتون

کر نطفے کثیر ہر وقت اوس رطوبت کیہہ شامل رہتے تو یہہ کہان
ہو یا کرتین یہہ تخم تمام بیکار رہجاتا اس سے لیے کہ یہہ فعل عبث ہے اور قدرت
بعید۔ کیونکہ اناث کے ارحام بمنزلہ زمین کے ہین اگر انمین مرد کا تخم
گرا تو وہ اپنا مادہ اسمین شریک کرکے مولکا اگاتی ہین۔ ایسا ہی ادنکا
دلیل یہہ ہے کہ حیض کے آنے کے دو تین دن پہلے اور حیض کے
غسل کے دو تین دن بعد حمل قرار پا سکتا ہے کیونکہ عورت کا بیضہ
اور دونون نالی قاذفین مین تیار رہتا ہے اوسوقت ہمبستری
ہو تو حمل ٹھہرتا اور پھر تمام مہینہ حمل ٹھہر نہین سکتا کیونکہ عورت کے
انثیین مین بیضے ناقص رہتے دیکھو اگر عورت کو منی ہوتی تو ہر وقت
حمل ہو سکتا۔ اور آیات قرآن سے بھی ایسا ہی مفہوم ہوتا ہے۔ قال
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ لَوْضَاعَ لِیْ عِقَالُ بَعِیْرٍ لَوَجَدْتُہٗ
فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالیٰ فرمائے ابن عباس رضی اللہ عنہ اگر ضایع
ہو جائے میرے اونٹ کی رسی البتہ پاؤنگا مین اسکو اللہ کی کتاب
مین۔ وَقَالَ الْمُرْسِیْ جَمَعَ الْقُرْاٰنُ عُلُوْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ
بِحَیْثُ لَمْ یُحِطْ بِھَا عِلْمًا حَقِیْقَۃً اِلَّا الْمُتَکَلِّمُ بِہٖ اور کہی مرسی نے

جمع کیا قرآن نے علوم اولین اور آخرین کو اسطور سے کہ ہمین احاطہ
کرتا ہے اون علوم پر علم حقیقت مگر متکلم پر۔ تفسیر روح المعانی در
تفسیر آیہ شریفہ مَا فرطنا فی الکتاب من شئ اور اسی پر ہم نے
بہت علما سے سوال کیا کہ رطب و یابس سب کلام الٰہی مین موجود ہے
قرآن مین کہین ایسا بھی ارشاد ہے کہ اولاد ہونے کے لئے فلان
وقت اپنی زوجہ سے ہمبستری کرو اسپر انہون نے جواب دیا
کہ ایسی نالایق باتین نہ پوچھا چاہئے پھر ہمنے پوچھے تم نے کچھ معلوم کیا
پس ہم نے اونکو آیت قرآنی سے سمجھا دیا وہ سنکر قایل ہوگئے یا درکھنا
چاہئے زمین کے علوم مین زراعت کرنے کا بھی ایک علم ہے
خلاصہ اسکا یہ ہے۔ زمین سدہارنا۔ بہتر زمین کا معلوم کرنا
ناکارہ زمین سے واقف ہونا۔ زمین شور کو جاننا۔ کس موسم
مین اور کون سے وقت تخم بونا چاہئے۔ اور تخمون کے اقسام
ہین۔ سید ہے بونے کے الگ ہین جیسی آم کی گٹھلی۔ کدو
ترائی کے تخم۔ نارجیل وغیرہ۔ اور پہینک دینے کے الگ ہین
جیسے غلہ وغیرہ۔ غور کرین تو ان مختصر آیتون مین زراعت کے

علم کی سب باتین معلوم ہوتی ہین قولہ تعالی ویسئلونک عن المحیض
قل ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوھن حتی
یطھرن فاذا تطھرن فاتوھن من حیث امرکم اللہ نساؤکم
حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم وقدموا لانفسکم۔ ترجمہ
اور پوچھتے ہین تجھ سے حیض کا حکم کہدے وہ نجاست ہی پس
الگ رہو حیض مین عورتون سے اور اون کے پاس نہ جاؤ
جب تک کہ وہ پاک نہو لین اون پاس جاؤ جس جگہہ سے کہ خدا نے
تمکو حکم دیا ہے۔ ترجمہ دوسری آیت کا۔ تمہاری بی بیان تمہاری کھیتی
ہین سو جاؤ اپنی کھیتی مین جہان سے چاہو اور آگے کی تدبیر کرو اپنے لیے
اور عورت کو تو کھیتی کے ساتھ تشبیہ دی جسطرح زمین مین تخم
ڈالتے ہین اوس سے کوئی چیز اوگتی ہے اسی طرح عورت کا حکم
بمنزلہ زمین کے اور منی بمنزلہ تخم کے ہے اور اولاد درخت ہے
اس سے نہایت تہذیب کے ساتھ ارشاد کر دیا کہ پاخانہ کے
رستے سے جماع نکرو اور اس لئے من حیث امرکم اللہ کہا کیونکہ
تخم بیکار جائیگا وہ زمین تخم اوگانے والی نہین ہے اور اسی آیت

مین ارشاد ہے اپنی بی بیون سے بیٹھے لیٹے جسطرح چاہو سوتے جیتے اور نہ ہے جس آسن سے چاہو ہمبستری کرلو مگر پیچھے کے راستے سے بچاو۔ دیکھو خداے کریم نے فرمادیا اول حیض کے جاری رہنے کے وقت تخم کے کاشت کاری کا موقع نہین۔ دوم جب زمین پاک اور صاف اور درست ہو کر لایق کاشت کاری کے ہوجائے یعنے رحم بعد حیض کے پاک ہوجائے اوسوقت تم اوسمین تخم ریزی کرو یعنے وہ وقت ہے اولاد ہونے کے غرض سے ہم صحبت ہونے کا اور حقتعالی نے یہہ دوسری آیت جو کہتی کی مثال دیکر اسی آیت کے ساتھ لگادی یہہ امر پورا یقین دلاتا ہے کہ یہی وقت ہے اور اسوقت طبعی خواہش عورت کو ہوتی ہے اگر ایسا نہوتا تو یہہ آیت پروردگار قرآن مین کسی دوسرے مقام پر فرماتا لوح محفوظ پر اسی مقام پر لکھہ دیا اس مین کون اعتراض کرسکتا ہے۔ عورتین جب حمل کے ایام کا شمار کرتین اوسیوقت سے لیکر شمار کرتین یعنے اخیر حیض کے غسل کے بعد سے اور حکما بھی جانتے ہین حیض کے وقت نطفہ عورت کا کامل ہوجاتا اوس سے مرد کا نطفہ ملا تو وہ

عورت حاملہ ہوتی اور مشایخین بھی نقش وغیرہ حمل ہونے کے لئے
جب دیتے ہین تو یہی تاکید کرتے کہ بعد حیض کے غسل کے اسکو
باندہنا۔ رطب و یابس کلام پاک مین ہے اسیواسطے درستی فرمائی
حیض کا وقت زمین خراب ہے اوس وقت تخم ریزی مت کرو اور
جب غسل ہو چکا زمین درست ہوگئی اور ہمبستری کرو۔ سوم فرمایا
نِسَاءُ کُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ یعنے اپنی زمین مین کھیتی کرو غیر زمین مین مکرو
مطلق نساء فرمایا۔ چہارم یہہ فرمایا روبرو سے کرو جو زمین قابل کہ
ایسی زمین مین تخم بونا چاہئے۔ پنجم یہہ فرمایا پیچھے زمین شور ہے
اوس سے بچو تخم ضایع مت کرو بقول سعدی۔ زمین شور سنبل
برنیارد ٭ درو تخم عمل ضایع مگردان۔ ششم فرمایا اس تخم کو کچھ سیدھا ہی
بونا ضرور نہین کسی طرح بھی کسی آسن سے بھی الٹا سلٹا پھینک دو
مگر وہ سیدہا اوگے گا چنانچہ اَنّٰی شِئْتُمْ اسپر دال ہے اور یہہ قاعدہ
حکمت سے ہے۔ یہود کا قیاس تھا کہ اُلٹے ہمبستری کرنے سے
بچے احول پیدا ہوتے ہین اسپر آیت موقوفہ نازل ہوی۔ اگرچہ حیض
سے دو دن قبل اور عین جریان حیض مین بھی حمل ہو سکتا مگر حیض کے

حالت مین یا تو تخم ضایع جاتا یا بچہ جو ولدالحیض ہوتا ہمیشہ بدمزاج
یا مریض رہتا اور شوہر اوس عورت کا بھی کسی آلہ اسکے سے شکایت
مین مبتلا ہوتا یہہ قاعدہ طب سے ہی اس لئے حقتعالی نے پرہیز کے
لئے فرمایا ہے اسی لئے فاعتزلوا النساء کہا اور ایک بات یہہ ہے
عورت حاملہ ہونے کو حیض کا آنا شرط ہے مگر بعض مستثنا جابین
بغیر حیض آنے کے حاملہ ہونا ممکن اوسکا بیان آگے آئیگا۔ اور وہ
مطلب دوسری آیت سے نکلتا ہے۔ اوپر ہم بیان کردئے کہ
منی صلب کے نالی مین سے اور ترائب یعنی سینے کے استخوان
کے سوراخ مین سے نہین گذرتی ہے مگران دونون کا تعلق اس
فعل مجامعت کے ساتھ کیا ہے سو معلوم کرین کیونکہ اللہ تعالی اس
مباشرت کے حظ کو انہین دو نام کے ساتھ متعلق فرماتا ہی سمجھنا چاہئے
منی تو انثیین مین بنتی ہے مگر اسپر حاکم صلب اور دماغ ہے ایک نقطا
منی کیا ہے تمام ذی روح کی ہر ہر جز بدن کے حس و حرکت بغیر
صلب کے غیر ممکن۔ مرد کو انثیین موجود رہین اور صلب فالج کے
مرض کے سبب سے بے حس و حرکت رہا تو وہ شخص نامرد ہو جاتا

حالانکہ انثیین موجود۔ اس سے ظاہر ہے صحیح صلب اور صحیح انثیین
کا ہونا دونون لازم وملزوم ہین کیونکہ صلب صحیح ہو اور انثیین ناکارہ
ہون یا نکالے جائین جیسا آختہ کئے جاتا ایسی صورتون مین وہ
شخص نامرد ہوجاتا۔ صلب بانس پشت کے فقرات کا نام نہین ہے
اون فقرات مین سے دماغ سے نکلا ہوا حرام مغز جو گذرتا ہے
اوسکا نام صلب ہے اسی کے سبب سے تمام جسم کے ہر ہر عضو
کی حس وحرکت ہوتی خواہ مرد خواہ عورت دونو کو صلب ہے
یہی صلب مردون کے انثیین اور عورتون کے ارحام دونون کا
متصل ہے اور اس صلب مین سوراخ نہین جیسا کہ بعض سمجھتے ہین منی
اوس سوراخ سے گذرتی۔ اور کوئی رستہ اس کے اور انثیین کے
اور احلیل کے درمیان مین نہین اور ایک نکتہ معلوم کیا چاہئے اطبائے
بعض امراض کے نام ایسے رکھے ہین کہ اون امراض مین ہمیشہ اوس
نام کی علامت رہنا چاہئے اور باقی دوسری باتین رہین یا نرہین مثلاً
پیچش کا مرض اسمین آؤن اور خون کا آنا بخار وغیرہ رہے نرہے مگر
پیچ تو ضرور ہر وقت موجود رہیگا اسیطرح بخار ایک نام تپ کا ہی اسمین

دوسری علامت یعنی درد بالکاہٹ اعضا شکنی وغیرہ موجود ہے
نہ رہے حرارت تو ضرور رہیگی اور حکیم مطلق نے اسباب کا
تمام ایسا ارشاد فرمایا کہ اسکی صحت بغیر رطوبت غیر ممکن جسم کے تمام
عضو صحیح رہین مگر جب انثیین ہین کی بافت مین جانے والے صلبی
باریک شاخین ناقص رہین تو وہ شخص نامرد ہے۔ اور یہی صلبی باریک
شاخین ہر ہر عضو مین موجود ہین اس لئے آنکھ سے دیکھنے سے ہاتھ
سے مس کرنے سے مرد اور عورت ہر دو کو موجب قوت
شہویہ کا ہوتا ہے اسی لئے اسپر حدیث ابن عباسؓ کی دلیل کافی
ہے کہ یہی تمام جوارح ترایب ہین۔ یعنی شاخہاے صلب اور
ایک بات ہی حالت کمی باہ مین کمر پر یعنے صلب پر بجلی کا تار
لگانے سے باہ زیادہ ہوتی وہ کیا اثر ہے وہی اثر ہے یعنے
انثیین کے اعصاب کے باریک شاخون مین اور عضو تناسل
کے عضلات کے باریک عصبی شاخون مین قوت پہنچتی ہے
اور عورت کے سینے کے استخوان مین سے عورت کے رحم تک
کوئی راستہ نہین اور نہ اوس ہڈی مین کہین منی رہنے کا مقام

سے ہے۔ ایک بات ہے کہ ہڈی سے تو نہین پستان سے البتہ رحم
کو تعلق ہے اور یہہ تعلق بذریعہ شرکتی اور ہمدردی اعصاب کے ہی
اور اسکا حال مثل تار برقی کے ہی جہان اوس کے ایک سرے پر
کچھہ اثر ہوا دوسرے سرے پر حرکت ہو گئی اسواسطے پستان کے مس
کے ساتھہ رحم کو ترغیب ہوتی اسکے فواید کثیر ہین اور یہہ آپس مین
ایسے متفق اور ہمدرد ہین کہ رحم مین جب حمل قرار پاتا ہے تو پستان
دودہ کا انتظام اپنے مین کرتے ہین۔ جب کبھی تولد کے بعد رحم سے
اجرائی خون بکثرت ہو جاوے جس سے زچا کے جان کا اندیشہ ہو
بچے کا منہہ اوسکی پستان سے لگانے سے رحم مین اینٹھاوٹ ہو کر
خون بند ہو جاتا اور عورت کا حیض بند ہونے کی حالت مین پستان
پر خشک سنگی یا رائی کا ضماد لگانے سے حیض جاری ہوتا جس
عورت کو رحم یا خصیۃ الرحم ناقص ہے یا معدوم ہو اوس عورت کو
پستان نہین ہوتے جیسے ہیوہ کہتے ہین اور جب عورت کے
خصیۃ الرحم اور خود رحم کو کسی عارضہ کے سبب سے تراش کر نکالڈالتے
ہین تو چند عرصہ مین اوسکے پستان غیب ہو جاتے اور سوا سے پستان

سے کے لب وغیرہ بھی اس ہمدردی کے شریک ہین - پیار وغیرہ سے
رحم کو ترغیب ہوتی ہے جیسا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے
مضمون حدیث کا ارشاد فرمایا ہے ہر عضو تراٴب ہے یہی بات عورات
مین بھی ہے ان کے جوش کے وقت مرد کے ہاتھ سے ہاتھ بھی
ملانا باعث رحم کے ترغیب کا ہوتا ہے - اور یہی حال مرد کا ہے -

مرد کی منی کے حال مین مباحثے اور اوسکے جوابات

اکثر کا قول یہہ ہے کہ انزال کے بعد مرد کے تمام جسم مین ضعف ہوتا
خصوص دماغ مین اس سے یہہ معلوم ہوتا ہے منی دماغ سے آتی ہے
بعض مفسرین اسکا رد کئے ہین آخری پر یہہ فیصلہ کئے ہین منی تو دماغ
سے نہین آتی مگر دماغ اور نخاع سے اسکا اہتمام ہے اسی سبب سے
ناتوانی دماغ مین معلوم ہوتی - یہہ بہت برابر ہے اور ظاہر ہے
جو لوگ کثرت عیاشی مین مبتلا ہین وہ ناتوان بھی ہین اور اونکو ضعف
رعشہ بھی ہو جایا کرتا ناتوانی اسواسطے ہوتی ہے مین پہلے لکھ چکا ہون
خون جو نک بازار کے مانند ہے اوسمین سے ہر ہر عضو اپنی پرورش
اور اپنی ضرری کام کے اشیا لیتے ہین اور انثیین خون سے لطیف

اجزا لیکر منی بناتے منی کیا ہے ایک صلبی رطوبت ہی اہل عرب ماء الحیات
جسکا تسمیہ کرتے ہین اس کے اخراج کے سبب سے کمزوری پیدا ہو
عجب نہین مگر اسمین دوسری باتین بھی ہین جب آدمی اپنے ہمبستری سے
فراغت پاتا عرصہ تک نڈہال ہو جاتا اسپر حضرات نے خیال کیا دماغ اور
نخاع سے منی کا اخراج ہونے سے یہہ بات ہوتی ہے ہم پوچھتے
ہین اگر آدمی ہمبستری سے پورا سیر ہو گیا اور قریب انزال کے علحدہ
ہو گیا وہ منی ان حضرات نے جس جس موضع اور مقام سے پیدا ہو کر
اخراج پاتی سمجھا تہا وہان سے جدا ہو گئی اور ایک خزانے مین جمع ہو گئی
اور تمام جسم مین اوسوقت ضعف ہو جانا تہا کبھی نہین ہوتا وہ شخص
جیسے کا ویسا رہتا تاوقتیکہ وہ اس خزانے سے بھی نکل نجاتے
پس معلوم ہوا اس منی کے بننے اور اصلی مقام سے منتقل ہونے سے
ضعف عاید نہین ہوتا اوسکا کوی اور سبب ہی وہ باعث یہہ ہے کہ
اس کے بیرونی اخراج کے وقت ایک عصبی صدمہ دماغ اور
حرام مغز پر ہوتا ہے کسواسطے کہ تمام دنیا کے حظون سے یہہ حظ بڑہا
ہوا ہے اس حظ کے صدمے مین تمام جسم اور دماغ اور روح حیوانی

شامل ہے اسی غذا کے باعث مرد عورت کو خواہش ازدواج ہے
جو باعث تکثیر آل اولاد کا ہے اور عصبی صدمے کو کم سمجھا نہیں دیکھو غم اور
فکر کی بات دفعتاً سننے سے انسان کا چہرہ زرد ہو جاتا بیہوش ہو جاتے
دیوانے ہو جاتے مر بھی جاتے حالانکہ ایک قطرہ بھی خون کا جسم سے
خرچ نہیں ہوا ایسے وقت دماغ سے کونسی شئی نکل گئی چونکہ دماغ صدمہ
میں گرفتار رہا یہ عصبی صدمہ ہے اور ایسا ہی خوشی کا صدمہ ہے جو
بعض وقت شادی مرگ ہو جاتا۔ اگرچہ انزال کے وقت دماغ کی طرف
خون زیادہ رجوع کرتا تنفس جلد گردش خون تیز جسم عرق آلود ہوتا مگر
صدمہ دماغ اور اعصاب پر ہوتا ہر چند کہ منی صلب میں سے نکلتی
نہ دماغ سے نکلتی مگر چنانچہ بیت میں صلبی رطوبت ہے تمام تعلق اس کا
صلب اور دماغ سے ہے لیکن یہ انثیین میں خون سے بنتی ہے
دماغ اعضائے رئیسہ سے کہلاتا ہے اگر ملک پر کوئی صدمہ آدیتو
مردم رئیس کو نام رکھتے ہیں اسیطرح انزال کے وقت خون دماغ میں
جلد دوڑ جاتا اور ضعف سے بچاتا ہے یہ ہمارا [illegible] آدمی [illegible]
معلوم ہے عیاشوں کو جو بیشتر خلل بصر ہوتا وہ زوال [illegible]

سبب جسے موتیہ بین کہتے ہین۔ مگر ایک اور شکایت ہوتی ہے یعنے بینائی جاتا
جسے ذہاب البصر کہتے ہلکا یا بھاری کسی ایک درجہ کا عاید ہوتا جسکے ہونے
کے اور بھی اسباب ہین بجلی کی تیز شعاع دیکھنا بھی اس مرض کا سبب ہے
اس سے بصارت جاتی رہتی ہے جیسا مولانا فرماتے ہین ؎ برق گر نوری
نماید در نظر ٭ لیکہ در خاصیتے دزد بصر ٭ انزال کا صدمہ ضرور بصارت
پر ہوتا کیونکہ اوسوقت آنکھون مین ایک تاریکی سی پیدا ہوتی اور سب لوگ
واقف ہین بعض حشرات الارض پر اسکا صدمہ بڑا ہوتا ریشم کے کیڑے
کا تو نر ایک ہی جفتی مین دماغ کے صدمہ سے مرجاتا اوسکا دماغ
اس صدمہ کی تاب ہی نہین لاسکتا۔ جہانتک تفسیر کی کتابون مین دیکھتا ہون
بالاتفاق یہی لکھتے ہین ہر ہر عضو مین خون دورہ کرآنے سے اسکا نطفہ
بنکر اسکی خاصیتین بچے مین آجاتے ہین اب اسکو سمجھو خون کے
دورون کا یہہ حال ہے ہر ہر منٹ مین تین بار دورے تمام جسم کے
کرآتا ہے دورے کرآنے سے اوسکی خاصیت خون مین نہین آتی
یہہ فقط قدرت خالق ہے۔ اگر قدرت سے اسکا تعلق نہ تا تو مرد کے
دورون کے خون سے کچھہ بچہ مرد بنجاتا عورت کے دورون کے

خون سے کچھ بچہ عورت بنجاتا یا دوسرے کرآتا سو خون سے دودہ
بنتا ہے تو تمام وکمال خاصیتین اناکے دودہ سے بچہ مین آجاتے
بکری گاسے وغیرہ کا بھی دودہ آدمی کے بچے پیتے ادر درندون
کے بچون کو بھی پلاتے ہین ایک کی خاصیت دوسرے مین پھلن آتی
یہہ صنعت اوسکے قدرت کی ہے جسکا بیان آگے آیگا۔

از کتب فتح المبین عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ کَمَا اَخْرَجَہٗ اَبِیْ ابْنِ حَاتِمْ
وَغَیْرُہٗ تَفْسِیْرُ ذٰلِکَ الْجَمْعِ بِاَنَّ النُّطْفَۃَ اِذَا وَقَعَتْ فِی الرَّحِمْ
فَاَرَادَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ یَّخْلُقَ مِنْھَا بَشَرًا طَارَتْ فِیْ بَشْرَۃِ الْمَرْأَۃِ
تَحْتَ کُلِّ شَعْرَۃٍ وَظُفْرٍ ثُمَّ تَمْکُثُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً ثُمَّ تَصِیْرُ دَمًا
فِی الرَّحِمْ ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی جیساکہ تخریج کئے
اس حدیث کی ابن ابی حاتم اور سواسے ان کے تفسیر اس جمع
کی بانیطور کہ نطفہ جسوقت واقع ہو رحم مین پس ارادہ کرتاہے
اللہ تعالی پیدا کرنے کو اُس نطفہ سے آدمی کو سرایت کرتاہے
وہی نطفہ بیچ جلد عورت کے نیچے ہر ہر بال کے اور ہر ہر ناخن
کے پہر ٹہرتا ہے وہی نطفہ چالیس رات پہر ہو جاتاہے وہی نطفہ

بیچ رحم کے۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ نطفہ جو بطور تخم کے ہے
رحم میں جو بمنزلہ زمین کے ہے داخل ہوا اس حدیث سے ہر ہر
عضو کا خون اسمیں اگر تمام تاثیرات لاتا نہیں معلوم ہوتا بلکہ یہہ نکلتا ہے
کہ یہی نطفہ سرایت کرتا ہے پس اس سرایت کرنے کو روح کی ضرورت
ہے مردہ نطفہ سرایت کیونکر کر سکیگا سبھوں نے اسکو مردہ قرار
دیا ہے اسکے زندہ ہونے کا حال آیندہ بیان کیا جائیگا۔ یہاں معلوم
ہوا روح حیوانی نطفہ کی اوسکے والدہ کی بال بال تک سرایت کر جاتی ہے
یہہ قدرت ہے۔ ایضًا قوله صلی اللہ علیہ وسلم لمن قال له
وَلَدَتْ اِمْرَأَتِیْ غُلَامًا اَسْوَدَ لَعَلَّ نَزَعَهٗ عِرْقٌ ترجمہ قول ہے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا واسطے اوس شخص کے کہا وہ شخص
واسطے اون حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جنی میری عورت نے
ایک لڑکا سیاہ تو آپ فرمائے شاید کہ وہ لڑکا کھینچ ہے اوس لڑکے
کو اوسکے اصل نے۔ اس سے ماں باپ کے والدین
کا اثر آنا بھی ثابت ہوتا ہے اور شاید کا جو ارشاد ہے اوس سے
ستاری اور عیب پوشی بھی ہو سکتی ہے۔ اور یہہ نکتہ قابل غور ہے

اور اہل سلوک کا اصول یہی ہے اور جناب مولانا مثنوی مین فرماتے ہین

در تصور ذات او را گنج کو — تا در آید در تصور مثل او

یعنی تصور مین اوسکے ذاتکی تلاش کر کہ آوے تصور مین مانند اوسکے تصورات اور مشاہدات یہہ ایسا خیال ہی کہ منزل مقصود کو پہنچا دیتا ہے عوام الناس گھوڑے گھوڑیون کے وصال کے اوقات مین دوسرے اچھے ہمجنسون کا اون کے نظرون مین لانا بیان کرتے ہین اور وہ بے عقلی سے اسکی سچائی کے پابند ہین بڑے بڑے حکما نے اس قاعدہ کی پابندی کی اور کامیاب ہوے چنانچہ حکیم جالینوس سے ایک شخص کریہ منظر بدہیکل ملتجی تھا کہ مجھے خوبصورت اولاد ہو اوسنے یہی تدبیر بتلائی کہ تو اپنے حاملہ زوجہ کے روبرو خوش وضع تصاویر بنا رکہہ کہ وہ اوسکو دیکھا کرے آخر اوسنے ایسا ہی کیا اور اوسکی حاملہ بی بی نے خوبصورت لڑکا جنی اور گورے ولایتی کی بی بی حبشی کے ویسا سیاہ بچہ جنی خاوند اوسکا بدظن ہوگیا بعد حکمانے اوسکی تسلی اسبات پر کردی کہ وہ مکان مین حمل کے زمانہ مین حبشی کی تصویر جو لگی ہوی تھی دیکھا کرتی تھی ولایت کے حکما اس تصورات اور مشاہدات کے قایل ہین

کہ حالت حمل اور ہمبستری کے وقت اچھے خیال ضرور رہین ورنہ
جو حالت زوجین کی رہیگی وہی حالت بچہ مین آئیگی اس بیان سے
معلوم کر سکتے ہین کہان ہر ہر عضو کے خون کی خاصیت باقی رہی
تصور نے شکل خیالی جماد یا وہی ظہور مین آگئی یہی قدرت ہے۔
جامی علیہ الرحمہ فرماتے ہین سہ گر در دل تو گل گذرد گل باشی +
ور بلبل بے قرار بلبل باشی + تو جزی وحق کل اگر روزے چند +
اندیشہ کل پیشہ کنی کل باشی + محققین حکما نے حاملہ کے اچھے
بُرے تصورات اور معاینہ اور خیالات اور اندیشو نیز دیکھا ہے
کہ بچہ اسی روش پر ہوا اور اچھے یا بُرے یا سادہ لوح اور دیوانے
بچے جیسے جیسے حادثے اوس حاملہ پر گزرے وہی بات مولود
مین آگئی ہزارہا حکما نے اسکے قایل ہو کر آنکھون سے دیکھ کر
لکھے ہین جنکی تکذیب غیر ممکن ایک حاملہ کسی دیوانے بچہ کو دیکھکر ڈر گئی اوسکا بچہ دیوانہ پیدا ہوا

عورات کی منی کے حال مین بعض حضرات کے قیاس اور اوسکے جواب

بعض نے لکھا ہے اگر عورت پیر اونچی کر کے لیٹی اور ایسے وقت
خیال عیش کا آجاوے تو ایک تلذذ اوسکو ہو کر انزال ہو کر پھر وہ

منی فم رحم سے رحم مین داخل ہوکر ٹہر جاتا اور اوس سے
ایک مضغہ بچہ بنتا اسکی مثال جیسا کہ مرغی بے مرغ کے انڈا دیتی ہے
یہہ بیہودہ خیال ہے۔ اور ایک حضرت نے ایک کتاب تصنیف کی ہے
اوسمین یہہ نقل لکھتے ہین کہ ایک بادشاہ کی کنواری لڑکی بے شوہر کے
حاملہ ہوی اور مدت معین پر ایک بچہ مضغہ گوشت اوس سے پیدا
ہوا باپ اوس لڑکی سے بدگمان تہا ایک شاہ صاحب مراقبہ سے
دیکہ کر فرماے کہ اوس بادشاہ سے کہو کہ وہ لڑکی بیخطا ہے وہ
کسی عورت سے مرتکب ہوی ہے اور مرد سے نہین ملی ہے۔ اور
عورت عورت کا نطفہ ملکر بچہ بنا ہے اسلواسطے استخوان اوسمین نہین
اگر مرد کا نطفہ ہوتا تو بچہ مین استخوان ہوسنے مضغہ گوشت نہوتا کیونکہ
بچے مین استخوانی مادہ باپ کے طرف کا ہوتا ہے یہہ سنکر بادشاہ
اوس لڑکی کے خطا سے درگذرا۔ معلوم کیا چاہیے مشایخین اور
بعض اپنی تصانیف مین ایسی بہت باتین لکہہ دیتے ہین سلوک مین
ان باتونپر غور کرنے سے کچہہ نتیجہ نہین۔ موقع آگیا ہے اس جا
راقم بھی کچہہ نکات لکہہ دیتا ہے۔ بعض حضرات انسان کے وجود

سے تقسیم کئے ہین یعنے اتنے جز باپ کے ہوتے ہین اور اتنے جز
مان کے ہوتے ہین اور اتنے جز خدا کے - بہرصورت اسمین ہر یون
کی نسبت باپ کیطرف لگاتے ہین اسکے جواب سے پہلے ایک دو
باتین اور بیان کر دیتا ہون وہ یہہ ہے کہ یہہ حضرات یہہ بھی فرماتے
ہین ڈکوری بھینگر وغیرہ ایسے کیڑون کو ڈکین مار مار کر ایک مٹی کے
گہر مین بند کر کے اپنے ویسا بنا لیتی ہے خیال کرنے کی بات ہے
ڈکوری ایک ادنی حشرات الارض سے ہو اوس مین اتنی قدرت ہو
کہ کیڑے کو مار کر اپنے ویسا کر دے اور یہہ پیر و مرشد جو اشرف المخلوقات
سے ہین یہہ اپنے ویسا کیون نہین بنا سکتے ہان سیرت اخلاق وغیرہ
مرید مین آتے ہمنے دیکھا ہے اور بعینہ وہی وہ صورت بنجانا یہہ
کوئی خرق عادت سنے ہو تو ہو ایسے نظائر کسی کتاب مین دیکھنے مین
نہین آئے - اصل اوسکی یہہ ہے ڈکوری کیڑے کو مار کر ایک مٹی
کے گہر مین رکھ کر اوس مین انڈے دیتی اوس مین اوس کے
بچے نکلکر وہ کیڑا اون بچون کی غذا ہوتا اور بعد بڑے ہونے کے
اوس گہر سے وہ بچہ باہر نکلتے ہان اتنا ہوتا ہے کسی ڈکوری کا بچہ

مثل مکڑیون کے شیر کے اور کتے کا بچہ یہہ جیسا حشرات الارض کا
عادت ہے کہ کسی سے پیدا ہونا اور کسی سے ہے یہ اسکا اتفاق ہے
دو نکتہ اور خیال رکھنے کے لئے بیان کر دیتا ہون ایک تو یہہ ہے کہ
بعض مردے کے دل کی حرکت مرگئے پر بھی دو دن گھنٹے جاری
رہتی یہہ تشریح خانون مین ڈھیر چار وغیرہ مین دیکھنے مین آیا
اور یہہ بات سب حکماے حال کو معلوم ہے اس لئے خیال رکہا چاہیے
اگر ایسے لوگون مین یہہ بات یعنے دلکی حرکت مردے مین دیکھو تو
معلوم رکھو کہ یہہ حرکت مردے کے قلب مین ہونا قاعدہ حکمت سے
ممکن ہے اور اگر یہہ بات مسلمانون مین دیکھو تو نیک گمان کرو یعنی
یہہ شخص ذاکر ہوگا جو اسکا قلب جاری ہے۔ اور اس حرکت کو سمجھنا
آسان ہے قصابون کے دکانون پر دیکھتے ہو گوشت پھڑکتا ہوا
نظر آتا آنتین بکرون کے حرکت کرتے نظر آتے حالانکہ اوس
بکرے کو ذبح ہوکر کئی گھنٹہ کا عرصہ ہوگیا۔ اور کب ہمارے دین
وملت مین یہہ عقیدہ رکھنا ہے کہ مرگئے پر بھی قلب جاری رہا تو
وہ شخص اچھا ہو ورنہ برا سمجھا جائیگا۔ اور ایک بات خیال مین رکھنا چاہیے

بعض زمینین ایسے ہین کہ انکی خاصیت حکما بھی جانتے ہین مرے ہوئے
بیلون وغیرہ جانورون کو اوس زمین مین گاڑھ دیتے ہین اور بعد
چند مدت کے اونکا گوشت چربی ہوکر مبدل ہوجاتا اور مٹی نہین کھاتی
اور پھر اون کو زمین سے نکالکر اونکی چربی جو اور چیزون سے سخت
اور بہتر ہوجاتی ہے اوس سے اقسام کے مرہم بناتے ہین پس اسیطرح
اگر ایسی زمینون سے کوئی ہنود وغیرہ کی نعش صالح نکل آوے تو عجب
نکرنا بھی خیال چاہئے کہ وہ زمین کے نکلیات اور سردی کی تاثیر
ہے اور اگر مسلمان کی لاش صحیح سالم نکلے اور اکثر ایسی متبرک لاشون
کے کفن بھی سالم رہتے ہین ایسی لاشون کو نیک گمان کرنا ضرور ہے
اسمین اور بھی ایک بات معلوم رکھنا ہمارے عقاید مین یہہ کہان لکھا ہے
کہ کسی لاش کو مٹی کھا بھی لے تو وہ اچھے نہین یہہ بات تو انبیا
شہدا وغیرہ کے لئے خاص ہے اور بعض اولیاء اللہ کی نعشین بھی سالم دیکھی گئی

جو لوگ عورات کے نطفے مین استخوانی مادہ نہین ہی سمجھتے انکے جوابات

پہلے معقولی جواب دیکر پھر بعد قرآنی اشارات بیان کئے جاوینگے عقلی
جواب یہہ ہے چاندی اور سونا ہموزن ملا کر گلا دیوے اور پھر

اوس سے ایک ظرف بنائے اب اوس ظرف کو کیونکر کہہ سکتے ہین
کہ اسکا پیندا چاندی کا اور اوپر کا حصہ سونیکا ہے اسی طرح جب
دونون نطفے ملگئے اور ایک ہوگئے اور پھر ہر جز مین بچہ کے مرد
اور عورت دونون کے جزیات ملگئے اور اوس ملنے پر آیہ
نُطْفَةٍ أَمْشَاجٍ دال ہے پھر اللہ تعالی ارشاد کرتا ہے ملنے کے بعد
ہم اولٹ پلٹ فرماتے ہین یعنے نَبْتَلِيهِ کہا۔ پھر اس اولٹ پلٹ
مین دونون اوسے ایک ہوگئے یا الگ الگ رہے اور ہم نے اسکے
ذکر کردیا ہے کہ مرد کا نطفہ خشخاش کے دانے کا سوان حصہ چھوٹا
اوسمین ہڈیان کہان تھین نو مہینے تک بیچاری عورت کے خون کے
استخوانی مادون سے ہڈیان بنین اور جب بچہ تولد ہوا جب بھی
ہڈیان نرم تھین دو ڈہائی سال تک اوسکی والدہ کے یا کسی انّا
کے دودہ سے جو وہ بھی اون کے خون سے بنا تہا وہ ہڈیان
سخت ہوئین بعد اسکے وہ تین مادان جوان ہوسے تک ہڈیون
کو پرورش کرتے رہے جماد اور نباتات اور حیوان انسے غذا ہوکر
استخوان کامل ہوتے جاتے۔ ابتداے حمل سے حاملہ کو دیکھو خاکی مادہ

اور ثقیل مادے کی طرف جن سے استخوان بنتے اونکی طبیعتون مین
اللہ تعالی میلان پیدا کر دیتا ہے کہ کھڑی اور سیاہ مٹی جو گھون وغیرہ
غلہ مین ہوتی اور گوشت کے سالنون سے ہڈیان وغیرہ کھانیکی
خواہش پیدا کرنا جو حاملہ مین ایسی باتین زیادہ دیکھنے مین آتے ہین
ہر چند کہ اس سے خلل ہضم ہو جاتا۔ اب کلام اللہ کی آیت سے اسکا
ثبوت معلوم کرو حقتعالی نے مریم علیہا السلام کو فقط روح بوساطت
فرشتے کے پہونکائی تھی وہان تو وہ کسی مرد کا نطفہ نتہا۔ جب عیسی
علیہ السلام بے باپ کے تولد ہوے پھر کیا عیسی کے جسم مین
استخوان نہ تھے جب آپ فقط مان سے پیدا ہوے تو مضغہ گوشت
ہونا تھا یہہ نکتہ سنکر بعض کہینگے یہہ قدرت تھی تو پھر ہم بھی کہتے ہین
کہ وہ قدرت تھی تو یہہ بھی قدرت ہے اور آدم کو مان بھی تھی
فقط خاک سے استخوان بھی نکگئین اور عیسی علیہ السلام جتنے پرند خاک سے
بناتے تھے کیا اونمین استخوان نہ تھے۔

حمل کے قرار پانے کی ترکیب

لوگون کے خیال مین یہہ بات ہے کہ ایک مقدار مرد کی منی کا اور ایک

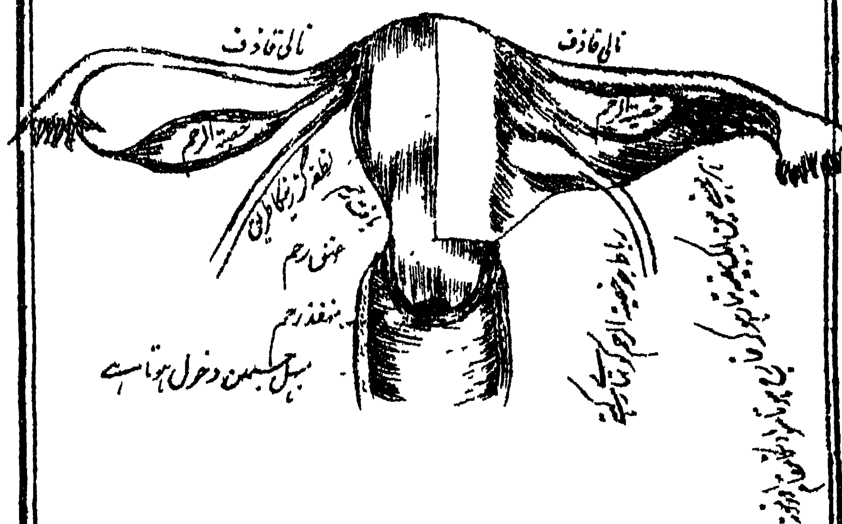
مقدار عورت کی منی کا دو نو رحم مین ملجاکر ایک مضغہ بنجاتا اور پرورده ہو
بچہ بنتا - یہہ سراسر غلط ہے بلکہ اس مقدمہ مین بندے سے ایک بڑے
حکیم صاحب دہلی مین بحث کئے اور فرمائے کہ بعض وقت بچہ بنکر جو مرد کی
منی کا مادہ بچ جاتا تو ہاتھ یا پیر کی انگلیان زاید بنجاتے ہین حقتعالی او
بیکار نہین جانے دیتا جتنے حضار تھے یہہ سنکر قائل ہو گئے مین نے
خموشی اختیار کی اور خیال کیا جب حکما کا یہہ حال ہو تو عوام کا کیا خیال درست
ہوسکے - پہر سب نے کہا کیون جناب آپ جواب نہین دیتے مین نے
کہا کہ انگلیان زیادہ ہونے کی جاسے ناک کان اضافہ کر دیتے مین آتے
تو اوس بیجا رہے کے کسی کام پر توبھی آتے وہ حکیم صاحب حاضر جواب تھے
اوسیوقت فرمائے اسفل کی جانب ایسے مادہ رجوع ہوا کرتے ہین -
المختصر حقیقت نطفے کے قرار پانے کی یہہ ہے کہ ہمبستری سے مرد
کی منی مقدار کثیر مین عورت کے فرج مین سے مبہل مین داخل ہوتی
اور اوس منی مین ہزارہا باریک نطفے جنکی مقدار آنکہون سے نہین دکھتی
بغیر وسیلہ خردبین کے اور وہ جانور زندہ حرکت کرتے نظر آتے
جنکا مقدار خشخاش کے دانے سے سوان حصہ چھوٹا ہے وہ ایک ایک

حیوان ایک ایک بچے کی بنا وہی سنی تو پہر باہر نکل جاتی اور چند نطفے
قاذفین کے اندر بلگ جاتے۔ پہلے لکہہ چکا ہون یہہ نطفے باہر
رہے تو چوبیس گہنٹہ تک زندہ رہ سکتے اور رحم مین داخل ہوجائین
اور عورت کے نطفے سے نہ ملین تو چار پانچ دن جی سکتے اور اوسکے
بعد مرجاتے ہین۔

عورت کے نطفے کا حال

اوپر بیان ہوچکا عورات کے انزال کی مائیت جو مثل مذی کے
ہے اوسمین نطفے نہین ہوتے پہر اوسکا نطفہ کیا ہے عورت کو
رحم کے دونون بازو پر مثل مردون کے دو انثئین رہتے ہین جنکو
خصیۃ الرحم پر پوشش کی طرح گہیرے رہتے اور نلیون کو قاذفین
کہتے اگر مفرد ہو تو قاذف۔ ہر مہینے مین عورت کے خصیۃ الرحم سے
اکثر ایک بیضہ مثل پرندون کے بیضے کے نکلتا جو وضع اور ترکیب
مین مثل پرندکے انڈے کے ہے اور مقدار اوسکا مثل مرد کے
نطفے کے بہت ہی چھوٹا ہے جو خردبین سے دیکہہ سکتے اور وہ
اکثر پہوٹ جاکر خون حیض کے ساتھ خارج ہو جاتا ہے۔ مرد کے

کئی سو نطفے بعد انزال کے عورت کے اندرونی آلہ تناسل فم رحم
عنق رحم جوف رحم سے نالی قاذف مین داخل ہوکر عورت کے نطفے
کے منتظر رہتے اگر دو تین دن کے عرصے مین عورت کا نطفہ قریب
آگیا تو اوس کے ساتھ چوطرف سے لپٹ جاتے اور اگر اوس عرصہ
مین نہ آیا تو یہ مرجاتے اور حمل قرار نہین پاتا اور صورت اولی مین بعد
لپٹ جانے کے ایک نطفہ عورت کے اوس نطفے کے اندر جو بطور
انڈے کے رہتا داخل ہوجاتا اور دونون نطفون کے ملنے کے وقت
عجیب راز و نیاز ہوتے ہین اور وصال اصلی یہی ہے۔



جب دونون نطفے سے جنکے ملنے سے ایک نتیجہ تیسرے وجود کا

دنیا مین آسنے کا نخشا ہے۔ اسی کو حقتعالی نطفۃ امشاج فرماتا ہے
اور بعد اس کے منتقلہ آیا ہے یعنی اولٹ پلٹ اور بظاہر اسکی
کوئی نظیر نہین بتائی جاتی ہزارہا رنگ اور اشکال مختلفہ بدستے جاتے
کبھی نکتے کبھی خطوط کبھی کچھ اور کبھی کچھ جسکے بیان اور نقشون سے
کتابین مملو ہین اس کے بعد تقسیم کی جاتی ہے دماغ سینہ شکم کو سلے
وغیرہ کے آلات کے اور اس کے بعد جنس علیحدہ کئے جاتے ذکور اناث کا
امتیاز پیدا ہوتا۔ اور اکثر ایک نطفہ مرد کا اور ایک نطفہ عورت کا ملکر ایکہی
بچہ رحم مین بنتا اور کبھی عورت کے دونو طرف کے خصیتین سے دو
انڈے اگر اون سے مرد کے دو نطفے ملکر دو بچے توام یعنے اونولے
جاونسلے رحم مین بنتے اور کبھی اس سے زاید یعنے تین چار یا پانچ چھے
تک بھی بچے پیدا ہوتے ہین اور دوسے زاید بچون کو نکا سنے
بھی بہت دیکھکر لکھے ہین اور ائمہ بھی فقہ مین لکھتے ہین۔ نباتات کے
ثمر بھی توام ہوتے اور جن پرندون کے انڈون مین دو زردیان
ہوتی ہین اوس سے دو بچہ نکلتے۔ اور توام بچے کبھی علیحدہ اور کبھی
آپس مین جڑے ہوے ہوتے ہین اور یہہ دونون نطفے عورت مرد

سے اکثر نالی قاذف مین ملکر پہر ہفتے عشرہ مین رحم مین آجاتے
اور کبھی مرد کا نطفہ عورت کے خصیۃ الرحم مین داخل ہو جاکر عورت کے
بیضے مین داخل ہوکر وہین بچہ کی پیدا ہوتی اسکا بیان آیندہ آویگا
جب مرد و عورت دونون کا ملا ہوا نطفہ جسکا مقدار بہی بہت تہوڑا رہیگا
سب نالی قاذف سے رحم مین آتا جب تک ایک جہلی سے رحم اپنا
ڈہکے رہتا اور اوس نطفہ کو آہستہ آہستہ پر دیتا جب وہ نطفہ اوس
جہلی کو ہر پا نہ ہوا داخل ہوتا اس سبب سے وہ جہلی کے دو تہہ ہو جاتے
اور ان دونون تہہ کے درمیان پانی بہر جاتا۔ اسکا بیان آیندہ
کیا جائیگا۔ ظروف خون رحم مادر سے نکلکر اوس نطفے کے انو کی
ترقی کرتے ایک بڑا حصہ اون ظروف خون کا جو رحم سے چسپیدہ
رہتا اوسے آنول کہتے اور جو شریان و ورید بچے کے ناف مین سے
جسم کے اندر داخل ہوکر اوس بچے کی پرورش ہوتی اوس سے
کو نال کہتے ہین اسی نال مین سے مان کا خون جاکر بچے کی پرورش
کرتا اس کے سوا سے تمام جسم مین کسی جا سے مان اور بچے کا علاقہ
نہین اور بچہ تولد ہوسکے پر اسکو دایہ چاقو سے کاٹ ڈالتی ہے

اوسوقت ماں بچے کا تعلق جاتا رہتا اوّل بچا سے بچے کے شش راکے
اور معدوسکے ہر خون بھی بچے کا اسکے ذریعہ سے صاف ہوتا اور
ہضم بھی اوسیکے وسیلے سے ہوتا اور ابتدا سے انتہا تک بچے
کے بنائے جانے کی پوری حقیقت لکھنے کی اس کتاب میں ضرورت
نہیں فقط چند اشارے لکھنا ضرور تہا معلوم رہے ابتدا میں بچے
سینہ اور شکم وغیرہ میں اسکا وہ برابر کہلے رہتے اپنے اپنے ملنے میں
اس ملنے کی جائے کو سیون کہتے ہیں اور یہہ سیون اکثر برابر ملتا ہے
اور کبھی ایک نہ دوسرے تہ میں آجاتی اس سبب سے چہرہ بدنما
ہوتا ایک آنکھ عیب یا کچھہ ناک میں عیب رہتا اور اوپر پسلیاں بھی ہوا
کرتی ہیں اور کبھی اسکے خلاف ہوتا یعنے سیون کہیں کھلا رہجاتا سر میں
یا تالو میں یا ہونٹ میں یا تارخ میں یا سینے میں یا شکم میں یا انثیین کے
نیچے ان میں سے کسی ایک جا سے ایک شگاف رہجاتا۔ یہہ تمام بیان
محققین کتاب کچھ منقول سے بھی معلوم کیا جاسکے۔ احادیث اور
تفاسیر سے ثابت ہوا کہ جو بچہ کہ بنتا ہے اونکا ایک فرشتہ
مقرر ہے مادہ جنین رحم میں قرار پاتے ہی وہ فرشتہ جناب باری

مین عرض کرتا ہے کہ فلان بچے کو کسطرح بناؤن سعید یا شقی کافر
یا مسلم ظالم یا عادل عابد یا زاہد نابینا بہرا لنگڑا لولا ہے یا صحیح البدن
بادشاہ بنایا جاسے یا گداولی بناؤن یا ثانی شیطان مریض ہو یا
تندرست ہو توانا بنایا جاسے یا ناتوان گورا ہو یا کالا ہے۔ لڑکا بناؤن
یا لڑکی بناؤن یا خنثیٰ بناؤن مرد بناؤن یا نامرد بناؤن خارج الرحم بناؤن
یا داخل الرحم بناؤن مفرد بناؤن یا توام بناؤن اور توام کو علیحدہ علیحدہ
رکھون یا جوڑ دون یا دو بچے بنا کر ایک بچے کو ایک بچے کے اندر
کر دون اور وہ بچہ جو دوسرے بچے کے اندر ہو گیا ہے اوسکی
تعمیر بگڑ کر ایک کیسے مین استخوان دانت بال وغیرہ محفوظ ہو کر اوس
صحیح بچے کے پیدایش کے بعد بدن مین رسولی نمود ہو کر مواد ہو کر
پھوٹ کر وہ مریض بچے کے اجزا کس سن مین خارج ہوسنے کا بتاؤن
معمولی صحیح خلقت بناؤن یا عجیب الخلقت بناؤن۔ عجیب الخلقت
کا مختصر بیان ہے یعنے کبھی ایک بچے کے بدن سے دوسرے بچے
کا ہاتھ جڑ جاتا ہے جیسا گا یون مین دیکھا جاتا ہے اور کبھی ایک سے
زاید پانچ چھ بچون تک بھی پیدا ہوستے اور کبھی تین پستان کی لڑکی

کبھی چار پستان کی لڑکی کبھی ایک پستان پشت کی جانب اور کبھی
ایک پستان فرج کے پاس لگی ہوئی اور اوس سے دودہ پاتے ہزارہا
مردم نے دیکھا ہے کبھی دو فرج کی لڑکی اور کبھی مرد عورت دونوں
علامتیں کبھی بچے کے ہاتھ پیر آپس میں جڑ گئے ہوئے۔ اور بعض اوقات
رحم میں درمیان میں ایک پردہ ہوکر دو حصے ہو جاتے اور بنسبت
دوسری عورات کے ایسی عورتوں میں حمل علی الحمل بھی بے شبہ
قرار پاجاتا وہ یہہ ہے کہ ایک حمل قرار پائے کے بعد ایک مدت کے
دوسرا حمل اوسی رحم میں قرار پاتا ایک بچہ پیدا ہوا سو دو تین مہینے کے
بعد دوسرا بچہ پیدا ہوتا اور بدکار عورتوں میں ایک بچہ گورا گورے مرد
کا اور دوسرا بچہ حبشی وغیرہ کے نطفے سے کالا ایک کے بعد کچھ مدت کے دوسرا
پیدا ہوا۔ اور وہ فرشتہ یہہ بھی معروضہ کرتا ہے کہ بچہ صحیح البدن تولد
ہو یا تھٹر جاکر چھوٹر نیکر برسوں رحم میں پڑا رہے اور اگر رحم میں نہ بناؤ
رحم کے باہر بناؤں تو کوئی حکیم بروقت پونچکر ماں کا شکم چیر کر اوسکو
زندہ نکالے یا اوسی طرح تولد کا راستہ نہ ملنے سے شکم میں مرجاے
اور ماں بھی اس صدمہ سے ہلاک ہو جائے یا وہ بچہ رفتہ رفتہ تحلیل ہوکر

پہر مان کی غذا پہنچاتے ہے۔ اگر اسقاط ہو تو کس زمانے مین ہونیوالا نا تمام

صحیح سالم پورا بچہ بناؤن یا ناقص ٹہرا ہوا خمیدہ ہاتھ پیر کا بناؤن یا رحم مین

چیچک گوبری وغیرہ امراض ہوکر مرنے والا بناؤن یا یہہ بھی صدمات

سے بچنے والا بناؤن والدہ اوسکی گر پڑکر یا سڑہی سے پہسلکر یا ریل وغیرہ

کی سواری کے دکہون سے اسقاط ہوجانے والا بناؤن یا حاملہ ہی

غم اور فکر یا دفعتًا وحشتناک خبر سنکر یا توپ وغیرہ کی سخت آواز سے دہل کر

پیٹ گر کر مرجانے والا بچہ بناؤن یا سر سے تولد ہو یا پیر وغیرہ دوسرے

اعضا سے اٹک پہنس جاے مان اور بچہ دونون ہلاک ہوجائین یا رحم

مین بچہ مر کر سڑ کر مان کو بھی اپنا شریک کرلے۔ اگر تولد ہو تو کس عمر مین

مرنے والا بنایا جاے۔ یا رحم مین زندہ اٹک جاے یا مرکر پہنس جاے

جسکو دائیان کاٹ کر نکالے۔ اعمال اسکے کیا لکہون روزی اسکی حلال

لکہون یا حرام اور کونسی زمین پر اسکی قضا ہونا اعمال کا بچے کے ساتھ

پیدا کرنے مین ارشاد ہے قولہ تعالی وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ یہان

یہہ مجمل حالات اس لئے لکھے گئے ہین اسکا داخلہ آیندہ کی آیتون مین

دیا جائیگا۔ الحاصل جب وہ فرشتہ معروضہ کرلیتا ہے اوسوقت

جناب باری سے ارشاد ہوتا ہے دیکھہ لوح محفوظ پر جیسا لکھا گیا
ہے اوسی کے موافق بنایا چاہیئے حسب ارشاد الٰہی وہ فرشتہ
لوح محفوظ دیکھہ کر اسی کے مطابق حکم بجالاتا ہے اور اعمال اسکی جبین
پر لکھہ دیتا ہے اور وہ فرشتہ جو کچھ رحم مین بناتا ہے ہر وقت اوسکے
بناسنے پر دہ پروردگار علیم واقف ہی جیسا کہ ارشاد فرمایا وَيَعْلَمُ
مَا فِي الْاَرْحَامِ حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکہتے ہین کہ اگر تمام
دنیا کا نمونہ ایکجا سے دیکہنا ہی تو انسان کو دیکہو سر آسمان دھڑ زمین
جہان بال ہین وہ مزروعہ زمین ہی جہان بال نہین وہ بنجر زمین سے ہے
جتنے مجارئے ہین وہ بجاسے چشمون کے ہین جو غین بجائے غار
کے ہین اسکی چھہ سطح شش جہت ہین اسیطرح انسان کے جسم کی تفصیل
فرمائے ہین راقم کہتا ہے اگر عقل سے سوچکر دیکہو تو مرد اور عورت
کا ملا ہوا نطفہ جو بہت چھوٹا ہے مثل دانہ رائی کے اسمین کیا کیا ہی
خیال کرو یعنے مان اور باپ کی یا ہوا دا یا نانا وغیرہ کی صورت سیرت
رنگ روپ خصلت عادت اخلاق تسپر چہرون کا اختلاف اور اختلاف
بھی ایسا کہ زمانہ آدم علیہ السلام سے آجتک ایک کی صورت کا ایک نہ بنایا گیا

اگر والدین کو چھ انگلیاں ہین تو بچون کی بھی چھ انگلیاں دیکھنے مین
آئی ہین سوا اسکے موروثی امراض جذام کوڑھ جیسے آتشک وغیرہ
یہ بھی موروثی والدین سے اوسی نطفے مین موجود رہتے حدیث شریف
مین آیا ہے جیسا کہ ایک فرشتہ جنین کے ہمراہ رہتا ویسا ہی ایک
ہمزاد شیطان بھی اسکے ساتھ ہی تولد ہوتا ہے اور مدت چھ مہینے کے
اندر وہ ایسے شکم مین ہوتا ہے اسکو جنین کہتے ہین اور اگر وہ گر جائے تو
اوسے ... اسقاط کہتے ہین ... اسقاط کے بعد مر جاتا زندہ نہین رہتا
اور بعد چھ مہینے کی مدت کے طفل ہے وہ پیدا ہوا تو تولد ہے اور وہ
زندہ رہ سکتا او. خاص روح بچون کی اون کے وجود مین پھونکے جانے
سے پیشتر وہ سب اپنی والدہ کے ساتھ پرورش اور نمو اور ترقی کا
تعلق رکھتے ہین جب بچہ اپنے والدہ کی شکم مین رہتا ہے تو سر اوسکا
اوپر اور باقی جسم نیچے رہتا اور شکم اوسکا ماں کی پشت کیطرف رہتا تو
کے وہ تین دن قبل اولادہ ہوجانا پشت سر نیچے کیطرف اور دھڑ اوپر اسکے طرف

منی اور نطفے کے ظاہر ہونیکا بیان

اکثر اشخاص اپنی اصل یعنے جس نطفے سے اپنی خلقت ہوی اوسکو نہین

سمجھتے ہیں اس کتاب کے دیکھنے سے اون کے خیالات درست ہو جاوینگے نطفے کے بارے میں جناب شیخ سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

دہد نطفہ را صورتے چون پری * کہ کردست بر آب صورت گری

قول حضرت نظام الدین گنجوی رحمۃ اللہ علیہ

زہی کارسازی کہ ناکردہ نطفہ آب * گہر ساز روشن تر از آفتاب * اور جناب مولانا روم فرماتے ہیں

اصل آب نطفہ اسپید است وخوش * دوسرے شعر میں فرماتے ہیں

سید ہر رنگ احسن تقویم را * پھر فرماتے ہیں۔ احسن التقویم در والتین

بخوان * کہ گرامی گوہر است از بہر جان * گر بگویم قیمت آن ممتنع *

من بسوزم ہم بسوزد مستمع - اصل میں منی ظاہر ہے اور ارشاد الہی سے بھی بچہ بنائے جانے کا ہے جسطرح ارشاد فرمایا طین یعنی ہمنے تمہاری خلقت ہی پھر فرمایا سلالہ طین یعنی مٹی کے خلاصے سے اسطرح پہلے ہی سے بچہ بنائے جانے کا ارشاد ہوا پھر نطفے سے بنائے جانا فرمایا اور مفسرین منی اور نطفے کا ایک ہی معنی کرتے ہیں اور بعض نے نطفے کا معنی بوند لکہا ہے اور حقیقت میں وہ باریک جاندار جو منی میں حرکت کرتے نظر آتے نطفہ انکا نام ہے اور وہ قم رحم سے اندر جا

عورت کے نطفے سے ملکر بچہ بنتا ہے اور یہہ نطفہ منی سے جبھی باپ
دکھلاۓ ہین کیونکہ منی کئی اشیاسے مرکب رہتی اور منی بجاۓ بدرقہ
کے ہے اور اوس نطفہ کو رحم مین پہنچانے کے لئے ہے اور اس
جاندار نطفہ کو نسمہ کہا چاہئے نباتات اور حشرات الارض کے
باریک باریک جاندار نطفے جو ہوا مین اڑتے رہتے ہین اندنون
اُنکو خردبین آئینون سے بخوبی دیکھتے ہین اور انکا حال واقف اسرار
باطن جناب سرورعالم صلے اللہ علیہ وسلم پہلے ہی سے ارشاد فرماچکے
ہین تَنَکَّبُوا الغُبَارَ فَمِنْہُ تَکُوْنُ النَّسَمَۃُ یعنے ایک طرف ہو غبار
سے پس بعض اوس غبار مین نسمہ ہے یعنے جاندار۔ خردبین سے
دیکھنے سے یہہ جاندار ذرے ہوا مین پانی مین خلامین ملامین انسان
کے ہر ہر عضو اور انتون مین خون مین ہر ہر جا پھرتے چلتے
نظر آتے اور منی مین جو زندہ ذرے پھرتے چلتے نظر آتے یہی
نطفے ہین اور انہین مین سے ایک نسمے کا بچہ بنتا اور انہین کو حضور
اقدس فرماتے ہین کُلُّ نَسَمَۃٍ ھُوَخَالِقُہَا یعنے ہر نسمہ جاندار کا اللہ
خالق ہے اوس جاندار کا۔ اور بھی ایک بات قرین قیاس ہے کہ جتنے بدن کے

رطوبات پروردگار نے جسم کی تعمیر وغیرہ کے لئے معین فرمائے
وہ نجس نہین سمجھی جاتی مثلاً صفرا جسکے فوائد کثیر ہین اور لیلبے کی رطوبت
ہضم کے لئے ہے اور دودہ بچے کی پرورش کے لئے ہے اور تہوک
جو نوالے کی ترتیب کے لئے ہی اور ہضم کو بھی اس سے تائید ہوتی اور
معدہ کے رطوبات ہاضمہ کے لئے ہین ایسے ایسے بکار آمد رطوبات
نجس نہین ہین اور اشک جو دیدون کے اور ناک کے منقرین کے
تر رکھنے کے لئے ہے ہرچند کہ ان سے جسم کی کوی تعمیر نہین ہوتی
مگر کام کی شئے ہونے سے وہ بھی نجس نہین اور منی جو ایک عمدہ رطوبت
ہے اور انسان کی نسل جاری کرنے کے لئے پیدا ہوتی ہے وہ
کیونکر نجس ہوسکتی۔ حدیثون سے ذات منی کی طہارت ثابت اور حقیقتاً
ظاہر ہے اور حکما ایک بات ہی کہ وہ قابل لحاظ ہے جناب امام ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کا قیاس ہے کہ اس کے دہونے کی تاکید جو فرماتے ہین
اسکا سبب کیا ہی اسکا سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ تمام حدیثون
کے خلاف قیاساً اسکے طہارت کی نفی نہین فرما سکتے فقط راستہ
اسکے اخراج کا مجاری بول ہے اور امام صاحب کا قیاس بہت ٹھیک ہے

کہ اوس راستے سے منی گذرنے مین کیا عجب ہی کوئی ذرات پیشاب
کے جو نجس ہے اسکے ساتھ شامل ہو جائین اسی سئے وہ دہونے کو تاکید فرمائے
ہون کیا کوئی مشکوک پانی کی مچھلی کو نجس بناسکتے ہین زندہ نطفہ منی بنتا
ہے اور منی اگر خراب راستے سے گذری تو نطفے کو اس سے کیا نقصان
اور منی کے اخراج کا راستہ استنجے کی راہ مقرر ہونے کا یہہ سبب ہی کہ
بعد اخراج منی کے بقیہ حصہ منی کا پیشاب کرنے سے خارج ہو جاتا اسی لئے
فقہا تاکید فرماتے ہین کہ بعد انزال کے غسل سے پیشتر پیشاب کرنا چاہیے
تا بقیہ منی اخراج پاوے یہہ بھی ایک بات معلوم رکہنے کی ہے کہ
پیشاب منی کے زندہ نطفون کا دشمن ہی اسکا قطرہ گرتے ہی منی کے
جاندار نطفے اوسیوقت مرجاتے ہین پیشاب کا ذرہ جو نجس ہے
منی کے ساتھ رہکر حل قرار پائیگا اگر کسیکو گمان ہو اوس حکیم علیم نے
اوس شبہ کو مٹادیا کہ ہر روز دیکہا جاتا ہے جہان اوس جاندار نطفے
پر پیشاب کا ذرہ گرا کہ وہ مرگیا۔

منی کے طاہر ہونے کی حدیثین

عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عُمَرَ وَعَائِشَةَ وَاَحْمَدَ لِرِوَايَةِ الْفَرْكِ وَحَمْلُوْا

غَسلهٗ عَلی الثّوب روایت ہے حضرت علیؓ سے اور ابن عمر اور عائشہؓ
سے اور احمد نے واسطے روایت غسل کے اور حمل کئے دہونے کو اوپر
استحباب کے ایضًا اَلمَنِیّ وَقَالَ الشَّافِعِیّ وَدَاؤُد وَھِیَ اَصَحُّ
الرِّوَایَتَینِ عَن اَحمَدَ بِطَھَارَتِہٖ وَنَسَبَہُ النَّوَوِیُّ اِلَی الکَثِیرِینَ
وَاَھلِ الحَدِیثِ منی اور کہے شافعی اور داؤد اور صحیح تر دو روایتوں کا
امام احمد سے طاہر ہونا اوس منی کا اور نسبت کی اوس کے طاہر ہونے
کی امام نووی نے طرف بہت لوگوں کے اور طرف محدثین کے
ایضًا عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
عَنِ المَنِیِّ یُصِیبُ الثَّوبَ فَقَالَ اِنَّمَا ھُوَ بِمَنزِلَۃِ المُخَاطِ وَالبُصَاقِ
وَاِنَّمَا یَکفِیکَ اَن تَمسَحَہٗ بِخِرقَۃٍ اَو بِاِذخِرَۃٍ رَوَاہُ الدَّارقُطنِیُّ
روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا ابن عباس نے
سوال کئے گئے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منی کسی کپڑے کو
لگ جاوے تو اوسکا کیا حکم ہے فرمایا حضرت نے جز این نیست کہ
وہ بمنزلہ رینٹ اور تہوک کے ہی اور تحقیق بس کرتا ہے تجھکو پونچھنا
اوسکا کپڑے سے یا اذخر سے جو گہانس ہے ایک قسم کی روایت کیا اوسکو

دار قطنی سے ایضًا عن عطاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
فی المنی یصیب الثوب قال انما ھو بمنزلۃ النخامۃ والبزاق
امطہ عنک باذخرۃ ۱۲ روایت ہی حضرت عطا سے وہ روایت
کرتے ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیچ حکم منی کے
جو لگ جاوے کپڑے کو کہا ابن عباس نے جز این نیست کہ وہ بمنزلہ
بلغم اور تھوک کے ہی دور کر تو اوسکو اپنے سے ساتھ اذخر کے
گھانس
ایضًا عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قال کنت افرک
المنی من ثوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا کان
یابسا واغسلہ اذا کان رطبا سنن دار قطنی مین روایت ہی
حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ فرماتی ہین تھی مین
رگڑتی منی کو کپڑے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
جسوقت خشک ہوتی اور دہوتی تھی مین اسکو جسوقت کہ تر رہتی۔
ایضًا فائدۃ صرح الحافظ فی الفتح بانہ لا معارضۃ
بین حدیث الغسل والفرک لان الجمع بینھما واضح علی القول
بطھارۃ المنی بان یحمل الغسل علی الاستحباب للتنظیف

لَا عَلَی الْوُجُوْبِ وَهٰذِهٖ طَرِیْقَةُ الشَّافِعِیِّ وَاَحْمَدَ وَاَصْحَابِ الْحَدِیْثِ۔ تصریح کی حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری مین باینطور کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ نہین معارضہ حدیث غسل اور حدیث فرک کے درمیان اس لئے کہ جمع کرنا دونون حدیثونمین ظاہر ہے اوپر قول پاک ہونے منی کے باینطور کہ محمول کیا جاوے دہونا مستحب ہونے پر بسبب پاکی کے نہ واجب ہونے پر اور یہہ طریقہ امام شافعی اور احمد اور اصحاب حدیث کا ہے۔ اَیْضًا وَمَنِیُّ حَیَوَانٍ مَاکُوْلٍ طَاهِرٌ وَغَیْرُهٗ نَجِسٌ بحار الانوار۔ اور منی حیوان ماکول کی طاہر ہے اور غیر ماکول کی نجس ہے۔ مَذِیٌ وَهُوَ مَاءٌ اَبْیَضُ رَقِیْقٌ لَزِجٌ یَخْرُجُ عِنْدَ شَهْوَةٍ بِلَا دِفْقٍ وَّلَا فُتُوْرٍ یَعْقُبُهٗ وَرُبَّمَا لَا یُحَسُّ لِخُرُوْجِهٖ وَهُوَ فِی النِّسَاءِ اَکْثَرُ مذی ایک سفید پانی ہے پتلا ہے چکناؤ والا نکلتا ہے وقت شہوت کے بغیر کودنے کے اور بغیر کاہلی اور سستی کے جو پیچھے آوے اوس کے اور اکثر نہین محسوس ہوتی ہی وقت نکلنے کے اور وہ اکثر ہے بیچ عورتون کے اَیْضًا وَالْمَذِیُّ اَرَقُّ مِنَ النُّطْفَةِ اور مذی پتلی ہے منی سے۔ الحاصل منی کے

بارے مین حدیثین جو آئی ہین اور اون کے پاک کئے جانے مین اتنے
الفاظ آئے ہین۔ غسلاً یعنے دہونا بھی جایز ہے آو مسحاً فقط
پونچھ دینا بھی جائز ہے اوفرکاً رگڑ دینا بھی جائز ہے آوحتاً
دور کرنا یعنے جہٹک دینا کسی وضع سے بھی ہو آوسلتاً دو انگلیون سے
پاک کردینا بھی درست ہے۔ آوحکاً ناخن وغیرہ سے چہیل ڈالنا
بھی جایز ہے۔ پس اس قول پر یہہ امر ثابت ہو گیا کہ دہونا منی کا فرض یا
وواجب نہین ہے فقط مستحب ہے۔ مذی کیا شئی ہے مذی مرد اور
عورت کے اندرونی آلہ تناسل کے غدودون کی رطوبت ہی جو
مثل سفیدی بیضے کے ہوتی ہے اور اس کے باعث ہمبستری مین
مرد اور عورت کو آسانی ہوتی ہے اور بھی عورتون کو زچگی کے وقت
سہولیت اسکے چکنای اور تراوٹ کے سبب بہت کچھہ ہوتی ہے

سوال راقم کا سوال ہے کتاب بحار الانوار سے ثابت ہوا منی اوس
حیوان کی جسکا گوشت حلال ہے پاک ہے اور دوسری بات یہہ ہے
حیوانات کو حیض نہین آتا پس اونکا نطفہ بھی طاہر اور پرورش جنین
کی خون حیض سے ہوا کرتی ہے حیوان مین وہ بھی نہین ایسے دو

وہ فضائل ان کو حاصل ہین جو انسان کے سمجھ و نصیب نہین ہین پہر
انسان اشرف اور تمام حیوانات پر کیا بات ہوا بڑا یہ کہ یہ کیا
یہی آدم کا انکو خطاب کیا اور انکے جب تجربہ ہوا تو بصیرت
پاک ہو سکتے ہین اسمین بہتر ن سے جواب دیا شرافت کو کیونکہ یہ
امور مانع نہین اسکی شرافت اسکے دماغی قوتون پر منحصر ہے ذاتی
کہا خاک دماغی قوتون پر شرافت ہو سکتی ہے اگر یہ ان باتون کا شوق
اور انکو زبان آتی اون کے روبرو جب دماغی قوتون کی شرح تیرین
بیان کی جاتین تو وہ یہی کہتے میان سب کچھ ہے تو اپنے اصل پر خیال
کرو بس آگے نہ بڑہو منصف لوگ منصفانہ قدر کرینگے جو بات ہم نے
اس بارے مین نکالی ہے آجتک کسی نے نہ سوچا ستی کو طہارت
حدیثون سے معلوم ہو چکی اب خون حیض سے بچے کی پرورش ہونا
اسکا معقول ثبوت ہمنے دیا ہے ۔

والدہ کے شکم مین انسان کے بچہ کی خون حیض سے پرورش ہونیکا بیان

سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مین یہودی حائضہ عورتون سے
پرہیز کرتے تھے اور اس کے پاس جانا سخت عیب جانتے تھے۔ اور

نصارا اپنی حایضہ بیبیون سے جماع کرتے تھے اور مسلمان ابتدا
مین بعض نصارا کے طریقے پر چلتے تھے اور بعض یہود کی روش پر
تھے صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے معروضہ کئے کہ اس
بارے مین کوئی ارشاد ہوتا ہم اوس طریقہ کو اختیار کرین اوسوقت یہہ
آیت شریف نازل ہوئی وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ قُلْ هُوَ اَذًی
فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی الْمَحِیْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰی یَطْهُرْنَ فَاِذَا
تَطَهَّرْنَ فَأْتُوْهُنَّ مِنْ حَیْثُ اَمَرَکُمُ اللّٰهُ اور پوچھتے ہین تجھ سے
حیض کا حکم کہدے وہ نجاست ہے پس الگ رہو حیض مین عورتون سے
اور اون کے پاس نجاؤ جب تک کہ وہ پاک ہولین پھر وہ جب پاک
ہوجائین اون پاس جاؤ جس جگہہ سے کہ خدا نے تمکو حکم دیا ہے
حایضہ زوجہ کے ساتھ فقط کھانا پینا سونا بیٹھنا حقتعالی نے
جایز رکھا اور حکم یہہ ہوا کہ وہ حیض آنیکی جا سے ہی اوس سے بچو اور صحبت
نکرو وہ حیض کی مدت کیا ہے ہر مہینے مین اکثر مقرر تاریخون مین تین
یا چار یا پانچ یا چھ دن اوس مقام سے خون آتا اور بعد اسکے موقوف
ہوجاتا۔ اگر وہ خون حیض کسی سبب سے بند ہوجاسے ادرار اوسکا ضماد

جسم کے کسی اور مقام سے اوسی مقرر تاریخون مین جن تاریخون مین کہ

معمول آتا تھا جاری ہوا کرے اور اوسی مدت مین موقوف بھی ہو جایا کرے

جیسا کہ قے سے نشش سے ناک سے منھ سے آنکھون سے پستانون سے

انگلیون سے بواسیر سے یا بدن کی دوسری کسی جگہ سے نکلے تو

اوسکو طبی اصطلاح مین مواعضی حیض کہتے ہین قرآن اور حدیث اور

فقہ نے اسکا کہین پرہیز نہ بتایا کہ اوس عورت کے اوس خون کو

ہاتھ مت لگاؤ اور اوس عورت کے احکام حایضہ سے پرہیز کرنے

کے مثل ہین دیکھا چاہئے یہہ وہی حیض ہی مگر مقام بدل گیا اس لئے

شارع نے کوئی حکم اسپر نہ لگایا پس معلوم ہوا حقتعالی کا حکم یہہ ہے کہ

حیض کے جریان کے وقت اوس مقام سے بچو جو اوس مقام سے

اگر اوس کا جریان ہو۔ فرج سے خون نکلنے کا نام حیض ہے اب

خیال کیا چاہئے حاملہ کو بچے کی پرورش مین خون صرف ہو جاتا اس لئے

اوسکو حیض نہین آتا اگر اوس مقام سے ٹپک کر نہ آوے تو کیونکر کہہ سکتے

کہ وہ حیض تہا کہ جس سے بچہ پرورش پایا ہان اگر وہ خون باہر ٹپک کر

اگر حیض کہلا کر پہر جسم کے اندر جا کر اگر بچے کی پرورش کرتا اوسوقت

ہمیشہ ہی سے پرورش پایا کرتا۔ مثلاً اگر کوئی شخص ہمیشہ حلال روپیہ
مال حلال سے کسی حرام کام مین صرف کیا کرتا تہا اگر وہ شخص کسی ماہ مین کسی
نیک کام کے لیے سو روپیہ دے تو کیا یہہ کہہ سکتے ہین کہ اوس نیک کام
مین وہ روپیہ نہ لیا جائے کیونکہ وہ حرام روپیہ ہے قبل از وقوع
واقعہ کے کسی مقدمہ مین الزام ہو نہین سکتا۔ سواے اس کے اور بھی
غور کیا چاہیے ایام رضاعت مین دو دو سال تین تین سال گزر جاتے
حیض نہین آتا بسبب دودہ کے پلانے مین خون صرف ہونے کے تو
کیا جب بھی یہی کہینگے کہ دودہ خون حیض ہے ناظرین انصاف بیان فرمائیے
کہ اس راقم نے کیسے سخت مسئلہ کو سہل کر دیا ہے ایک بات اور
بھی خیال مین آتی ہے ایام حمل مین حیض بند ہو جانے کے سبب سے
یہہ کہین کہ وہ بچہ خون حیض سے پرورش پا رہا ہے اک نام زد کرنیکے لیے
کہین تو مضایقہ نہین کسو واسطے کہ اوس خون کو جو جنین کو پرورش کرتا ہے
بجز حیض کہنے کے اور کیا نام رکھہ سکتے ہین یہہ نام رکھہ لین مگر اوسے
باہر نہین آنے تک نجاست کا اطلاق کیسے کر سکتے ہین ۔ گو ہم نے
حیض کو طاہر بنا دئے بقول مولانا ؎ ہر چہ گیرد علتے علت شود

کفر گیرد کاملی ملت شود ۔ یہہ بات اس لئے لکھی گئی کہ تفاسیرون مین اگلے
پیشوا لکھہ گئے ہین کہ نطفے کے ساتھہ خون حیض ملنے سے جنین بنتا ہے
اس سے معلوم کرلو وہ پاک خون ہے گو اوسے حیض کا خون کہہ لین
حقتعالی عورات کے ارحام نکاح کی برکت سے پاک فرما دیتا ہے اور
اصلاب بھی پاک ہو جاتے ہین اگر منی اور نطفہ غلیظ اور نجس ہوتے تو یہہ
کیون کہا گیا لَا تَجْعَلُوا نُطْفَكُمْ اِلَّا فِی طَهَارَةٍ جب نطفہ کو غلیظ سمجھتے
ہین تو پاک جاے مین اوسے ڈالنے کو فقہا کیون تاکید فرماتے ہین
اگر نجس شئے کو پاک جاے ڈالین تو کیا پاک ہوتی بلکہ وہ جاے بھی
نجس بنا دیتی معتزلہ اور سنت جماعت کے اس آیت شریف پر مباحثے
ہوا کئے چنانچہ تفاسیرون مین مذکور ہے قولہ تعالی وَاِذْ اَخَذَ
رَبُّكَ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰی
اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰی اور جبکہ تیرے رب نے بنی آدم
کی پشت سے اونکی اولاد کو باہر نکالا اور اُنہین کو اُنپر گواہ بنا کر یہہ کہا
کیا تمہارا رب نہین ہون سبھون نے کہا کیون نہین ۔ حسین منصور رح
فرماتے ہین بیت در میان ہیچ نہ ہر چہ ہست اوست ۔ اوخود

الست بربکم گویند وہم خود بلی کنند ٭ معتزلہ کہتے ہین روز میثاق قوای
دراکہ عطا ہوے تھے اوس وقت اگر تمام بنی آدم کے اصلاب سے ذریات
کو ظاہر کرکے عہد لیا گیا اس سے کیا نتیجہ نکلا اس وقت کسیکو وہ یاد
کہان رہا اس یاد رہنے کا بیان اس کتاب کے صفحہ ۳۶ مین لکھدیا
ہون اور یہہ بات کافر مومن ہر شخص کو یاد رہے مگر کیسا یاد رہی جیسا
کوئی خواب دیکھہ کر بھول گیا ہے اور کچھہ ذرا یاد دلاتے ہی یاد آجاتا ہے
اسی لئے ہر شخص اپنے خالق کی تلاش مین رہتا ہے مگر راہبر جس فریق کا
ملگیا اوسطرف لیچلا ۔ نکتہ عرت انمرا معلم رہے حاملہ کے شکم
مین جنین مراقبہ کی حالت مین رہتا ہے اور اوسکا تصور یہہ رہتا ہے
کہ الٰہی تو اپنے اکرام اور مہربانی سے مجھے بے تردد والدہ کی عروقات
سے غذا پہنچاتا ہے مگر اسکا علم مجھے نہین ہے کہ یہہ جوارح ہاتھہ پاؤن
منھہ دانت زبان اور کان کس لئے تو نے بنائے اوسوقت
اوس کے قلب پر القا ہوتا ہے تجھے قریب اس عالم سے دوسرے
عالم مین جانا ہے وہان کے بکار آمد ہونے کے لئے یہہ سامان
تیرے لئے مہیا کرنا ضرور تھا اور اوس عالم مین اسکے بغیر تو فلاح

نہ پائیگا۔ پس وہان کے لئے یہی قلبی اشارا کافی تھا۔ اور اس عالم مین وہ موقع قلب پر القا کرنے کا نہ تھا حواس خمسۂ ظاہری اور باطنی عطا ہو چکے پس انبیا اور رسل کو ہماری جنسون سے اپنے اور بندون کے درمیان واسطہ گردانا اور سن بلوغ یعنے دماغی قوتون کی تکمیل ہونے تک غیر مکلف رکھا جب بلوغ ہوا اوسوقت اپنی توحید اور معرفت کے لئے اور اپنے انعامات کے شکریہ مین عبادات کے لئے مجبور کیا اور انبیا اولوالعزم نے فرمایا تم پہلے جیسے ایک عالم سے اس عالم مین آئے اوسی طرح آیندہ اور ایک عالم مین جانا ہے شکم مادر مین ایک زمانہ تمہارے اس عالم مین آنے کا معین کیا گیا تہا مگر یہہ عالم ایسا ہے کہ یہان سے روانا ہونے کا وقت سوا اوس واقف اسرار غیب کے کسی دوسرے کو خبر نہین اور تم جب والدہ کے شکم مین تھے اپنے ہاتھ پیر وغیرہ کو دیکھہ کر لاعلمی سے پوچھتے تھے کہ یہہ کس کام کے لئے ہین اس عالم مین اب وہ کام پر آئے اب جو یہان سے دوسرے عالم مین جاؤگے وہان کام پر آنے کے باتین تمھارے پروردگار کے حکم سے ہم تمکو سکہلاتے ہین اور ان احکام پر ہم آپ عمل کرکے بتاتے ہین

اور بعد اوسکے تم عمل کرو وہ کیا ہین پہلے توحید ہے اور بعد اوامر و نواہی کتاب اللہ کے اور حدیث سرور عالم کے موافق اور عبادات ہین اور ان احکام کو بجا لانے کی قوتین تمھارے جسم مین سب رکھی ہین لذات اور شہوات اور علایق کو ترک کرو مولانا فرماتے ہین

تا ہوا تازہ است ایمان تازہ نیست	کین ہوا جز قفل این دروازہ نیست

اور جو وہان کام آنے والا اپنا پروردگار ہے اوس سے یاری کرو اور اگلے نافرمانون پر جو جو غضب نازل ہوے تھے اور فرمانبردارون پر جو جو مہربانیان ہوئین تہین بیان کئے اور جو جو ظلم و معصیت کرکے یہان سے گئے اونکے تکلیفات اور جو جو بھلائی کے ساتھ گئے اونکی راحتین بیان کردئے یہہ سنکر جنہون نے انکی تکذیب کی وہ کافر ہوے اور جو ایمان لائے وہ مسلمان ہوے جب انبیا کا زمانہ گذر گیا اوس تبلیغ احکام کے لئے قرآن شریف حدیث کی کتابین موجود ہین اور علماے دین اور صوفیہ اونکے نائب اسوقت حاضر ہین

نکتہ اسم ذات یعنے اللہ جو کلہم اسماے صفات پر محیط ہے تمام کلام مجید مین تخمیناً دو ہزار سات سو چھیالیس ہین جو باعث برکات

کوین ہے۔ اور بنانے انسان کے مقدمہ مین بھی بکثرت آیتین مکرر
مکرر قرآن شریف مین بیان کی گئین اکثر ان سے راقم نے چنے
ہین۔ انکا اصل مطلب تو اللہ تعالی اور اوس کے حبیب کو معلوم اپنی
رائے ناقص سے معلوم ہوتا ہی کہ ان سکے بنانے کو حقتعالی دوست
رکھتا ہے کہ ہر شخص اپنے طور پر تاویل کرتا ہے ؏ کس ندانست کہ منزل گہ
آن یار کجاست ٭ اینقدر ہست کہ بانگ جرسے می آید ٭ اون مین سے
بعض کی تاویل کیجاتی ہے جو حکمت سے متعلق ہے۔ انسان کی
پیدایش کا پورا پورا حال حقتعالی نے بیان فرمادیا تا کہ مومن اس سے
معلوم کرین کہ ہم عدم تھے اور بے نام و نشان تھے اور بعد اس کے
کہان سے کس کس شئے سے وجود مین آئے اور پھر کیا ہونگے
اور کہان جائینگے اس رحمت اور انعام پر اوسکا شکر بجالائین اور کفار
کے مقابلہ مین ارشاد فرماتا ہے پہلے تمہارا ذکر بھی نتھا عدم محض تھے
ہم نے اتنے اطوار سے تمکو وجود مین لائے تس پر اگر ہماری ربوبیت
سے انکار ہی اور قیامت کے روز پھر پیدا کئے جانے کے منکر ہین
تو معلوم کرو پہلے دفعہ بنانا مشکل تہا وہ تو ہم آسانی بنا چکے پھر دوبارا

بانا کیا ہم سے نہو سکیگا۔ پس دوسرے عالم مین ہم تمکو پیدا کرینگے اور
اس انکار کے بدلے مین دوزخ مین ہمیشہ جلا کرو گے **پہلی آیت**
هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ (الله) وہی جو صورتین
بناتا ہے تمھاری بیچ رحموں کے جیسے چاہے۔ نر مادہ کالا گورا
کامل ناقص اور چھرے مختلف اسکی پوری کیفیت اوپر بیان ہو چکی ہے
اب ایک بات اسمین قابل دریافت تھی کہ حمل خارج الرحم سوا سے
رحم کے عورتون کے پیٹون مین اور بھی کسی مقام مین ہوا کرتا ہے
اگر رحم مین ہی قرار پانا قرار پایا تو پھر وہ کیونکر ہو سکے اسکے جواب مین
دوسری آیتون مین اونکے پیٹون مین حمل ہونے کا بھی ارشاد
مِنْ بُطُونِ أُمَّهَاتِكُمْ کا ہوا آیندہ اوسکا ذکر کیا جاویگا۔ ہرچند کہ خود
رحم حمل کی حالت مین کولہے اوپر ہو کر مقام شکم مین چلا جاتا اوسوقت
بچہ شکم مین ہی کہہ سکتے ہین یعنے بچہ رحم مین اور رحم شکم مین۔
دوسری آیت یہہ اوس بارے مین ہے کہ جب بی بی مریم کو حقتعالے
کا حکم ہوا ہم تم کو لڑکا دیتے ہین آپنے عرض کی بغیر شوہر کے کیونکر
ہو سکے تب جبرئیل نے کہا اللہ تعالی ایسا ہی پیدا کرتا ہے جب چاہتا ہے

تیسری آیت عیسی کی پیدایش کی مثال آدم کی پیدایش کے مانند ہے آدم کو حقتعالی نے بغیر والدین کے بنایا اور عیسی کو بغیر باپ کے بنایا چوتھی آیت اپنے پروردگار سے ڈرو کہ جس نے ایک آدم سے حوا کو اور تمام خلایق کو پیدا کیا۔ پانچوین آیت وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا ۝ اور پیدا کیا ہے آدمی ناتوان۔ مفسرین فرماتے ہین اس آیت شریف کے ماقبل اور مابعد کی جو آیات ہین اون مین تمام بیان نسا کا اور نکاح کا ہے اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ شہوات مین مرد عورات سے بچنے مین ضعیف ہین اور قاعدہ طب سے اطبا انسان کی خلقت ضعیف بیان کرتے ہین اور حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ کا بھی قول تفسیر مین یہی ہے کہ آدمی کی خلقت ہی ضعیف ہی معلوم کیا چاہئیے کہ انسان ضعیف البنیان ہے چنانچہ اسکا دراز ہے پوست نرم اور کوئی پوشش مثل پرند اور حیوانات کے پر و بال کھپلیان وغیرہ کچھ نہین۔ اور بے ہتھیار ہے نہ بہایم کی طرح سینگ نہ درندون کے سے دانت اور ناخن۔ نہ پرندون کی طرح اڑ سکتا اور نہ دوسرے جانورون کے مانند دوڑ سکتا اور نہ ...

شتر وغیرہ کے برابر نر و مادہ ہے کبوتر - مرغ خانگی - بربری بکری بھیڑ - گھوڑی وغیرہ ایسے ایسے جانور جہاں مادہ کو دیکھے اوسپر جا پڑے - اور بیچارہ انسان شرم کے سبب اور مذہبی ممانعات کے باعث اکثر بجا لاتے ہیں یا بسا اوقات لحاظ ہو کر مثل حیوانات مذکور کے شہوت سے نا چیز بہ نسبت حیوانات کے شاذ و نادر چھٹی آیت اس آیت میں نطفہ سے انسان پیدا کیے جانے کا ذکر ہے اور اسکا بیان پہلے ہو چکا بعد اسکے اجل کا ذکر ہے - اجل کیا ہے جدائی ہے روح کی جسم سے بعد آخر بقیہ کے جسم کا جو حال ہوتا ہے اسکا بیان لکھے گیا - اور روح کا بیان آیندہ آئیگا ساتوین آیت اسمین بھی آدم سے تمام انسانون کے پیدا کیے جانے کا ذکر ہے آٹھوین آیت اسمین خلائق کے پیدا کیے جانے کا اور صورتین بنائے جانیکا حقیقتاً ذکر فرماتا ہے کہ ہم بنائے ہین تمکو - اور ملائکہ سے سجدہ دلانیکا ذکر ہے نوین آیت اسمین بھی ایک آدم سے پیدا کیے جانے کا اور حمل ہونے کا ذکر ہے دسوین آیت زمین سے انسان کا پیدا کیے جانا اور اسمین انسان کی آبادی ہونا اسکا مفصل بیان ہے

اندروہ پیچھے لکھہ چکا ہون گیارہوین آیت اَللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ
کُلُّ اُنْثٰی وَمَا تَغِیْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَکُلُّ شَیْءٍ عِنْدَہٗ بِمِقْدَارٍ
اللہ جانتا ہے جو کچھ اُٹھاتی ہے ہر عورت اور جو کچھ کم کرتے ہین رحم
اور جو کچھ بڑہاتے ہین اور ہر چیز نزدیک اوسکے اندازے پر ہے۔ رحم کے
گھٹانے اور بڑہانے کا حال پہلے لکھے گیا اور اگر تمام دنیا کے
حمل اور تولد کے حالات قسم قسم کے لکھین تو نہ عمر کسیکی کفاف کریگی
اور نہ وہ بیان مکمل ہوسکیگا ہر وقت کہین نہ کہین ایک نئی بات موجود
ہوجاتی ہے۔ اور یہہ تمام اندازون کا مقدار اور علم خداے کریم کے
پاس موجود ہے بارہوین آیت مین انسان سخت مٹی سے پیدا کیے جانیکا
ذکر ہے اسکا بیان پہلے ہوچکا تیرہوین آیت مین انسان کا نطفہ سے
پیدا کئے جانے کا حال ہی چودہوین آیت وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ ثُمَّ
یَتَوَفّٰکُمْ وَمِنْکُمْ مَنْ یُّرَدُّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِکَیْلَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ
شَیْئًا ۵ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو پھر قبض کریگا تمکو اور بعض تم مین سے
وہ شخص ہے کہ پھر آجاتا ہے طرف ناکارہ عمر کے تو کہ نہ جانے پیچھے جاننے
کے کچھ عالم طفلی مین دماغی قوتین ناقص رہتے ہین بیس سال سے چالیس سال

تک تجربہ اور عقل کامل ہوجاتی حیوان اور انسان کے جسم کی ترکیب دو طرح
کے مادون سے ہی ایک ارضی دوسرا حیوانی ارضی وہ ہے جو مادے
زمین کے اوس کے جسم مین ہین یعنے اقسام کے نمکیات اور چونے
کے مرکبات آہن فاسفورس وغیرہ دوم کئی قسم کے حیوانی مادے ہین
سن طفولیت مین خاکی مادے کم رہتے اور حیوانی مادے زاید رہتے
اسی باعث بکرون کے ہرن گائے وغیرہ کے بچونکا گوشت پکا ہوا
چکنا ہوتا ہے اوس مین چہل اور سرکشی کا مادہ رہتا سن جوانی مین
تمام مادے برابر اعتدال پر رہتے اور بڑھاپے مین ارضی مادے
زیادہ ہوتے جاتے حواس اور حس وحرکت گہٹی جاتی قوی کمزور
ہوجاتے سماعت اور بصارت ذہن اور حافظہ مین ادراک تمیز وغیرہ
مین فرق آجاتا پوست مین جہریان منھہ پر چہائیان ہوتے آنکھون کی
جاتی رونق ہوجاتی بال گرتے جاتے مثل ظاہر کے باطن کا
حال بھی متغیر ہوجاتا اور مزاج بچپنے کا سا ہوتے جاتا لوگ کہتے کہ
بڑے میان بڑے بہولے ہین مگر جن پر اوسکا فضل شامل حال رہا
اس سن مین بھی اون کے ہوش وحواس بحال رہے - اسی لئے

حضور اقدس سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس ناکارہ عمر سے پناہ چاہے ہے پس ترسٹھ برس کا سن شریف تھا جب وصال ہوا اور حضرت جناب ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اسی سن مین وصال فرمائے ہر چند کہ مفسرین اس ناکارہ عمر کو اپنے اپنے طور پر مقرر کیئے ہین راقم کہتا ہے بعد ترسٹھ کے اسکی ابتدا ہوگی۔ ایک بات اور اس عمر کی عمر والون مین دیکھی جاتی ہے یعنے بیٹے پوتے لڑکیان پوتیان نواسے وغیرہ سدہار تے اور یہہ ضعیف اون کے غمخوار زندہ رہتے۔ لوگ طعن کرتے کہ بوڑہا کیا کمبخت ہے جوان جوان مرگئے خود جی رہا ہے۔ ہر چند کہ قاعدہ طب سے انسان کا جسم ہر وقت نیا ہوتا جاتا ظاہر جسم کو دیکھ کر خیال کرو مشرکون کے لڑکیون کے چہرے اور ہاتو نپر کے سیاہ نقشے جیسے گوندا کہتے ہین اور سیاہ گہٹے چہائیان داغ ہے پہوڑون کے التیام پائے سو جاسے کے نشان برص کے داغ ہے وغیرہ عالم طفلی سے عالم ضعیفی تک ویسے ہی نظر آتے مگر ہمیشہ اوسکا پوست نیا بدلتا گیا ہے لیکن نیا جسم جس وضع پر پہلے کا رنگ دیکھتا ہے اوسی رنگ پر بنجاتا ہے اسی پر باطن کا خیال کیا چاہئے

باطنی آلات دماغ وغیرہ اونکی بھی بالمنت بدلتی ہے اور پہلے کی بابت
کی طرح تجانی اور قوتین دماغی بہی حافظہ وغیرہ سب کچھ تعلیم کرجاب تے مگر
سن ضعیفی مین سبب اندرونی باقتون کے تبدلات کی ترتیب اور
تعلیم اور اصلیت وغیرہ اکثر حالات مین صحیح طور سے ہونے کے سبب
جسم اور دماغ کے افعال مین فتور پڑجا تا معدہ جگر رودے وغیرہ
جتنے اندرونی آلات ہین سب ناقص ہوتے شرائین جو دماغ کی
پرورش کے لئے باقی ہین ہین اون مین خاکی مادے بہ نسبت حیوانی
مادون کے زیادہ ہوجانے سے آسانی سے توٹ جانے کے
قابل ہوجاتے تھوڑے سے صدمہ سے گرجانے یا قی وغیرہ کے جھٹکے
سے وہ شریان توٹ کر دماغ مین خون بکہر کر فالج یا سکتہ ہوجاتا
استخوان بھی آسانی سے توٹ جاسکتے پہر اونکا التیام مشکل۔ کچھہ قدیم
حافظہ باقی رہجاتا نئے باتین دماغ مین ٹھہر نہین سکتے اس لئے حال
کی باتین یا کچھہ کتاب کا مضمون حافظ نہین کرسکتے پہلے کہانیان قصے
یاد رہنے سے اکثر چہوٹے بچے اونکو سمجھہ جاتے کہ یہہ ہمارے
مزاج سے ملتے جلتے ہین کیونکہ خود پروردگار ارشاد فرماتا ہے کہ ہم

پھر اون کو اوسی بچپنے کی عمر مین لاتے ہین پس اسی لئے بچے اکثر بوڑہون سے ناتا نا کر کے بہت مانوس ہو جاتے اور ہر ایک بات نقل وحکایات دریافت کرتے اور وہ برابر پچھلے قصے اور ان بیان کرتے۔ اور جب اس سے بھی سن تجاوز کر کے بہت ضعیفی آجاتی اوسوقت مردون کے داڑھی مونچھ کے بال گرتے جاتے ہمت اور رعب دلاوری جاکر مثل عورات کے ہوتے جاتے جسکو پیر فانی کہتے اور بخلاف اس کے عورتین جب اس سن کو پہنچتین اون کو داڑھی مونچھ آغاز ہو کر مردون کی سی آواز اور دلاوری پیدا ہو جاتی ایسا تو ہوگا بقول شخصے۔ سنگ آئینہ بنا آسینہ پتھر ہوگیا بعض حضرات تفاسیر مین فرماتے ہین آدمی جیسا جیسا کبرسنی کو پہنچتا اوسکا تجربہ اور زیادہ ہوتے جاتا ہی یہہ بات قرین قیاس نہین کیونکہ خود پروردگار فرماتا ہے وَمِنكُم مَن يُرَدُّ إِلَىٰ أَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِن بَعْدِ عِلْمٍ شَيْئًا ۚ یعنے علم ہونے کے بعد لاعلمی پیدا ہوجاتی ہی یہی باعث ہی کہ محاکمہ جات کے اہل خدمات کو اور اطبا کو ساٹھ سال کے سن کے اندر وظیفہ ہو جاتا ہے۔ بڑہاپا اور کہولت ایک بات ہے

خدمت فی ایک بات ہے ضعف تو ہر سن کے آدمی کو کہیں سبب سے
ہوجاتا کرتا ہے مگر بڑھاپے ارذل عمر کا مصداق نہیں ہو سکتا یہاں کبرسنی کا
بیان ہے - اور یہہ کبرسنی اور کہولت بھی پروردگار کی ایک نعمت ہے
کس واسطے کہ قرآن اور حدیثوں سے معلوم ہو چکا انسان ہوا اور حرص
اور شہوت سے باز رہنا چاہیئے بہت کم ہونگے جو جوانی کے
سن میں اس حکم پر عمل کرتے ہیں اور یہہ پرہیزگاری جو ایک نعمت
عظمی ہے اسکو اختیار نہیں کر سکتے اس لئے اللہ تعالی اپنے فضل سے
اس سن کو پہنچاتا ہے کہ اونکا ذائقہ خراب ہو جاتا ہے جس سے
مزے اون کی زبان سے بگڑ جاتے ہیں اور سامعہ خراب ہو جانے سے
غیبت وغیرہ ہجو بری ہر وقت سننے سے باز رہتے ہیں اگر کسی نے کچھ
پکار کر کے سنایا تو سن لیئے ورنہ خاموش رہتے بصارت کا خلل
ہونے سے واہیات سیر و تماشوں سے دل بستگی نہیں رہتی احساس
اور حرکات کا کم ہونا شہوات کو گھٹا دیتا ہے تلاش کہنہ دنوں کی باقی
نہیں رہتی پیری و صد عیب کی حالت طاری ہو جاتی اس لئے انزوا
اختیار کیا جاتا بمصداق اسکے " ورنہ ستانی پستم میرسد یہہ نعمت بھی

پروردگار کی عنایت ہی اور بھی درست وباکی کمزوری وغیرہ سے چھینے
مین لڑکھڑا کر ٹھوکرین پڑتے ہین بار بار اللہ کہتے ہین خدایاد آتا ہے توبہ
استغفار کا سامنا ہمیشہ ہوتا ہے اور یہہ بھی موجب مغفرت ہی بہت
باتین اس سن مین طفلی کے عاید ہوسکتے ہین نیچے کے جبڑے کے
استخوان کا ہر اک طرف کا زاویہ طفلی مین منفرجہ رہتا بسبب دانت
ہونے کے اور جوانی مین وہ زاویہ قایمہ ہوجاتا اور ضعیفی مین
پھر دانت گرجا کر منفرجہ ہوجاتا دانت کا گرجانا بھی بچپنے کی مشابہت
دکہاتا ہے اور بیچارے اطفال تو دانت نہ رکھنے ہی حالت مین دودہ
پر قناعت کرتے اور بوڑہے ہر طرح کا ذایقہ چکھے ہوے بغیر چبائے
کے جو چاہے کہالیتے اونکو خلل ہضم اکثر ہوجاتا ہے پیدایش ہونا یہ ایت
وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا ۙ وَّجَعَلَ
لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ اور اللہ نے
نکالا تمکو پیٹون ماؤن تمہاری کے سے نہین جانتے تھے تم کچھ اور
کیا واسطے تمہارے کان اور آنکھین اور دل شاید کہ تم شکر کرو
ہمیشہ حمل رحم کے اندر ہی نہین ٹھیرا کرتا کبھی رحم سے باہر بھی قرار پاجاتا

اگر مقام رحم ہی خصوص ٹھہرتا تو تکا کو اسمین سوال کرنے کی گنجایش تھی وہ
مقام حمل یہہ ہین یعنے کبھی خصیۃ الرحم مین کبھی نالی قاذف مین اور کبھی نالی
قاذف سے وہانہ پر غرض یہہ تمام مقامات رحم سے باہر ہین اس لیئے
اس حمل کو حمل خارج الرحم کہتے ہین اور ایسے حملون مین بچے اپنی والدہ
کے شکم مین رہتے ایسون کو تولد کے وقت پیٹ چیر کر نکالنا پڑتا
ہے اور بعض اوقات وہ بچے راستہ تولد کا نہ ملنے سے پھر تحلیل
ہوکر والدہ کے جسم مین جذب ہوجاتے یعنے رفتہ رفتہ بچے کی حرکت
ہونا کم ہوتے جاتا اور شکم کی بالیدگی کم ہوتے ہوتے پیٹ چھوٹا ہوجاتا
حمل غیب ہوجاتا اور اوس مقام پر ایک گولا رہ جاتا بعد مرت کے اوسکو
چاک کرکے دیکھین تو اوس مین بچے کے بال استخوان دانت
وغیرہ رہتے اسواسطے پروردگار عالم نے حمل قرار پانے کی جاے
رحم ہی کی تخصیص نہ فرمایا بطون امہاتکم بھی ارشاد کیا یعنے ماؤن کے
پیٹون مین بھی حمل ہوتا ہے اس مین دونون پہلو ہین ایک تو رحم مین
بھی حمل ہونا اور دوسرے مقام مین ہونا یہہ بات نہ رہی دوسرا
یہہ کہ ہر ایک حاملہ کا رحم جب بڑہتا ہے شکم مین چلا جاتا ہے ورنہ

زیرناف مثانہ کے نیچے اوسکا مقام ہے۔ ایسے حمل ہونگا نقشہ
آگے کے صفحہ مین معاینہ کرایا جائیگا۔ اسکے بعد سماعت اور بصارت
اور دل کا ذکر ہے وہ آیندہ کی آیت کے بیان مین لکہا جائیگا۔
سولہوین آیت اسمین انسان خاک سے اور نطفے سے پیدا کیے جانے
کا ذکر فرماکر حقتعالی فرماتا ہے کیا تو نے ایسے پیدا کرنے والے سے
منکر ہوگیا۔ اسکا حال پہلے لکہہ دیا گیا۔ سترہوین آیت اسمین یہہ رشاد
ہے انسان پہلے کوی شئی نہہا عدم تہا حقتعالی نے اوسے پیدا کیا۔
مخلوق کا قیاس یہہ ہے کہ جہان مرد عورت کا ازدواج ہوگیا عورت
حاملہ ہونا اور بچہ جننا ایک فطرتی بات ہے اور اس کے ساتھ انکا حفظ
نفس پورا ہوجاتا ہے۔ لیکن سوچکر فکر کرکے اس بیان کو دیکھو تو
معلوم ہوتا ہے کہ کسی بشر کا پتا تہا کہین بھی نہین تہا عدم محض کو کن
اطوار سے حقتعالی وجود مین لاتا ہے کس زبان سے شکر بجالاوین
ہمتو ایک حقیر اور ناچیز کس گنتی مین ہین خود جناب ذکریا علیہ السلام
کو حقتعالی کا ارشاد ہوا وَقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ شَيْئًا
اور نہہا تو کوی چیز یعنے تو محض معدوم تہا مین نے تجھے موجود کیا۔

اور نکو تاکید فرمایا ماں باپ کا شکر بجالاؤ ہمالانکہ اونکا حال یہی ہے
جو میں نے لکھدیا اور پروردگار کے احسانات کو اس مقام کتاب کے
... میں پتھور کیا پاسنئے کہ ایسا بڑا شہنشاہ ہے سب ہر فرد بشر کے
ساتھ کیسے کیسے احسان کیا اور کرتا ہے اسلئے عبادت اور معرفت
کے بعد اسکا شکر بجالانا واجبات سے ہے۔ اٹھارہویں آیت
انسان زمین سے پیدا کیا جاتا اور پھر زمین میں جاتا اور دوبارہ زمین
سے قیامت کے دن نکالا جانا اسکا بیان فرماتا ہے اور وہ ذکر کیا گیا
انیسویں آیت جیسے جلدی انسان کی طاقت میں ہونا۔ پیدائش
تو انسان کی بہ نسبت اور حیوانات کے بہت ہے جسکا سبب آگے
ذکر کیا جائیگا مگر خاصیت انسان ہر کام میں جلدی کرنے کی ہے۔ بیسویں آیت
پہلا ارشاد اس آیت میں یہ ہے کہ تم قیامت کے روز پھر بھی اٹھائے
جانے میں شک کرتے ہو ہم تمکو مٹی سے بنائے پھر تو بیان کر دیے گیا
اسکے بعد فرمایا پھر نطفے سے پیدا کیے گئے اوسکا حال بھی لکھے گیا اسکے
بعد علقہ اور مضغہ سالم بنا ہوا یا بگڑا ہو اور رحم میں مقرر وقت تک
ٹھہرائے جاتا اور بعد اوسکے اوسکو پورا بچہ بناکر باہر نکالنا اور پھر اوسکو

جوان کرتا پھر یا تو مار ڈالتا یا پورا کرکے انتہا ضعیفی کو پہنچا کر پھر ارذل
عمر کو پہنچا کر بچپنے کی سی حالت مین پھیرتا اسکا کچھ مجمل حال پہلے لکھہ چکا ہون
اور اگر ایک ایک دن اور ایک ایک ہفتے مین ایک ایک مہینے مین
کیا کیا تخلیق ہوتی ہے سو اسکا مفصل حال لکھا جاسکے تو اسکی ایک
کتاب ہوجائیگی اس بیان کی ضرورت نہین اکیسوین آیت
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ
نُطْفَةً فِىْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ
مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ
خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ۝ اور تحقیق پیدا کیا
ہم نے آدمی کو ستھری ہوئی یعنی بچتی مٹی سے پھر پیدا کیا ہم نے اسکو
ایک قطرہ منی کا بیچ جگہہ مضبوط کے پھر پیدا کیا ہم نے منی کو لہو جما ہوا
پس پیدا کیا ہم نے بوٹی کو ہڈیان پھر پہنا دیا ہم نے ہڈیون کو گوشت
پھر پیدا کیا ہم نے اوسکو پیدایش اور پس بہت برکت والا ہی اللہ
بہتر پیدا کرنے والون کا ۔ ان آیات مین کئی طرح کے ارشاد ہین
پہلا ارشاد سلالہ طین یعنے مٹی کے عناصر سے انسان پیدا ہوا اسکا بیان

پہلے ہو چکا اسکے بعد نطفے کا ذکر کیا اور تنبیہی حال بیان کر دیا گیا
اسکے بعد صفیر دانا تھا۔ میں تکھ رار ہیبت کا ارشاد ہوتا ہے۔ پہلی آیت
میں ایسو ر کم فی الارحام فرمایا دوسری جا بطون امہات کہا
اب تیسری بات قی قرار مکین آیا ہے اس بارے میں بہت
گفتگو رہی علما اور حکما متفق الرا سبھون نے یہی کہا کہ بطن کا
معنی رحم ہے رحم کا معنی بطن ہی یہہ بات مجازاً کہی جاسکتی ہے مگر
حقیقتاً دونون الگ ہین۔ اور مکین لغت مین حصین یعنے قلعہ کو کہتے ہین
وہ بھی رحم کو قرار دیتے ہین اب ہماری خوض و فکر ملاحظہ کیجیے ہم
ان تینون کو علیحدہ علیحدہ کرکے آیت شریف سے مطابقت کر دیتے
رحم الگ اور پیٹ الگ یہہ دونون کا ذکر ہو چکا اب حصین یعنے
قلعہ کیا شئے ہی اور کسی دشمن سے بچانے کے لئے یہہ بات کسی کتاب
مین نہین ہے یہہ میرا ہی قیاس ہے غور سے سوچو تو ذہن مین آسکتا ہی
رحم خود بچہ کا دشمن ہی اس بات کو کون باور کریگا نطفے کا رحم مین
پھنچنا ایک طبعی عادت ہی ورنہ رحم کو کب خوشی ہے کہ ایک بے ترتیب
اور بوجھل شئے اپنے مین رہے اور اوس کے دوستون کو کب گوارا ہے

کہ اپنے دوست کو ایسی گرانی کی حالت مین دیکھین ہمدرد جو رحم کا بڑا
دوست ہی اسکی ہمدردی مین اپنے بیتئین نثار رہنے نہین دیتا ہو جیس فی
کی شکایت کو اروسے کہتے ہین اور کبھی فی الدم جاری ہوتے۔ پستان
اور رحم کا بڑا اتحاد ہے حمل کے وقت انمین بھی بعض حاملہ کو درد
پیدا ہوتا شدید دانت کا درد بسبب دانتون کی ہمدردی کے یا
تمام جبڑے مین درد پیدا ہو کر حاملہ کو تکلیف پہنچاتا کبھی تو تھوک کے
غدود ہمدردی کر کے تھوک کثرت بہا کر صحت مین خلل ڈالتے غذا
کے ذایقون مین تلون مزاجی پیدا ہوتی قوت ذایقہ بھی اسکا ہمدرد ہے
کبھی معدہ بھوک کو بہت زیادہ کر دیتا اوس کے بسبب بدہضمی ہوتی
اور کبھی بطلق اشتہا موقوف ہوتی۔ اکثر ثقیل اشیا کا میلان ہو کر اس
بھی بدہضمی ہوتی فم معدہ کا درد بھی مشہور اور پستان اور رحم مین ہمدرد
اعصاب کی شرکت سے اتحاد ہے اسی سبب سے حمل کے زمانہ مین
ان مین دودہ پیدا ہوتا ہے اور بھی یہ دونون کے آپس مین دوست
رہنے کے بہت فوائد ہین۔ قلب بھی رحم کا دوست ہی حمل کے وقت
ہول دل دھڑکا خفقان پیدا ہوتے جگر بھی دوست ہی حالت حمل

مین صفرا زیادہ کرکے یرقان وغیرہ پیدا کرنا مثانہ کی دوستی مین
یا استنجہ باربار لانا یا استنجے کو کم کرکے استسقا پیدا کردینا یا استنجہ
بند ہوجاتا یا حرقت بول ہونا یا سلسل بول ہوتا رود ان کی دوستی سے
یہہ بات پیدا ہوتی دست آنے لگتے یا قبض ہوجاتا یا پیچش کی بیماری
ہوجاتی دماغ رحم کا دوست ہے اس لئے دوران سر درد سر
غشی بے خوابی وغیرہ عاید ہوتی گا ہے بصارت اور سماعت مین بھی
فرق ہوجاتا تشنج اور اوجاع جسم مشہور دونون شش بھی رحم کے دوست
ہین ایکن کھانسی نفث الدم ضیق النفس وغیرہ بہت امراض ہین جو حاملہ
کو ہوجایا کرتے ان تمامی دوستون کا منشا یہی ہے کہ اپنے کو مختلف
انواع واقسام کے امراض مین گرفتار کرلیکر تمام جسم کو اس بیماری کا
شریک کرتے کہ اسقاط ہوکر اپنا دوست رحم جو ایک حالت گرانی مین
ہے اوسکو سبکدوش کردین بقول سعدی علیہ الرحمہ ؎ چو عضوے
بدرد آورد روزگار ✤ دگر عضوہا را نماند قرار ✤ اور ایسی شکایتین
حاملہ کو مفید بھی ہین انکی حقیقت حقیقت شناس خوب جانتے ہین
لا علم کیا سمجھے معلوم کرو مریض کو درد جو ایک تکلیف ناک ہی نظاہر

اک ناگوار امر ہے مگر باطن کے فوائد حکما جانتے ہین اگر یہہ درد نہوتا اور
کسی اپنے مرض کے علاج کے طرف متوجہ نہوتا اور ہلاک ہوجاتا
دردون کی تکلیف علاج کی توجہ دلاتی ہے اور جن جن جنین سے کے
دشمنون کا ذکر کیا گیا اُمین خود رحم بھی شامل ہے ہر مہینے مین معمول
آنے کے ایام مین اینٹھا اور درد معلوم دیتے اگر اسقاط ہوا تو اکثر
اُنھین ایام مین ہوتا اس حکمت اور بھید سے وہی حکیم علی الاطلاق واقف
ہے کہان ہمارے افہام پہنچ سکتے ہین۔ حکماے قدیم فرماتے ہین
ہمبستری کے وقت عورت کا رحم اپنی گردن کو بطور تانبیل کے دراز
کرکے مرد کی منی کے قطرے جنمین نطفہ ہے بخواہش اپنے مین
لیتا ہے یہہ فقط انکا قیاس ہے رحم کی گردن مین متحرک کوئی بافت
نہین جو اختیار سے کم و بیش ہوا کرے مگر صدمات وغیرہ سے
رحم سرک جاسکتا ہے جسکا علاج مشکل سے ہوا کرتا ہے۔ یہہ اپنے قیاسون
کو زور کیون دیتے ہین نطفہ پہنچنے رحم کا طریق ایسا کہا گیا ہے کہ
فم رحم بہت ہی قریب ہے۔ لو فرضاً اگر انہین کے قیاس کے
موافق وہ نطفے کا خواہش مند ہے اور اپنے مستقر سے آگے بڑہکر

پیشوائی کرکے لیجاتا بھی ہے تو لیجاوے مگر جب اوس کے
تکالیفات شروع ہوتے ہیں اسوقت بقول حافظ علیہ الرحمہ کہ عشق
آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا جب تو بیزار ہو کر جنین کا دشمن بنجاتا
ہے اسکے دشمن ہونے کی دلیل آگے بیان کیجائیگی اور یہہ ایسا
سخت دشمن ہے کہ ہر وقت منتظر رہتا ہے وہ معصوم جنین کو باہر
پہینک دے رحم تو رحم خود عورات زائیدگی وغیرہ کی تکالیف جب
اپنے گزرتین تو وہ خود حاملہ ہونے کو مصیبت سمجہتین۔ اگر یہہ رحم
کی دشمنی کا سبب ہوتا تو بچے کا تولد ہو نہ سکتا یہہ اللہ تعالی کی قدرت
اور حکمت ہے اور اسیکا سبب ہی جو ضرورت کے وقت اسقاط یا
تولد ہو سکتا ہے یہہ رحم بچے پر بطور استاد شفیق کے ہے اسکی شفقت
ایسی ہے جیسا کہ کہتے ہین جور استاد بہ زمہر پدر۔ بعض قدیم حکما لکہتے
ہین ایک ناکتخدا لڑکی ایک پتہر کی چٹان پر بیٹھ کر غسل کی قضا را اوسی
پتہر پر ایک مرد نہا کر گیا تہا اور اوس شخص کی منی وہان گری ہوی تھی
اوس لڑکی کا رحم دراز ہو کر اوس پتہر سے اوس نطفہ کو اپنے مین لے لیا
اور وہ لڑکی حاملہ ہوگئی پس رحم کو ان حضرات کے قیاس سے

وحشی کبوتر کہا جاتا ہے جہان دانہ دیکھا وہان پہنچا۔ عجب ہین وفور
خواہش ہین شب کے وقت اپنی خوابگاہ سے نکلکر مردون کے بستر
ٹٹولا کرتے کہ کسکو احتلام ہوا ہے کہ اپنا مطلب نکل آوے۔ کیونکہ
تابتیل کی عادت ہی شب کے وقت پانی کے کنارون پر آکر اپنا چارہ جوئی
کرتی ہے۔ رحم کو جنین سے عداوت کیون ہے اس دلیل پر فیاس
کرو شعرا لکھتے ہین کریم سائل خود را غنی کند یکبار ٭ دوبارہ لب نکشاید
صدف با بہار۔ وہ بات یہہ ہے منجم سانتی کا نچھتر جسکو کہتے ہین
اوس مین جو بارش ہوتی اوسکو نیسان کہتے ہین اور اتفاقاً وہ قطرات
سیپیون کے منہ مین ایک یا دو یا اس سے زاید گر جاتے اور بیان
کرتے ہین وہی موجب اوس سیپی کی بیماری کا ہے وہ بیماری کیا ہے
اوس کے جسم مین موتی بنتے جاتا وہ بیچاری سیپی کا جسم بہت ہی نرم
اور لطیف ہی اور اوسکے حفاظت کے لئے پروردگار عالم نے
اوس کے اوس نازک جسم پر ایک شفاف پوشش بنادی ہے وہ
اوسکی حفاظت مین اپنی زندگی بسر کرتی جب ایسے نازک بدن مین
وہ موتی جو اوس کا ایک مرض ہی نشو نما پانا شروع کرتا وہ تو روز روز

بڑھتا جاتا اور اوس کے رنج و الم میں یہہ دردناک علت میں مبتلا ہو کر گھٹنا شروع کرتی اور یہی بیماری آخر اسکی جان لیتی اور اسی موتی کے سبب اوس سیپ کو دریا سے نکالتے اور اوس بیچاری بیگناہ کو مار ڈالتے اور موتی کو اوس میں سے نکال لیتے بحرین وغیرہ دریا کے کنارے ان لاکھوں سیپیاں جو مار مار کر ڈالدے ہیں سڑ سڑ کر ایسی بدبو ہوتی ہے کہ وہاں آدمی سے ٹھہرا نہیں جاتا مولانا فرماتے ہین

دشمن طاؤس آمد پرّ او	اے بسا شاہان بکشتہ فرّ او

پرون کے لئے مور کی جان جاتی اور بادشاہوں کے کر و فر کے خوف سے دوسرے بادشاہ اوسکی جان کے خواہان رہتے یہہ نتیجہ اوس سیپی کے شوق اور ذوق کا ہوا جیسا کسی نے کہا ہے

گھر سے گئے نگر سے گئے نام سے گئے	ہم تم سے دل لگا کے سبھی کام سے گئے

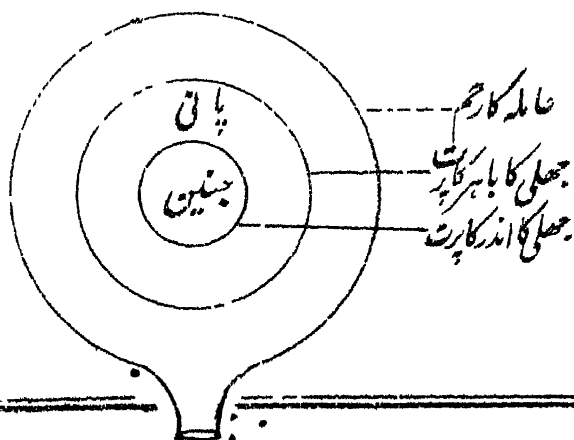
کیا اوس بیچاری سیپ کو کان ہین کہ انتیان بنا کر پہنتی یا ناک ہے کہ نت بنا کر پہنتی یا گلے مین اسکا ست لڑہ ڈالتی یہہ موتیان تو انسان کی زیبایش کے واسطے ہے کیا خوب شاعر صاحب کا قیاس پہنچا کریم سایل خود را غنی کند یکبار۔ ایسی غنی ہوگئی کہ موت کا ذایقہ چکھا

اب خیال کرو رحم بیچارے کا حال بھی قریب قریب اسی سے مشابہ
ہے صحت میں چار پانچ انگل رہتا حمل کے زمانہ میں اس قدر بڑہتا کہ عورت
کے تمام پیٹ میں پھیل جاتا اوہر دونوں کو دبا دیتا ادہر معدہ کو
دباتا ادہر جگر کو دباتا اودہر پھیپھڑوں کو اوپر اوٹھاتا خود دقت میں
رہتا اور دوسروں کو مصیبت میں ڈالتا اور تولد کے وقت بعض دفعہ
رحم کا منھ کھلنے میں دقت ہو اور درد زور زور سے ہو تو خود رحم
پھٹ جاتے اور بچہ شکم میں چلا جاتا حاملہ اور بچہ دونو مرجاتے اور
حاملہ ہونے کا شوق رحم کا پورا ہوجاتا اور جب کبھی دائیاں بچوں کو
کاٹ کر نکالتے ہیں تو خود رحم بھی اس میں کٹنے میں آجاتا انول رحم سے
جدا ہوتے پر کبھی شدید درد کا ہے تکلیف کبھی رحم کی سڑاوٹ کبھی
رحم کا سرک جانا کبھی رحم الٹ کر باہر نکل آنا کبھی پیچھے ٹل جانا او کبھی
بازو کبھی سامنے اور کبھی اوس میں ورم اور سوزش کے امراض ہوئے
اکثر کتابیں اسی غریب کے امراض کے حالات میں بھرے ہیں
جو زچگی کے باعث ہوتے ہیں ایسی ایسی مصیبتوں کی پیش اندیشی نکر کے
رحم نطفہ کا عاشق رہنا رحم کی بدبختی سمجھا جائے - ہم آگے چلکر

بیان کرتے ہیں کہ ... نفس ... تعالی کیونکر بچاتا ہے اور کس وقت
منی یعنی ناپاک ہوتی ہے ۔ یہہ بھید ہے اللہ تعالی کی قدرت کا کہ نطفہ
... میں داخل ہوجاتا ہے اور جب وہ بڑھنے لگتا ہے اوسوقت
جسم کو ذکر پیدا ہوتی ہے کہ یہہ بچہ مین سے نکلجاوے اون حاکم حقیقی
کے کام مین حکما تو کیا ہین اولیا ۔ اللہ حیران ہین فقط حکمت ہی حکمت ہے
بیان فرماتے ہین کہ ... کاملان کز سر تحقیق آگہند ❊ بیخود و حیران و
سرگشتہ و آلہند ❊ نہ چنان حیران کہ پشتش سوے اوست ❊ بلکہ چنان حیران
... غرق دوست ❊ جناب پیران پیر رضی اللہ تعالی فرماتے ہین
مین نے تمام منازل سلوک کے طے کئے اور استغراق خلق کے ساتھ ہوا ہی
مگر خالق کے ساتھ کبھی نہین ہوا اس زمانے مین ہم اوسکا نمونہ خلایق
مین اولیا دیکھتے ہین اور ادراک اب تو خیر جب حضرت کو حالت ہوتی
ہے اور اسپنے بے ستری ہونے کا لحاظ اور خلایق جو مجلس مین بیٹھے
ہین انکی رعایت ضرور رہتی مگر قبلہ کے طرف پیر ہو جاتے کعبہ مقدس
سے استغراق ہو جاتا غوث اعظم رح فرماتے ہین حال وہ ہے اگر
پرزے پرزے جسم کے کرڈالین آہ نکرے ۔ آمدم بر سر مطلب

سورہ لقمان مین قولہ تعالیٰ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ
وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ وَّفِصَالُہٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ
ہم نے انسان کو اوسکی مان باپ کے نسبت نیکی کا حکم دیا اسکی ماں
نے دکھ پر دکھ اٹھا کے اسکو پیٹ مین رکھا اور دو برس مین
اسکا دودھ چھڑایا یہہ کہ میرا اور اپنے ماں باپ کا شکر کرے میری طرف
پھر آنا ہے۔ بچے کی والدہ بچہ پیٹ مین رہنے تک حتی الامکان
بظاہر اپنے حمل کی حفاظت کرتی ہے اور بعد تولد کے جاگتی رات کا
لباس پیشاب وغیرہ سے بھرا ہوا بدلتی آپ تر مین سوتی اور
اسے خشک جا سلاتی مگر جتنے دن بچہ پیٹ مین رہے تک اسکا کیا خیال
ہے کہ دشمنوں سے اوسے بچا وے اسی لئے حقتعالی فرماتا ہے
ہم اسکو ایک محفوظ قلعہ مین رکھتے ہین کہ کسی دشمن سے اوسے
نقصان نہ پہنچے۔ حمل کے زمانہ مین رحم مین عضلاتی ریشے پیدا
ہوجاتے اور ایسی طاقت پیدا ہوجاتی ہے کہ اگر تولد کے وقت
دائی یا حکیم ہاتھ رحم مین پہنچاتے ہین تو ایسا دبا تا ہے جیسا شکنجہ
مین دبتا ہے یہہ طاقت حقتعالی نے کیون عطا فرمائی یہہ بچے

گویا باہر خارج کرنے کے لئے آز اور وہ قلعہ جسکا حقتعالی نے
ذکر فرمایا ہے ... سے یا اسقاط کے وقت ترشح ہوتا ہے یا دائیان
... چیر کر بچہ اوس دشمن رحم کے قابو مین آجاتا ہے
وہ اسکو باہر نکال دیتا ہے اور اگر نکلنے کو زیادہ عرصہ لگے تو دبا دبا کر
مار ڈالتا ہے اور یہہ مہربان رحم بچے پر ایسا سایہ فگن ہے جیسا کسی نے
کہا ہے ؎ خفقان ہوتا ہے جبدم شب تنہائی مین ٭ موت
کہتی ہے نہ گھبرا ترے سر پر مین ہون ٭ اب معلوم کیا چاہئے وہ حصین
یعنی قلعہ کیا ہے وہ ایک جھلی ہے جسکے دو تہہ ہین جسکو مشیمہ
کہتے اور اون دونون تہہ کے درمیان پانی بقدار ایک سبوچہ
کے بھرا رہتا ہے رحم کے طرف بھی جھلی ہے بچے کے طرف بھی
جھلی ہے اور پانی درمیان مین ہے مکین یا حصین کا نقشہ



روے زمین کے بادشاہ دشمنون سے اپنے ملک کی حفاظت
کرنے کے لئے قلعہ بناتے ہین قلعہ بھی اسیطرح مدور بناتے ہین
اور اطراف خندق بناکر اوس مین پانی بھرتے اون کو معلوم ہے
جو دشمن آئیگا زمین پرسے آئیگا اور یہہ جو بچے کے اطراف قلعہ
ہے اسکا پانی چوطرف محیط ہے یہہ اسواسطے کہ اس بچے کا
دشمن بھی اطراف محیط ہی کسی طرف سے اسکا قابو نہ چلے سوال
پھر یہہ قلعہ کیونکر ٹوٹتا ہے۔ **جواب** اس قلعہ کو یہی رحم اوسکا
دشمن توڑ دیتا ہے جب بچہ رحم مین پرورش پاکر بڑا ہونا شروع کرتا
اور قلعہ بھی اوسکے ساتھ مضبوط ہوتے جاتا رحم جو اوسکے اطراف
محیط رہتا ہے اسکو اسکی بربادی کی فکر شروع ہو جاتی اور وہ اپنی
قوت کی ترقی کے لئے عضلاتی بافت کی تقویت بڑھانا شروع کرتا
اور نون یا دس مہینے کے عرصہ مین جب خوب عضلاتی ریشے
اینٹھنے کے قابل ہوگئے اوسوقت اپنے سازوسامان کے ساتھ
پہلے تو اکثر اوقات ہلکے ہلکے طورسے دباکر دیکھتا جسکو نقلی درد کہتے
ہین یہہ قبل تولد کے کئی روز پہلے سے معلوم ہوا کرتے ہین اور قریب

تولد کے زیادہ زور زور سے دباتا جس سے شدید درد محسوس
ہوتے آخر الامر وہ قلعہ اسکی سختیون سے ٹوٹ جاتا اور پانی جو بچہ
کی حفاظت کے لیے تہا بہ جاتا اور پہر تو قابو پاکر رحم اوس بچہ کو
باہر ڈالدیتا اگر کسی موقع پر اس جنگ مین رحم تہک گیا اینٹھاوٹ
کم ہوگئی درد دہیمے ہوگئے تو دائیان اور اطبا حاملہ کے اقسام کی
دوائیان وغیرہ دیتے کہ اوس دشمن رحم کی تھکاوٹ دفع ہو اور زور
زور سے اینٹھے جب وہ قلعہ ٹوٹ لیا اور بچہ باہر آگیا رحم ذرا آرام لیکر
پھر جو دباتا ہے تو وہ آنول بھی باہر نکل آتی بعد اسکے اپنے دین آپ
اینٹھکر زیر ناف ایک گولا بنجاتا اس سے یہہ فائدہ ہی کہ ہزارہا خون
کے شریان ٹوٹ کر آنول جو نکل جاتی اون کے منہ کھلے رہتے اپنے
زور مین رحم آپ اینٹھنے سے خون بند ہوجاتا یہہ حقتعالی کی صنعت
سے ہے بقول سعدی برآرد خلیل زبت خانۂ + اس آیت شریف
کا آخر فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ہی اسی مضمون کی تمہید
تھی جو اوپر ہے ارحام اور اصلاب اور نطفہ اور حیض ان سبکی
طہارت ثابت کرتے آئے کہ نجس اشیا سے نجس جانے مین

سمجھیں پہلے کہنا تو درست ہے کہ اس آیت شریف کا حسن پر دلالت کرنا
آدم علیہ السلام سے ہمارا نکتہ نہ یہ کہ ایسے جسمون کو قدرت سے سانچون
مین اوس احسن الخالقین نے ڈھالا ہے کسکی منہ ہے کہ اوسکی نزاکتون کا
بیان کرے اور کسکی عقل ایسی ہے کہ اوسکی باریکیون کو سمجھے اسکا کچھ
مجمل بیان آئندہ کر دیا جائیگا۔ بائیسوین آیت اسمین حقتعالی نے تن
دابۃ الارض پانی سے بنائے جانے کا ذکر فرمایا اسمین آدمی بھی شریک
ہے۔ مراد پانی سے نطفہ ہے تئیسوین آیت اسمین انسان کے نطفہ
سے پیدا ہونے کا اور نسب اور صہر کا مذکور ہے چوبیسوین آیت
اسمین یہہ ارشاد ہے تم دیکھ چکے کیسا اللہ تعالی پہلے بار پیدا کرتا ہے
اور دوبارہ بھی پیدا کرنا اوسکو آسان ہے پچیسوین آیت فرماتا ہے تمام
زمین پر پھر کر دیکھو کیونکر حقتعالی انسان کو پیدا کرتا ہے اور پھر بنانا اوسکو
آسان ہے چھبیسوین آیت اسمین بھی وہی ذکر ہے جو اوپر کی آیت
مین ہوا ستائیسوین آیت یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ
الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ نکالتا ہے زندے کو مردے سے اور نکالتا ہے
مردے کو زندے سے۔ اہل تفاسیر فرماتے ہین حقتعالی نکالتا ہے

مفسد سے مصلح کو یا کافر سے مومن کو یا جاہل سے عالم کو یا اسکے خلاف
اچھون سے برون کو نکالتا ہے۔ مگر لغوی معنے یہہ کرتے ہین انسان
اور حیوان کا نطفہ مردہ ہے اور اس مردہ نطفہ سے انسان اور حیوان
کا زندہ بچہ پیدا ہوتا اور پرند کا انڈا مردہ ہے اوس سے زندہ بچہ پرند نکلتا ہے
اور تخم نبات کا مردہ ہے اوس سے زندہ درخت زمین سے باہر
نکلتا ہے۔ پھر اسکے برخلاف زندہ انسان اور حیوان سے مردہ نطفہ
اور زندہ پرند سے مردہ انڈا برآمد ہوتا اور زندہ جھاڑ سے مردہ تخم
پیدا ہوتا یہہ فہمایش تمام حضرات کے لئے کافی ہے۔ معقول لوگ
اسکو مانت نہین سکتے کس لئے کہ تخم مین نباتی جان ہے انڈے مین جان
ہے زردی مین ایک زندہ متحرک نطفہ پرند کا موجود ہے اوسی سے
بچہ بنتا اور تمام زردی مین چربی آہن فاسفورس وغیرہ ہین اس سے
پرند کے بچے کے اعضا کی تعمیر ہوتی اور اسکا نمو کامل ہونے کیلئے
سفیدی اوس کی غذا ہے اور وہ سفیدی مثل دودہ کے ہے
جیسا حیوانات کے بچے اپنے منہ سے گھانس کہانے لگے تک
مان کے دودہ سے پرورش پاتے پرند کے بچے غذا اپنے منہ سے

کھائے تک اون کے لئے اوسکا دودہ انڈے مین رکھا گیا ہے
اور حیوانات اور انسان کی منی مین لاکھون زندہ نطفے چلتے پھرتے دوڑتے
نظر آتے عقلا ان نطفون کا زندہ ہونا دیکھہ کر ان اشیا کو مردہ نہین
کہہ سکتے اور کسی تدبیر سے تخم مین جان ضایع کردی جائے پھر اوس
تخم کو زمین مین بو دین کبھی اوس مردہ تخم سے جھاڑ نہ نکلیگا پروردگار
کا ارشاد مبارک آیات قرآنی مین اس نہج پر نزول فرمایا ہے اوسے
جسطرف لیجاؤ سیدھا ہے اگر قیامت تک عقلا چاہین اوسمین کوئی
بات خلاف کرسکین ممکن نہین۔ پھر کیون اسپر زور دیتے ہین کہ بیضہ
اور تخم اور منی مردہ ہے یہہ تو زندہ ہے اور زندہ سے زندہ
پیدا ہوا تو محال کہان رہا۔ اسمین اک بات اور بھی قیاس کیا چاہئے
کہ مردہ اوسے کہہ سکتے ہین کہ پہلے وہ حالت زندگی مین اور بعد
مرجانا اوسوقت اوسے مردہ کہینگے یہہ تخم اور انڈا اور منی ابتدا
ہی سے مردہ ہین بقول اون حضرات کے پھر انکو مردہ کیون
کہہ سکتے ہین۔ ایک مولوی صاحب نے مجھہ سے کہے میت مردہ
کو نہین کہتے آیندہ مرنے والے کو کہتے ہین اسپر یہہ دلیل ہے کہ

تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا اِنَّکَ مَیِّتٌ
وَاِنَّھُمْ مَیِّتُوْنَ حالانکہ حضرت زندہ تھے آیندہ مرینگے کرکے
ارشاد ہوا اور مرے ہوئے کو مَیْت کہتے ہین مین نے یہہ سنکر
کہا اس سے انھین عقلا کا قول ثابت ہوگیا یعنے انڈا اور تخم اور منی
آیندہ مرنے والے ہین تو پس ہم تم سب بھی آیندہ مرنے والے ہین
پھر مرنے والون سے مرنے والے نکالے جائین تو کمال قدرت
کا کیونکر ثابت ہوا یہہ تو ممکن ہے۔ پھر مین نے کہا اس موقع پر پروردگار
حَیّ کے مقابلہ مین مَیِّت کا ارشاد فرمارہا ہے اگر وہ مطلب
یہان ہے تو حَیّ بھی مرنے والا اور مَیِّت بھی مرنے والا ہوا۔
پھر مین نے اون مولوی صاحب سے کہا ابوبکر شعبہ کی قرأت
ملاحظہ کیجئے اور یہہ تو واضح تمام چھاپے کے قرآن شریف کے حاشیہ
پر موجود ہے جہان یخرج الحی من المَیِّت آیا ہے وہان یخرج الحیّ من
المَیْتِ لکھا ہوا ہے اس سے تو ہم نے مَیِّت کا ثبوت دیدیا۔ اور
علیٰ ہٰذا اسکے خلاف زندہ سے مردہ نکالنا بھی سمجھ لیا چاہئے۔ اب
اسمین ہم معقولی جواب بیان کرتے ہین وہ اگلے مفسرین کا بیان بھی

حق ہے مگر ہمارا جواب عقلا کا منہ بند کرنیکے لئے کافی ہی کہ اسلئے
کہ مشرق اور مغرب کے حکما اگر ایک جا سے ہوجائین اسمین کچھ چون
وچرا نہین کرسکتے۔ اسپر غور کرو کروڑون حشرات الارض کے انڈون
سے کیڑے پیدا ہوتے جیسے کہیون کے انڈون سے کیڑون کو
دیکھو جب وہ مرکر خشک ہوجاتے اونمین سے کہیان نکلکر اڑجاتے
اور کمبل کے کیڑے مرکر سوکھ جاتے اونمین سے کیسے کیسے خوشرنگ
یا تر نکلکر اڑہ جاتے پھر وہ کیڑون کے خشک قول کو کیا کوئی حکیم
کہیگا کہ اسمین جان باقی ہے یہی مردے سے زندہ نکلنا ہے اور اسی
دلیل پر ہم آپ کے قول کا بھی ثبوت دیتے ہین یعنے انڈے سے بچہ
اور تخم سے مولکا نکل گئے پر وہ جو خشک قول باقی رہجاتا یعنے اونکا
قشر وہ البتہ مردہ کہا جاتو راست ہی۔ بعض وقت حاملہ عورت
تولد کے وقت کسی سبب سے ہلاک ہوجاتی اور شکم مین کا بچہ زندہ
خود بخود باہر آجاتا۔ یہہ ہے مردہ سے زندہ نکلنا اسپر ناظرین یہہ
خیال کرینگے شاید بچہ اپنی طاقت سے باہر تولد پایا ایسا نہین۔ پہلے
لکھہ چکا ہون بعض وقت ایک عرصہ تک مردہ کے قلب کی حرکت

باقی رہتی اور بکری دل سے گوشت اور رودون کے حرکات اور
اختلاج بہت مدت تک باقی رہتا ہے ایسا ہی عورت کے رحم کے
اعصاب کی حرکت باقی رہتی اس سبب سے وہ بچہ باہر آتا۔ اور اس
عجیبی انتظام کا حال معلوم کرتے بہت سے علوم چاہئے یہہ تو بیان
ہوچکا اب يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ یعنے مردہ زندہ سے نکالنا۔
تفسیر [illegible] فرماتے ہیں زندہ انسان اور زندہ حیوان سے منی مردہ
نکالتا اور زندہ پرندے سے مردہ انڈا نکلنا اور زندہ درخت سے مردہ
تخم نکالتا [illegible] ہیں سے ٥ [illegible] پر ساختی +
صید نزدیک [illegible] دور اندازی [illegible] اکثر سنا جاتا ہے کہ فلان عورت
نے مردہ بچہ جنا۔ اور اس سے صحیح طلب اوس آیت کا برآمد ہوتا کہ
وہ بچہ زندہ تھا اور مرکر پیدا ہوا مردہ اسیلئے کہینگے کہ پہلے اوسکا زندہ
رہنا ثابت ہو۔ موسم خزان درختون کی پتے جھڑی کیا ہے یہہ سب
پتے پہلے زندہ تھے بعد مردہ ہوکر گر گئے پرندون کے پر مردہ
ہوکر گرجاتے سانپ کا پوست کینچلی بنکر نکلجاتا درختون کا زندہ پوست
نیا بدلتا اور پرانا مردہ ہوکر نکلتا سرد ملکون مین بسبب افراط سردی کے

انسان کے ناک کان بعض وقت مردہ ہوکر گرجاتے انسان اور حیوان کے زندہ بافت کی سڑاوٹ ہوکر بافت مردہ ہوکر نکل جاتی شکم مین کیڑے مرکر گرجاتے زچاؤن کی آنول پہلے حالت زندگی مین تھی بعد مرکر گرجاتی ایسے ہزار نظایر مل سکینگے کہ جنکا وجود پہلے حالت زندگی مین زندیسے متعلق تہا اور بعد مرکر اوس سے جدا ہوکر خارج ہوا۔

اٹھائیسوین آیت وَمِنْ اٰیَاتِهٖٓ اَنْ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ وَمِنْ اٰیَاتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ اور نشانیون اوسکے سے یہہ کہ پیدا کیا تمکو مٹی سے پہر ناگہان تم انسان ہو چلتے پھرتے اور نشانیون اوسکے سے یہہ کہ پیدا کیا واسطے تمہارے آپس تمہاریسے جوڑے تاکہ آرام پکڑو تم طرف اوس کے اور کیا درمیان تمہارے پیار اور مہربانی تحقیق بیچ اوسکے نشانیان ہین واسطے اوس قوم کے کہ فکر کرتے ہین۔ حقتعالی نے اس آیت شریف مین پہلے انسان کو مٹی سے بنانے کا ذکر فرمایا اور بعد ازواج کا بیان کیا

اور بعد اس کے پیار اور محبت اور مہربانی جو آپسکی اور اوس کے نشانیان
فکر کرنے والون کو ہو جو معلوم ہوتے ہین اونکا حال بیان کیا انتیسو
آیت اسمین پہلے پیدایش کا حال اور رزق دینے کا حال اور مارنے
کا بیان کیا اور پھر بعد جی اُٹھنے کا ارشاد تیسوین آیت اسمین ناتوانی
کے بعد قوت اور قوت کے بعد ضعف اور ضعف کے بعد قوت
اور قوت کے بعد ضعف اور بڑھاپا اور جیسا چاہا ویسا پیدا کرنیکا حال بیان
فرمایا۔ اکتیسوین آیت اَلَّذِیْ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ وَ
بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ۔ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَہٗ مِنْ سُلٰلَۃٍ
مِّنْ مَّآءٍ مَّھِیْنٍ ۔ ثُمَّ سَوّٰاہُ وَ نَفَخَ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِہٖ وَجَعَلَ
لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ ۔
وہ کہ اچھی طرح بنایا ہر چیز کو کہ پیدا کیا ہے اسکو اور شروع کیا پیدا کرنا
انسان کا مٹی سے پھر اولاد اوسکی پانی حقیر سے پھر تندرست کیا اسکو
اور پھونکا بیچ اوس کے روح اپنی سے اور کیا واسطے تمھارے سننا
اور دیکھنا اور دل تھوڑا سا شکر کرتے ہو۔ اگر انسان بحر و بر کا سیر کرین
اور شرق و غرب شمال اور جنوب تمام دنیا پھر کر ملاحظہ کرین تو معلوم ہوگا۔

کروڑون چیزین حقتعالی نے کس کس حسن کے ساتھ پیدا کیئے ہین اونکی
تفصیل اس کتاب مین کیا ہو سکے اسمین تو وہی کچھ بیان کی ضرورت ہے
کہ انسان کے وجود مین کیا کیا ہے کچھ اوسکا نمونہ مختصر بیان کیا جاے
انسان کا سراپا دیکھا چاہیئے کہ سر کے بال کس حسن سے موضوع ہین اگر
عورت کے سر پر بال نہون اگر وہ حور ہے تو مغاری اور آنکھین کیسی جاگین
وضع ہوے ہین اگر سر سے پا تک کہین اوڑہا سے اون کے لئے رہنے
کی سوچکر دیکھو کیسی شکل انسان کی بنجائیگی یہہ آنکھین اگرچہ دیکھنے کے کام
کے واسطے ہین مگر چہرہ کا حسن انہین کے رہنے سے پسندیدہ ہے
اور کان سننے کے واسطے ہین مگر کیسی خوبصورتی ان کے رہنے سے چہرہ
کی ہوگئی اور کوئی صانع یا مصور ان کانون کو کسی اور دوسرے مقام پر لگا کر
تصویر کو خوبصورت بنا سکے ممکن نہین۔ ناک سونگھنے کے لئے ہی دیکھا
چاہئے کیسے موقع پر لگی ہے اور منہ کتنے کام کے لئے بنا ہے کھانا
پینا بات کرنا پڑہنا گانا وغیرہ سب کچھ اسی سے ہوتا ہی۔ ہاتھ کیسے
خوبصورتی سے لگائے گئے ہین اور اتنے اتنے کام نکلتے ہین کہ جسکا حصر
نہین علی ہذا پیرون سے کیا کام ہوتے ہین سب جانتے ہین عورت

کا بدن ملایم ملایم خوبصورت پیمایش مین اگر ایک متوسط مرد اور ایک متوسط
عورت کو برہنہ کہڑا کرکے ناپین تو عورت کے سینے کی چوڑائی مرد
کے کولے کے برابر ہوگی اور مرد کے چہاتی کا عرض عورت کولے کے
برابر ہوگا عورت کا کولا چوڑا اولاد کے توالد تناسل کے لئے اور مرد
کی چہاتی کا عرض شجاعت اور دلیری کے لئے مردون کو داڑھی
موچھ رعب کے لئے عورتون کو بال نہ رہنا خوبصورتی کے لئے
عورتون کے لئے پستان کیسی خوبصورتی بنا دیے ہین سوائے اسکے
عشوہ ناز انداز اون کی جبلی ہے۔ اور اوسکے نعمتون کی قدر جب ہی
معلوم ہوتی ہے کہ اونمین سے کوئی شئی ناقص یا معدوم رہے اگر
دانت گرجائین یا ایک آنکہہ پہوٹ جاوے یا اندہا ہو جاوے یا لنگڑا
لولہ ہو یا ناک غیب ہو اوسوقت شرق سے لیکر غرب تک کوئی چاہے کہ
ویسی بنادے ناممکن۔ یہہ تو باہر کے بعض عضو کا حال بیان کر دیا
اور از روی تشریح کے اندرونی جو انتظام ہے وہ بجز تشریح دان
کے کون سمجھ سکتا ہے البتہ بعض باتین قرین قیاس جو اوسکو کچھ عوام بھی
معلوم کرسکینگے یہہ ہین یعنے حقتعالی نے مرد اور عورت کے ابدان

قریب قریب پیدا کئے ہر ہر شی بطور نمونے کے جو اوسمین ہے وہ
بھی ہے عورت کو پستان ہی مرد کو بھی نمونہ ہی اور ایسا بھی نمونہ ہے کہ
لڑکا پیدا ہوے پر ہفتے دو ہفتے کی عمر مین بعض بعض لڑکے اوسکے
چھاتیون مین دودہ پیدا ہوتا غدود پستان کے بالیدہ ہوتے اور عورتین
اوسکو نچوڑتے اور حکما اسبات کو منع کرتے کہ ایسا نہ کیا چاہئے چند عرصہ
مین وہ اپنے سے آپ کم ہو جاتے اور انثیین مرد کو ہین عورت کو بھی
جنکو خصیۃ الرحم کہتے ہین انکو اسمین زیر و بالا کی سکنایت ہوتی اور رفتق
بھی ہائی لحمی یہی مثل مردون کے ہوا کرتی - اور عضو تناسل مرد کو ہے
اوسکا نمونہ عورت کو بھی ہی جسے بظر کہتے ہین اور اسمین بافت ایسی ہی کہ
وہ خواہشات کے وقت اوسمین گھٹنے بڑہنے کی قدرت ہی اور بعض کو
اتنی درازی پیدا ہوتی کہ بظر مثل مرد کے بڑا ہو جاتا اور عورات اسمین
اسی کے وسیلے سے مساحقہ کرتین اور مثل استمنا بالید کے
یعنے ہاتھ سے منی نکالنا اور استشہا بالید کے بھی مرتکب ہو جاتین جناب
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اون ممالک مین عورات کو ختنہ کا حکم فرماتے
ہین اور وہان اسکا رواج ہے دوسرے ملکون مین بہت کم رواج ہے

سے بغیر بطور کو تراش دیتے اونگلیون کو انسان کے دیکھو تو کیسے فائدہ سے
کم و بیش بنائے گئے ہین جب مٹھی بند کرتے ہین سب برابر ہو جاتے۔
ناخن انسان کے کسواسطے ہین ناخن کا بڑا فائدہ یہہ ہے انسان کے جسم
مین تمام جسم سے بڑہکر انگلیون کے انتہا مین حس رکھی گئی ہے اسی سے تمام
اشیا کو مس کر کے تمیز کرتے اسی سے نباضی کرنے بہت باتین اس
امتیاز سے معلوم کرتے اوس قوت لامسہ کی حفاظت ناخنون سے ہی
اسیواسطے بہت دبا کر ناخن نہ کٹوایا کرنا اس سے انگلیون کے انتہا کی
حس مسند ہو جاتی اور جو لوگ آتش کا کام انگلیون کے وسیلے سے
کرتے روٹی وغیرہ پکانے والون کو انگلیون کی حس مسند ہو جاتی اور
ناخن کہجلانے اور گرہ کہولنے اور کچھ جسم مین چُبھ جاۓ تو نکالنے ہزارہا
کام اس سے ہوتے ہین۔ انسان کے منہ مین دنیا مین جتنے قسم کے
چارپایہ جانورون کے دانت ہین اُن سبکے نمونے دئے گئے گوشت
کہانے والے درند جیسے شیر وغیرہ اون کے کونچلیان اور دانت ہے
پیسنے والے حیوان جیسے گاے بھینس وغیرہ اون کے داڑھین ہین
بکرے ہرن وغیرہ کے روبرو کے دانت غرض ان سب طرح کے

دانت اسلئے دیئے گئے کہ انسان ہر تمام قسم کی غذا کہا سکے اور ہر ملک مین
زندہ رہ سکے۔ اسکے بعد حقتعالی نے انسان کو مٹی سے پیدا کر نیکا ارشاد
فرمایا جسکا بیان لکہہ چکا ہون۔ اسکے بعد ارشاد ہوا سلالہ ماء مہین سے نسل
جاری ہوتی ہے سلالہ کے بارہ مین پہلے ذکر ہو چکا لغات مین نطفہ بچہ
طفل صغیر اور کہینچی لی ہوئی ہے شئے اور خلاصہ کسی شئی کا ہے سب ذکر ہے
مفسرین فرماتے ہین ماء مہین نچڑا پانی ہے یہہ انسان کا نچڑا ہوا
زلال ہے اور انہون سے ماء مہین کو اور منی اور نطفہ ان سبکو ایک شئے
اور مختلف نام ہین ایسکے کہتے ہین اور یہہ کہتے ہین مٹی سے آدم علیہ السلام
اور ماء مہین سے اونکی اولاد پیدا ہونا مراد ہے۔ اس آیت شریف مین
ایک بڑی باریکی اور نزاکت ہی بڑے غور سے سوچیو تو معلوم ہو سکتی ہے
اسی پر خیال نکرکے بہت سے قیاس لگائے ہین پہلے اسمین ارشاد ہوا
وَبَدَأَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ ہے اور شروع کیا پیدا کرنا انسانکا
مٹی سے ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِيْنٍ۔ پہر اولاد اوسکی
پانی حقیر سے مفسرین پہلے سے مٹی سے ہر آدمی کی خلقت ہونے کی
نفی کرتے تہے تسپر اس آیت پر انکو تقویت پوری ہو گئی کہ پہلی آیت سے

مراد آدم علیہ السلام کی خلقت ہی اور دوسری آیت سے اونکی کلہم نسل سے
مراد ہے اب اس راقم سے اسکی باریکی معلوم کرین ارشاد حق ہوتا ہے
مٹی سے اسکی ابتدا ہم سنے ڈالی وہ اسطرح کہ اوس سے غلہ ہوکر غذا بنکر
جیسا کہ اول بیان ہو چکا ہے وہ ہضم ہوکر خون ہوکر نطفہ بنا اور اوس
نطفے سے اوسی شخص کی نسل جاری ہوی یہان آدم کا کیا ذکر ہے اور
حقتعالی جسکو سلالۂ ماء مہین فرماتا ہے وہ سلالہ ہمارے پاس وہی
خلاصہ منی کا ہے جس زندہ شئی کو ہم سنے نطفہ یا نسمہ لکہا ہے اور اوسکا
بیان پہلے ہوچکا اور ماء مہین کی معنی ذلیل حقیر کم مقدار کی ہے ہر اک
صاحب لغت سنے یہی لکھا ہے کسی نے نجس نہ لکھا اسکے بعد حقتعالے
نے بچے سکے پورا بنائے جانیکا ذکر فرمایا آیات متذکرہ مین بہت کچھ تشریح
کا ذکر ہوچکا اوسکے سوا جو جو عضو باقی رہے پروردگار سنے مختلف
مقامات مین مختلف احکام مین اونکی تصریح فرمادیا - یعنے ہاتھ - پیر
دانت - آنکھ - ناک کان زبان سر جبین پہلو پیٹ پیٹھ مقعد
دبر - ذکر فرج - انثین - ساق شکم - خون امعاء لب - لحیہ گورا رنگ
سیاہ رنگ وغیرہ بہر طرح تشریح انسانی پوری کردی اور ان

جوارح کے افعال سے تمام قرآن مملو ہے مثلا عبادات معیشت
کسب لہو ولعب افعال حسنہ اور کہانا پینا اور افعال سیئہ زنا چوری قتل
اغلام وغیرہ اور یہہ بھی سمہا دیا ان نعمتوں کے عطیات کو ہماری عبادت
اوراحکام مین صرف کرنا اور اسکے خلاف مین مستحق بازپرس ہونیکے پس
سَوّٰكَ رَجُلًا کا مطلب ہنوز ناتمام رہا تہا اس لئے ارشاد ہوا وَ
نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهِ اس روح خاص ہو کی جانے سے پیشتر بچے کا نمو
کا اپنے والدہ سے متعلق رہتا۔ ارواح کے حقیقت سے خدا رسول
علیم ہین اور اولیاء اللہ کو اپنے حسب مراتب معلومات ہی۔ ان کے سوا
صوفیہ اور علما اور حکما اپنے اپنے قیاسونپر بحث کرلیتے ہین مگر اسپر اکثر
کا اتفاق ہی کہ ایک مثالی ہے تمام جسم مین سرایت کی ہوئی ہے
اور یہہ بعینہ اوسی شخص کے جسم کے مثل ہی اور جسم سے علیحدہ ہوکر دوسرے
مقام پر جاسکتی ہے اس کے دو رخ ہین اسفل کا رُخ جسم سے متعلق ہے
اور اعلی کا روح حیوانی سے اور یہہ پرتو ہے روح حیوانی کا اور یہی
روح حیوانی مانند مثل کے تمام جسم مین سرایت کی ہوئی ہے اسکے
دو رخ ہین اسفل مثالی کے ساتھ اور اعلی روح انسانی کے ساتھ متعلق ہے

اور یہہ سب روح انسانی کا پرتو ہے۔ خوشی اور غم اور حظوظ اور قہر کے سوا اِن وجوہات کے سب روح سے تعلق رکھتے ہین۔ اور یہہ روح خواب کی حالت مین اور بیداری مین تصور کے ساتھ ہزارہا کوس چلی جاتی اور خواب مین یہہ سیر کرتی وہ بیداری مین یاد بھی رہتا۔ اور اوس شخص کا اچھا بُرا ہونا اسی روح کے اچھے بُرے ہونے پر موقوف ہے۔ نفس بھی اسی روح کا نام ہے اگر یہ روشن ہے تو نفس امارہ کہتے لوامہ اور ملہمہ اور مطمئنہ اسی روح کے درجہ بدرجہ ہین اور اچھے بُرے کے نام ہین۔ مَین نے ایک شاہ صاحب سے پوچھا روح کی تجزی مین کیا فرماتے ہین انہون نے کہا غیر ممکن ہے مین نے کہا سانپ اور وہ حشرات الارض جسکو عوام بہنی کہتے ان کے چند ٹکڑے کرکے دور دور منتشر کردین اور ان ٹکڑون پر سوزن چبھائین تو حرکت کرتے ہین ان مین روح علیحدہ علیحدہ ہے یا نہین اور یہہ بات انسان اور دوسرے حیوانات مین کیون نہین ہوسکتی۔ انہون نے کہا یہہ حکمت کا سوال ہے مجھے نہین معلوم ہوا اولیاء اللہ کی روحین تمامی مخلوق کی ارواح مین تصرف کرسکتی ہین اور ہر ہر کے حال سے واقفیت ہوسکتی ہے۔ تیسری

روح انسانی ہے اور وہ شعاعِ ذات مطلق ہے ۔ مولانا فرماتے ہیں

تفرقہ در روحِ حیوانی بود	نفس واحد روح انسانی بود

روح کے بعد سماعت اور بصارت دئے جانیکا ذکر فرمایا اس کے بعد دل عطا کئے جانے کا مذکور ہے اور دوسری آیتوں میں بھی اسکا ارشاد ہوا ہے سورہ ملک میں قل ھو الذی انشاکم وجعل لکم السمع والابصار والافئدۃ قلیلا ما تشکرون ۔ یعنی تمکو بنایا اور تمھاری سماعت اور بصارت اور دل اسپر تھوڑا شکر کرتے ہو ۔ اب معلوم کیا چاہئے کہ دل کیا شئے ہی عوام الناس نے جس مضغے کو دل سمجھا ہے وہ مجازی دل ہے ۔ تشریح انسانی حقتعالیٰ نے بالتفصیل بیان فرمادیا نطفہ علقہ مضغہ عظام لحم احشا نھود رباطات وغیرہ اور تمام جسم کی پرورش کے لئے خون جو پہنچاتے ہیں انکو شرائین کہتے ہیں اون کی ابتدا دل سے ہی اور تمام جسم کا پس ماندہ خون جو واپس لاتی انکو اوردا کہتے اون کی انتہا دل میں ہی انسان اور حیوان کا دل مثل ایک ربڑ کی پچکاری کے ہے اور وہ راستہ دن جسم کو خون پہنچاتا ہے اور غلیظ خون کو دونوں پہیپڑوں میں پہنچا کر صاف کرتا ہے اور دل میں

کوئی کارخانہ مثل دماغ کے کارخانوں کے نہین ہے۔ کلام الٰہی مین
اس مجازی دل کا ذکر نہین ہے دلِ حقیقی کا مذکور ہے اسکے کئی نام ہین
دل۔ ضمیر۔ فواد۔ قلب۔ نہاد۔ اور نفس روح۔ **سوال** دل مجازی اور
دل حقیقی کے افعال کی تفصیل قرین قیاس کی جاسے۔ **جواب** دماغ
اعضاے رئیسہ ہے اور جسم پر بادشاہ ہے دیکھو بادشاہ کے رہنے کی
جاسے کیسی محیط استخوان مین محفوظ ہے کہ کسی طرف سے ہوا کا بھی گذر
نہین ہوسکتا۔ دلِ مجازی کا مقام صدر مین ہے وہ ایک پہسلیون کا
غیر محفوظ پنجرا ہے وہ مضغہ بیچارہ اوسمین رہتا ہے یہہ رئیس کہان
ہوسکتا اسکو صدر الصدور کہو یا صدر اعلیٰ کہو کیونکہ جو حکم دماغ سے جاری
ہوتا ہے ان کو ضرور خبر ہوجاتی ہے بوساطت روح کے۔ **سوال**
خوشی اور غمی صدر مین کیون محسوس ہوتی۔ **جواب** یہہ مضغہ جو صدر
مین ہے اسکو داروغہ ارباب نشاط ایسے موقعون پر فرض کیجیئے جہان
دماغ مین فرحت ہوئی اوس مضغہ پر حکم ہوتا ہے کہ شادیانے بجادے
اوسکا کام یہہ ہے کہ جلد جلد تمام جسم کی بافتون کو خون معمول سے
زیادہ دوڑا کر جسم کو تیز اور گرم کردے۔ **سوال** دماغ کا کیا کام ہے

جواب دل اصلی ہی تو یہی ہی سو نچکر دیکھو گفتگو کرتے ہین تو بعض کہتے میرے دل ہین یہہ بات آئی بعض کہتے میرے ذہن مین یہہ بات آئی بعض کہتے میرے خیال ہین یہہ بات آئی بعض کہتے میرے عقل مین یہہ بات آئی اور شعرابھی اسیطرح اشعار مین لکہتے ہین - جامی علیہ الرحمہ

آرزوی جنت الماوا بروں کردم ز دل برکنار زمزم از دل برکشم یک زمزمہ	جنتم این بسکہ برخاکِ درت ماوا کنم کز دو چشمِ خون فشان آن چشمہ را دریا کنم
یہان دل کا ذکر ہے ایضاً	خواہم از سودای یا بوست نہم سر در جہان
یا بپایت سر نہم یا سر درین سودا کنم	یہان سر سے کنایہ ہے -

معلوم کیا چاہئیے دماغ کے دو حصے ہین روبرو کا بڑا حصہ - اسمین عقل انسانی ہے اور پیچھے کا چھوٹا حصہ اسمین عقل حیوانی ہی انہین دنون مین تمام افعال بہرے ہوے ہین جس کے بیان سے تمام کلام اللہ مملو ہی مثلاً کفر شرک شکر حق باطل صلاحیت کذب ایمان فسق تقوی طہارت - قناعت - عبادت - توبہ - استغفار - حیا - حافظ - حسن منافقی - فحش - ذنب - خیرات - سرعت - فلاح - خشیئت - جزا بخشش - اذن - ضرر - محبت - غم - حزن - رعب - شہوت

ارادہ ۔ مشورہ ۔ عزم ۔ توکل ۔ چھپانا ۔ ظاہر کرنا ۔ فاظ جمعی نرمی
غلیظ القلب ۔ عذر ۔ غل ۔ کسب ۔ احسان ۔ زکوات ۔ گمراہی
روشنی ۔ خوف ۔ بشارت ۔ فرحت ۔ خبث ۔ پاکی ۔ بخل ۔ غرور
تکبر ۔ ذایقہ ۔ سیر ۔ دروغ ۔ عدل ۔ صدق کراہت ۔ وعدہ
نیک یا بد ۔ بچنا ۔ فرق کرنا ۔ نافرمانی ۔ قوت ۔ گواہی ۔ افترا حکمت
طہارت ۔ اطاعت ۔ تسلیم ۔ حرص ۔ خوف بہتان ایسے ہزار ہا ذہنی
افعال آیتون مین ہین جوجسمی افعال سے علاقہ نہین اسیکو حقتعالے
اَفْئِدَہْ فرماتا ہے اور حواس خمسہ ظاہری ذایقہ ۔ باصرہ ۔ شامہ
لامسہ ۔ سامعہ ۔ اور حواس باطنی حس مشترک ۔ خیال متصرفہ واہمہ
حافظہ ہے ۔ نو نا جوڑیان عصب کے دماغ سے نکلتی جن سے
حواس ظاہری متعلق ہین اور چہرے کی حس وحرکت ۔ نگلنا تنفس کا ہونا
اور قلب اور معدہ وغیرہ مین انھین کے شاخین آتین اور بڑا حصہ اسکا
جسکو نخاع یا صلب کہتے یا لس پشت کے فقرات مین سے ریڑ کی
ہڈی مین آخر ہوتا اس کے بہت سے شاخین تمام جسم کو پہنچتی جن سے
تمام جسم کی حس وحرکت ہے اور ہر بافت کی پرورش کا تعلق

ہر او ر انہین مین ہمدردی اعصاب آتا ہی جو ایک عضو کا حرج دوسرے کو
پہنچا تے ہین جنکا واقف ہین دل انہین قوا ہی باطنیہ اور مدرکات باطنیہ
کا نام ہی یہہ بیان عوام کی تفہیم کے لئے ہی سب واقف ہین دماغ پر صدمہ
لگنے سے یا امراض دماغ سے عقل و ہوش بگڑتے یا وہ شخص مجنون
ہوجاتا اور دل کے امراض سے خفقان ہوتا ہوش صحیح رہتی اور بہت چھوٹے
سر کا آدمی مجنون ہوتا **سوال** یہہ قواے دماغی ایسے صاحب حکومت ہین
پھر کسی سے مغلوب بھی ہوتے ہین **جواب** واہمہ خلاق ہی **سوال**
دماغ کے قوای واہمہ سے عاجز ہونے کی کوئی نظایر بتلائی جاے
جواب دماغ کے جتنے افعال ہین اون سب پر ایک حاکم ہی وہ
کون ہے یعنے اختیار یہہ قوت ایسی ہی کہ سب قوتین اسکے تابع
ہین جو اختیار چاہا وہ کام کئے وگرنہ چپ رہگئے۔ اس اختیار پر واہمہ
حاکم ہے اسپر بہتری اور خرابی تمام اہل دنیا کی ہی۔ اب اسکی مثالون کو
سونچتے جاؤ اور دہیان مین رکھو تو یہہ بکار آمد شئے ہی۔ مثلاً ایک شخص
کسیکا خون کیا ہے اور اسکو مارتے ہوے کسی نے نہین دیکھا اپنی
جان کے بچانے کو اختیار جو دماغ کا حاکم ہے وہ حکم دے رہا ہے

وہ شخص کہین بہاگ کر نکل جائے - مگر واہمہ کہتا ہے کوئی گرفتار کرلیگا خوف
جانے نہین دیتا وہ بیچارہ اختیار سے اپنی جان بچانے بہاگا چاہتا ہے
مگر قدم آگے بڑہتے نہین - دوم ایک شخص کوئی شئے کسیکی چوری کیا ہے
اور کسی نے اوسکو چانول چبایا جو لوگ دزدی نہین کئے ہین وہ تو برابر
چبا لیتے ہین اور چور کا منہ خوف سے خشک ہونے کے سبب وہ چانول
خشک بنکر بورا ہو جاتے حتی کہ بعض اوقات اتنی پیوستہ ہوتی کہ خون
نکل آتا ہے وہ کیا ہے وہ یہی بات ہی اختیار سے وہ شخص چاہتا آبرو
کے بچانے کو بخوبی سبکی طرح چباؤن مگر واہمہ کہتا ہے دیکہہ وہ چانول
پرکچہہ پڑہے لکہے ہوئے ہین تو وہ کیسا ہی چباوے ضرور بورا ہو جائنگے
اس واہمہ کے اثر سے تہوک کی رطوبت بہی خشک ہو جاتی ایک بات
ہمکو یہان جتلانی ہے کہ واہمہ ہمیشہ ناتوان اور سوداوی اور عصبی مزاج
والون پر زیادہ اثر کرتا اور قوی امزجہ پر کم اثر کرتا ہے - علی ہذا ایک
لڑکے کو انگلی سے ایک دہاگا باندہکر اوس کے دوسرے سرے پر
ایک پیسہ باندہ دین اور ایک کانچ کا گلاس نیچے رکہہ کر کہین کہ اب
بارہ گہنٹے بجینگے - اوس بچے کی انگلی حرکت مین آتی اور برابر بارہ بجتے

اور علم لیکر باہ محرم ہین جو لوگ حالت مین رہتے ہین وہ بناوٹ نہین ہے
بالکل دوسری حالت مین رہتے ہین اور کفارون کے عورتین بیہوشی مین
طرح طرح کے حال لاتے وہ سب بناوٹ نہین۔ بچونیز جو حاضرات
لگاتے اور وہ جو جو حالات بیان کرتے یہہ بھی وہی بات ہی کہ اختیار
مغلوب و اسمہ غالب ہی ایک فرقہ کفار عورتون کا ہی جسکو بھانمتی بولتے ہر روز
شہرون مین پکارتی پھرتی ہین ہمنے دیکھا ہے اچھے اچھے سیاہو نہر امتحان
کئے جہان پہانپ مین بند کرکے اوسنے آواز دی کہ ای مرغ بول
پس سپاہی صاحب جہانپ کے اندر سے بانگ دئے اور مسمیرزم کا جو عمل
ہے اسیکا شعبہ ہی ایسے ہزار ہا نظائر ہین۔ الغرض ایک بہت بڑی
نعمت دماغی افعال کی دیکر حقتعالی نے کلام پاک مین کئی جاے ارشاد
فرمایا کہ ہم نے انکو دل عنایت کئے کہ اسکی بدولت دین و دنیا کے
کاروبار چلتے ہین اسکے بعد ارشاد ہوتا ہے ہماری ان عنایات پر
تم تھوڑا شکر کرتے ہو۔ اوپر جو بیان ہوا جسمی اعمال ہین بازپرس
ہوگی اسیطرح یہہ ذہنی حالات سے بھی اچھے برے خیالات و
تصورات اور معاینہ اور سماعت وغیرہ سبکی جزا ہی تیئیسوین آیت

اس آیت شریف مین پہلے انسانکی خلقت مٹی سے ہونیکا بیان ہی اور بعد
نطفے سے پیدا کرنے کا ذکر کیا اسکا بیان اگلے اوراق مین لکھے گیا
اسکے بعد ازدواج کا ذکر ہے اور اوسکے بعد حمل کا ذکر فرماتا ہی حمل ہونے
کا مختصر بیان پہلے ہمنے کردیا اور بعد ارشاد فرمایا تولد کا حال اور پھر
جینے مرنے کا بیان کیا اور فرمایا یہہ سب کرنا اللہ پر آسان ہے۔
تیتیسوین آیت اسمین انواع واقسام سکے مخلوق زوج زوج زمین
سے اونکی ابتدا ہونا اور انمین بعض ایسے بھی ہین کہ وہ ابتک پوشیدہ
ہین اور انمین سکے بہت سے پوشیدہ خردبینون سکے وسیلے سے
اندنون دیکھے بھی جارہے ہین۔ چونتیسوین آیت اسمین نطفے
سے انسان کے بنائے جانے کا ذکر ہے ابعد فرماتا ہے وہ انسان
ہمین سے کہلم کہلا جھگڑنے لگا۔ پینتیسوین آیت اور کہتا ہے کہ بعد
مرنے کے ہڈیان گلکر خاک ہوجائینگی اوسکو کون ہی جو زندہ کریگا تو
حضرت کو ارشاد ہوتا ہے آپ کہدو وہی زندہ کریگا جو پہلے بنایا۔
اگر کفار اس پہلے بنانے کی مفصل حالات اللہ تعالی کی ہدایت سکے
سبب معلوم کرلیتے تو پھر انکار کیون کرتے چھتیسوین آیت

اسمین حکنی مٹی سے انسان کے بنانے کا ذکر ہے اسکو کلیم انسانون کے نسبت سب سے پہلے ہم ثابت کر دئے ہین سینتیسوین آیت اسمین حضرت آدم حضرت حوا اور تمام مخلوق کے پیدا ہونے کا مذکور ہے اور مخلوق کی سواریون کے لئے آٹھ جوڑے جانور پیدا کئے جانے کا حال ہے ۔جناب عیسیٰ علیہ السلام بن باپ کے پیدا ہوے اور اگر آپ صاحب اولاد ہوکر انکا نسبی سلسلہ جاری ہوتا تو پھر خلایق کے دو فریق ہو جاتے آدم کی اولاد الگ کہلاتی اور حضرت عیسیٰ کی الگ ہو جاتی یا وہ آدم کے پوتے اور یہہ نواسے کہلاتے اٹھتیسوین آیت یہہ ٹکڑا ۳۷ آیت کا ہے

یَخْلُقُكُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ

یعنے بنایا تمکو ماؤن کے پیٹ مین طرح طرح پر بنانا تین اندھیریون کے بیچ۔ اس آیت شریف مین ایک بڑی معقولی بحث ہے بغور ملاحظہ ہو۔ کلام پاک مین کئی جا ئے ارشاد ہے یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یعنے نکالتا ہے اللہ تعالیٰ اونکو اندھیرے سے طرف روشنی کے۔ اسمین مفسرین ہزار ہا تمثیل فرماتے ہین یعنے کسی مشکل سے آسانی کے طرف آنا یا برا تھا اچھا ہونا۔ یا بیمار تھا تندرست ہونا یا عدم سے وجود مین آنا

یا شقی تھا سعید ہوا - یا مفلس تھا تونگر ہونا - یا کافر تھا مسلمان ہونا - یا بھوک و
پیاس کے بعد آب و طعام پانا - ضعف کے بعد قوت ہونا - اندھیری مین تھا روشنی
مین آنا - مگر اس موقع پر جو کلام مجید مین حقتعالی ارشاد فرماتا ہی خَلْقًا
مِنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ - مفسرین فرماتے ہین پیدا کرنے کے بعد
پیدا کرنا - یعنے نطفہ کو ٹھکا کرتا ہے اور ٹھکے کو لوتھڑا پھر کھلی ہوئی
ہڈی اور پھر اوس ہڈی پر گوشت پھر جسم درست کرتا ہے اور تین اندھیریان
پہلی جھلی مشیمہ جو رحم مین ہوتی ہی دوسری تاریکی رحم کی ہے تیسری تاریکی
پیٹ کی ہی - تمام اہل تفسیر یہی لکھتے ہین اور کوئی دوسرے طور سے لکھتے ہین
یعنے صلب اور نطفہ اور رحم یہہ تین خلق ہین اور تاریکیان تو وہی تین
تاریکیان بتاتے ہین - پس خیال کیا چاہئے اگر کوئی شخص ایک کمرے
مین بند ہوا اور اوس کے دروازہ پہر سو پردے ڈالیجائین اور
اونمین سے ایک پردہ اٹھ جاوے تو کیا یہ کہہ سکینگے کہ وہ شخص اب ایک
ظلمت سے باہر ہوا اور دوسرا پردہ اٹھ جاوے تو کیا اوسوقت یہہ کہینگے
کہ اب دوسری اندھیری سے باہر نکلا بلکہ تمام پردے اٹھ گئے پر کہہ سکتے
ہین کہ اب ایک اندھیری سے نجات ہوئی - علی ہذا رحم کے اندر جھلی مشیمہ

ہے وہ شق ہو گئی اوسپر کیونکر سمجھینگے کہ بچہ ایک اندھیرے میں سے باہر ہوا
جس آیت مین رحم مین بچہ بننے کا ارشاد ہوتا ہے مفسرین فرماتے ہین
رحم کی معنی پیٹ ہے اب یہان کیسے رحم کی ایک تاریکی اور پیٹ کی دوسری
تاریکی لیتے ہین ان تاریکیون مین ہماری باریکیون پر خوب وہیان رکہا جائے
اور شیمہ کو ایک شئے قرار دئے ہین وہ ایک پردہ ہو نہین سکتا اوسکا
اندر کا ایک پرت ہے سالم جو کبھی بچے پر برقعے کے طور پر لپٹیا ہوا رہکر
پیدا ہوتا اسکے اوپر ایک بہت بڑی تہ کئی آثار پانی کی رہتی اسکے اوپر
ایک جہلی گھیری ہوی رہتی ان سبکو ایک اندھیری فرض کئے یہہ تو تین پردے
ہین۔ اب ان اندھیرون سے باہر آنے کی حقیقت اصلی راقم سے سنا جائے
بقول مولانا روم جسوقت انسان جماد کی ظلمت سے نکلکر نبات مین آیا ایک
ظلمت عظیم سے باہر آیا جو نامیہ کا درجہ پاتا ہے اور پہر جب نبات سے
حیوان مین آیا ایک بڑی بہاری ظلمت سے طرف روشنی کے آیا جو درجۂ
حیوانیت مین آیا اور حیوانی ظلمت سے نکلکر جب انسان ہین آیا پس
اشرف المخلوقات کی روشنی مین آیا۔ اور پیدا ہونے کے بعد پیدا ہونا
پہر تین اندھیرون سے باہر آیا یہی مضمون ہے راقم کا قیاس تو اس تاویل

مین بھی ہی۔ اور امہات تو وہی ہین جو پہلے بیان کئے گئے۔ جماد

نبات اور حیوان۔ اور مولانا جو اشعار اس بارے مین فرماتے ہین

اسی آیت سے اونکا ثبوت ہوسکتا ہے واللہ اعلم **انتالیسوین آیت**

صورتونکا بنانا اوسی صانع کو سزاوار ہے ہمسے اون صورتونکا ہی

وصف نہین ہوسکتا اور صانع کی ثنا کیونکر ہوسکے اوسکے بعد

فرماتا ہی رزق وروزی پاک تمہارے کہانے کے لئے مقرر فرمایا

جو کچھ پروردگار نے رزق حلال انسان کو دیا ہے اوسکو بھی دو تقسیم

کرکے کہاتے ہین۔ دیکھو انگور منقی اقسام کے شیرینیان حلال ہین

اوسکی شراب بنا کے پیتے وہ حرام بنگئی ایسا ہی حلال روپیہ کسیکو دیکر منافع

لیتے وہی حلال حرام بنگیا اور اسکے بہت مثال ہین اور جیوٹ۔ جمار بیا

چوری رشوت وغیرہ اقسام کے فتوح بد ہین کہ یہہ سب رزق حرام ہے

اور جو کچھ اشیا حقتعالی نے کتاب سے اوسکے کہانیکو حرام فرمایا ہی

اور ایک مدت سے یہود اور نصارا اوسکی فکر کر رہے ہین کہ اسمین کیا

برائی ہے اسکی تحقیقات خنزیر وغیرہ کے گوشت کی برائی کی ہوچکی

اور بہت نصارا اوسکا کہانا ترک بھی کردیئے شراب کا پینا اتنا برا

سمجھتے ہین کہ اکثر نے اس سے پرہیز اختیار کیا اور طب کی کتابون
مین عام طور پر تمام امراض کے ہونے کے اسباب مین شراب داخل
ہے اور کروڑون اسکی کثرت شرب سے مرے جاتے ہین جب
اس سے مرے ہوئے مردہ کی نعش کی تشریح کرکے دیکھتے ہین تو تمام جگر
پھیلنی اور متورم اور سرخ کہین کہین پھوڑے اور کسیکا جگر جلکر سیاہ
اور ہمیشہ پینے کے ہرج سے معدہ سرخ اور رودے سرخ اور سیاہ
داغدار دماغ خراب اور زندگی مین ناتوان مین رعشہ چہرہ بہر بہرایا
ہوا افسوس تو یہ ہے خدا رسول تو شراب خوار سے بیزار ہین مگر انگریز بن
کو بھی لینے نفرت کرتے ہم نے دیکھا ہے کہتے ہین کہ فلان شخص
شرابی ہے اس سے کوئی خدمت نہ لیا جاے اسکو اہل ولایت بہت
استعمال کرتے اور انہین کی کتابون سے اونکی لاکھون برائیان ثابت
ہین سواے حرام کی روزی کے شبہات کے کہانے بہی اللہ تعالی کے
ناپسند ہین پانی حقتعالی نے پاک پیدا کیا اور ہوا سے بھی اسکی صفائی
بڑہی مگر سب سے زیادہ اسکے چہاننے کا آلہ زمین ہے کسواسطے کہ
جتنے اس پانی مین برے عناصر شریک ہو جاتے اوسکے ہمجنس زمین مین

ہین وہ اسپنے مین سلے لیتے ہین مگر اوسکو فاصلہ اور فرصت ملنا چاہیے
دیکھو حضور اقدس جتنے گز کے فاصلہ سے موری سے کنوان بنانے کو ارشاد
فرماتے ہین خوب غور کر دیا تو اوس موری کی جہرہ اوس کنوے مین نہجاویگا
اور اگر پانی اندر اندر چلا بھی جاوے تو اوتنے فاصلہ مین گذرنے تک وہ
زمین اوس پانی کے تمام برائیان اسپنے مین لیکر پاک وصاف کر دیتی ہے
کیا کیا اُسکی عنایات ہے غور سے ملاحظہ کیجئے تو معلوم ہوتے ہین
اور سرد پانی دفعتًا پینے سے نقصان ہوتا اسکا سبب یہہ ہے کہ معدہ
کے پیچھے ایک عصبی جال ہی اور بہت نازک ہی اوس سرد پانی کا صدمہ
اوس عصبی جال پر ہوتا جس صدمہ سے وہ شخص ہلاک ہوتا اور معدہ پر گھونسہ
مارنے سے بھی اوسی جال پر صدمہ ہو کر ہلاکت ہوتی - ہر چند کہ اوس
رزاق مطلق نے اکل وشرب وملبوس کو حلال مرحمت فرمایا لیکن کلام پاک
مین تاکید اسراف نکرنے کی ہی مال متاع جسکو حقتعالی عطا فرماوے اوسکی
حکم کے موافق خرچ کیا چاہئے کسواسطیکہ اگلے بیان سے تمہاری حقیقت
کھل گئی کہ کیا تھی خاک بھی نہ تھی اوس نے اسے عدم سے وجود مین لاکر
مال متاع سرفراز کیا اوسکو اوس معطی کے خلاف حکم صرف کرنا بڑی نافرمانی ہے

کہ جسکی جوابدہی ناممکن۔ جنکو خوف خدا ہے وہ اوسکے دئے ہوئے مال کو
اوسیکے نام پر اور حکم پر خرچ کرتے ہین اور لباس بھی اوسیکے حکم کے موافق
پہنتے ہین پانی کے اسراف مین دیکھو پانی کس دشواری سے پیدا ہوتا ہے
اسپر اور غلیظ اشیا کی سڑاوٹ کے ابخرے ندیان اور دریا اور جنس
گرٹہے وغیرہ کے اُڑے ہوے ابخرے اور جتنے غلیظ غلیظ مرطوب
چیزین جنکے نام یہان لکھنا ناجایز ہے ویسے ویسے چیزون سے
قدرت کی ترکیب ہوکر ہمارے لئے مہیا کیا جاتا ہے۔ اوس معطی کے
خلاف حکم اسکو حاجت سے زیادہ صرف کرنا گناہ سے خالی نہین۔ اور اشیاے
ماکولات اگرچہ حلال اور پاکیزہ ہون اسپر بھی بزرگان دین کیا فرماتے ہین

س خوردن براے زیستن و ذکر کردن ست ٭ ہرچند کہ کم کہانا
کتاب سنت اور اہل سلوک کے ارشاد سے ہی اور حکما نے بھی اسیکو
پسند کیا ہے کم کہانا اور کم سونا درازی عمر کا باعث ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ و
سلم تاکید فرمائے ہین ایک وقت مین ایک ہی غذا کے کہانے کو اور
حکما بھی یہی کہتے ہین ایک غذا سے سیری ہوگئی پہر اوس کے بعد دوسرے
بہتر و نفیس غذائین پیش کرتے جاؤ ایک خواہش پیدا ہوتی جاتی جسکے کہانے

سے معدہ کو بار ہو جاتا ۔ ہمارے حضور اور ان کے دوستون نے
کیسی اس دار فانی مین زندگی بسر فرمائے کیسا خوف الٰہی تھا چند اشعار
اس موقع پر شریک کئے گئے ملاحظہ ہو ۔

مثنوی

سن رکھو اے دوستو یہہ داستان ۔ عارفون کی ہی ریاضت کا بیان
ایکدن دیکھین جناب عایشہ ۔ پشت سے ہی پیٹ حضرت کا لگا
رکھ شکم پر ہاتھ اوسدم بی بی نے ۔ عرض کی یون سید کونین سے
تا بکے فاقہ کشی یا شاہ دین ۔ کچھ تناول کیجئے نان جوین
آپ بولے اب زمانا ہے قرین ۔ یا ان کی نعمت اپنے حصے مین نہین
طالب حق کو نہین دنیا کا غم ۔ جس سے وہ خوش ہو وہی کرتے ہین ہم
یون ہی تھی صدیق کی فاقہ کشی ۔ کیا ریاضت لکھ سکے اوس شاہ کی
حضرت صدیق جب پائے وفات ۔ انکی بی بی سے عمر پوچھے یہ بات
کسطرح سے ذکر ہو کرتے تھے آپ ۔ کیا عبادت رات کو کرتے تھے آپ
یون کہا بی بی نے اوسدم ای عمر ۔ کیجئے چھت کے طرف کہہ کے نظر
چھت کو دیکھا جو عمر فاروق نے ۔ سیکڑون شبکے جلے موجود تھے
تب کہا بی بی نے اوسدم ای عمر ۔ ذکر حق کرتے تھے وہ صاحب نظر

ہی اونہین کے نالونکا یہہ بیان ساتھ اُف کے ہوتے تھے شعلے روان

عشق حق مین زاری کرتے تھے جناب اور جگر سے آتی تھی بوے کباب

ماجرا اک اور سُنیے اے عمرؓ رات جاتے تھے کہین پہلی پہر

کہانا کچھ ہمراہ لیجاتے تھے آپ مین بچانون کسکو دے آتے تھے آپ

راوی کہتے ہین حقیقت کہانے کی کچھ عمر کو پہلے سے معلوم تھی

رات کو ہمراہ لے اپنے طعام چلدئے اک سمت تنہا وہ امام

ایک ویرانے مین اک نابینا تہا سر سے لیکر پاؤن تک بوسیدا تہا

تھی تعفن جسم سے اُسکے عیان بہاگتے غلاظت سے تھے پیر و جوان

اُسکے منہ مین کہانا پہنچائے عمر چیخ مارا آہ بھر کر وہ بشر

آپ پوچھے کیا خطا مجھ سے ہوئی وہ کہا وہ کیا ہوے حق کے ولی

پہلے کرتے تھے بجا ست میری دو ہاتھ سے دہوتے تھے اپنے وہ جھلو

دانتون سے اپنے چبا کرکے طعام منہ سے منہ مین ڈالتے تھے وہ امام

تب کہا فاروق نے اک آہ بھر ہان وہ تھے صدیق اور مین ہون عمر

مجھ سے جو کچھ ہو سکا مین نے کیا وہ اُنہین کا کام تھا اسے بینوا

بس یہہ سنکر آہ مارا وہ ضعیف جسم سے پرواز کی روحِ لطیف

اب سنو حضرت عمر کا حال بھی
تھی نہایت مین یہہ حالت آپکی

ہو گیا تھا جسم فاقون سے نڈھال
اوس خلیفہ کی عبا کا تھا یہہ حال

تھی عبا کمبل کی پیوندون بھری
میل ایسا دور سے بو آتی تھی

خوف سے کہتے نہ تھے یار نبیؐ
مرتضی سے سب نے آخر عرض کی

راتدن آتے ہین شاہون کے وکیل
یا علی کچھ کیجئے اسکی سبیل

دوسری پہنین کوئی اچھی عبا
تا خلیفہ کا ہو اون پر دبدبا

بولے تب اصحاب سے وہ شاہ دین
ہین خلیفہ سے یہہ کہہ سکتا نہین

تب علی نے معرضہ اصحاب کا
عائشہ صدیقہ تک پہنچا دیا

کیونکہ تھین معشوقہ حضرت نبیؐ
بات سنتے تھے عمر بھی آپ کی

پھر تو ام المومنین صدیقہ نے
یون کہا حضرت عمر فاروق سے

ای خلیفہ سید کونین کے
اسگھڑی کہتا ہی کچھ تم سے مجھے

سرنگون خاموش حضرت بیٹھے تھے
ہیبت حق تھی نمایان چہرے سے

بولے بی بی عرض ہے اصحاب کی
میلی کچلی یہہ عبا بدلو ابھی

عائشہ سے جب سنا یہہ ماجرا
سرخ غصے سے عمر کا منھ ہوا

بی بی حفصہ بھی وہین موجود تھین
زوجۂ حضرت ہے ام المومنینؓ

بیٹی ہے حضرت عمر فاروق کی
دیکھ بیٹی کے طرف حضرت عمر
کیا مین تجھ سے بارہا پوچھا تھا
تو کہی کملی ہے اک حضرت کے پاس
باقی آدہی اوڑھتے ہیں بارہا
حال پوشیدہ نہ تھا کچھ فاتو سکا
دعوت اور عیدین مین وہو کر آوے
مین ہون ساتھی حضرت اور بوبکر کا
ساتھ اوسکے فضل مولا گر رہے
جو خلاف انکے چلے گمراہ ہوئے
تہا یہہ حال عثمان ذی النورین کا
عمر ساری آپ ہر شب ہو کہڑے
ایک قرآن ذنکو پڑھتے تھے تمام
حال مولا کا کہے کیونکر غلام
اور حسن بصری خلیفہ آپ کے

انکو امی بولتے تھے وہ ولی
اسطرح فرمائے اشک آنکھوں مین بھر
حال حضرت سید کونین کا
سوتے ہین آدہی نہ بچھا وہ حق شناس
یہ بچھونا اوڑھنا ہے آپ کا
ذکر پیراہن کا تھا تونے کیا
ہین پہنتے وہ محب اللہ کے
گر طریقے پر وہ دو توسکے چلا
شاد و خرم جا ملا اون دونون سے
بس یہہ کہہ کر روتے باہر چلدئے
روز روزہ رکھتے تھے وہ باخدا
ختم دو رکعت مین قرآن کرتے بیٹھے
تھے غنی پر فاقے رہتے صبح و شام
کہولتے ستو سے تھے روزہ مدام
تیسرے چوتھے تھے روزہ کہولتے

اور کبھی یہ حال تھا اوس شاہ کا — پانچ یا چھ دن کا فاقہ ہوتا تھا

وعظ اور پند و نصیحت جاری تھی — کیا مجاہد تھے وہ اللہ کے ولی

دیکھ کر یہہ حال سب نے عرض کی — ہی بسر فاقون مین کیون یہ زندگی

آپ بولے خرقہ کمبل کا جو تھا — مصطفی سے پہنے حضرت مرتضی

پھر علی نے وہ مجھے پہنایا ہے — وہ اثر دونون کا مجھ مین آیا ہے

گر وہ دونون کی چلا مین راہ پر — نائب اونکا مین رہونگا بے خطر

مر بھی جاوے یون ہی فاقون مین حسین — پر نچھوڑیگا پیمبر کا چلن

ہی خلیفہ حق کا اونکا جانشین — جو خلاف اونکا کیا ہی وہ لعین

شایقون نے حال اچھوتا سنا — سوچئے کیا حال تھا حضرات کا

جو شکم پرور ہین حق کو ڈھونڈتے — ہی خدا بیزار اون درویشون سے

قول فیصل ہی غلام دستگیر — لیلۃ الفاقہ ہے معراج فقیر

شرع مین حکم تین دم مین پانی پینے کا ہی مین پہلے دفعتاً سرد پانی پینے کے نقصان بیان کرچکا ہون اب آہستہ پینے مین ایک بات یاد رکھنے کی یہہ ہے کہ دم پانی مین نچھوڑنا دودھ وغیرہ پر پھونکنا نہین یاد رکھا چاہئے انسان کا فضلہ تو برا ہوتا ہے مگر دو زہر جسم سے بڑے

مہلک راتدن اخراج ہوتے ہین ایک تو دم چہوڑنیکی ہوا اسمین بہری اسی لئے جہان ایک مکان مین بہت سے مردم جمع رہین ان سبکے تنفس کی ہوا سے سبکے مزاجین منتشر ہوجاتے۔ دوم بول اسمین بہی برا قوی زہر رہتا ہے چالیسوین آیت اسمین پہلے مٹی سے پیدا کرنے کا ذکر ہے بعد نطفہ سے بعد اسکے علقہ بعد بچہ پہر جوان ہونے کا حال ہی اوس کے بعد بڑہاپے کا مذکور ہے اور اجل کا ذکر ہے اکتالیسوین آیت اس مین وہ ذکر ہے تمام میوے اپنے ثمر کے پردونمین سے نکلنے کا حال اور جتنے مادہ جانور اور انسانون کے بچے تولد ہونے کے حال اللہ تعالی سے پوشیدہ نہین ہین بیالیسوین آیت اسمین سب انسان اور حیوان کے لئے جوڑے پیدا کرنے کا ذکر ہی تینتالیسوین آیت لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ يَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ اِنَاثًا وَيَهَبُ لِمَنْ يَشَاءُ الذُّكُوْرَ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَاءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ۝ واسطے اللہ کے ہے بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی پیدا کرتا جو کچھ چاہتا ہے۔ دیتا ہے جسکو چاہے بیٹیان اور جسکو چاہے بیٹے یا ملا دیتا ہی اونکو بیٹے اور بیٹیان اور

کر دیتا ہے جسکو چاہتا ہے بانجھ۔ تحقیق وہ جاننے والا قادر ہے۔ وہ پروردگار مالک و مختار ہے جسکو چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہے بیٹیان دیتا ہے اور جسکو چاہتا ہی دونون ہی عنایت فرماتا ہی اور جسکو چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ اور توام بچے بھی مشہور ہو۔ اکثر توام بچے انڈون مین دو زردیان جسمین ہوتے وہ بھی توام ہے۔ بہت عورات افریقہ وغیرہ ادہر کے ملکون کے دو دو چار چار چھہ چھہ بلکہ سات بچے تک جنے ہین انکا ذکر کتابون مین لکہا ہوا ہے اور متقدمین حکما بھی لکہے ہین اور دیکہے ہین ایک عورت کا حال کتاب مین ہی اوسکے مرنے کے وقت اوسکے آل اولاد احفاد سب ملکر ایک ہزار دوسو پچاس نفر تھے جو چھوڑکر انتقال کی عقیم یعنے بانجپن عورت اور مرد دونون مین ہوتا ہے طب کی کتابون مین مردون کے بانجھ ہونے کے اسباب پیدائشی بیضون اور عضو تناسل اور اون کے رستون کا نقص اور بگاڑ یا عارضی امراض وغیرہ سے اونکا بگڑجانا اور امراض خبایث وغیرہ بہت اسباب ہین جو بعض قابل علاج ہین اور بعض لاعلاج ہین۔ اور عورتون مین ان سے زیادہ اسباب بانجھ پن کے

ہین جو بعض قابل علاج اور بعض لاعلاج - اور دونون صورتون مین
جب مرد کو بانجہ پن ہو عورت طلاق لیکر نکاح ثانی کرے تو اولاد
ہوتی ہے اور عورت بانجہ ہے تو مرد کو دوسری بیاہنے سے اولاد
ہوتی ہے۔ بعض جھاڑ بھی بانجہ ہوتے جنکو ثمر نہین ہوتا حیوانات
بھی بانجہ ہوتے یعنے بکریان گائیان وغیرہ اور مرغ خانگی اور بکریون اور
گایون کو نرون کو آختہ کرتے مادہ ہو تو اوسکے خصیۃ الرحم نکالتے تو بعد
کا فعل موقوف ہوکر سوٹے فربہ ہوجاتے **چوالیسوین آیت** اسمین ایک مرد
اور ایک عورت سے بچہ پیدا ہونے کا ذکر ہے اور بعد اسکے کنبے اور
قبیلے کا بیان فرمایا تا آپس مین ایک سے ایک کو تعرف پہچان رشتہ
دوستی اونست ہو **پینتالیسوین آیت** اسمین حقتعالی آدمی کو پیدا کرنیکا حال
اور اوسکے دل مین جو کچھ خیال آتا ہے اوس سے حقتعالی واقف
ہونا اور اپنا رگ جان سے بھی نزدیک رہنے کا بیان فرمایا
چھیالیسوین آیت اسمین کل مخلوق جوڑے پیدا کئے جانے کا ذکر
ہی **سینتالیسوین آیت** اسمین وہ ذکر ہے کہ تم بغیر کسی چیز کے
پیدا ہوئے ہو یا اپنے کو آپ پیدا کرلئے **اٹھتالیسوین آیت** اسمین

تعالی انسانون کو زمین سے نکالنے کا اور مان کے پیٹون مین رہنے کا حال ذکر کر فرماتا ہے تم اپنے ستھرا پن کیون بیان کرتے ہو تعالی خوب جانتا ہے جو اوس سے ڈر کر چلتا ہے۔ قولہ تعالی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ انچاسوین آیت اسمین ٹپکائے ہوے پانی سے نر اور مادہ جوڑے پیدا ہونے کا ذکر ہے پچاسوین آیت اسمین سب چیزین اندازہ پر پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ اکاونوین آیت اس مین بجنے والی کھنکھناتی مٹی سے انسان پیدا کئے جانے کا ذکر ہے اور آدم علیہ السلام کی اس مین تخصیص نہین یہان عام انسان مراد ہے اور یہہ بھی ارشاد ہوتا ہے سخت مٹی سے بنایا گیا اگر آدم کا ذکر ہے تو یہہ قالب بنانے کے بعد خشک ہو کر تیار ہوئی سخت مٹی سے کہان ہے اور اوس مین روح پھونکی گئی بعد انسان کا اطلاق اوپر ہوا تو اس سے وہ جملہ صادق آسکتا ہے اور عام انسان تو سخت مٹی سے برابر بن سکتے ہین جیسا کہ اول بیان ہو چکا۔ باونوین آیت اسمین فرماتا ہے ہم نے تمکو پیدا کیا پھر کیون انکار رہے ہے اور تم جو رحم مین منی ڈالتے ہو اوس سے بچے کو تم بناتے ہو کیا ہم ہین بنانیوالے

غور سے دیکھو تو اس آیت شریف مین کیسا کھلم کھلا ارشاد ہے کہ تم منی ڈالتے ہو
اور ہم پتلا بناتے ہین لوگ اس بیان کو غور سے مطالعہ کرین کہ وہ
ذات منزہ پاک سبحان کیا کہتا کہ ہم بنانے والے ہین اور بنانا بھی کیسا کیا
فقط انسان کے بنانے پر حصر ہی نہین چیونٹی تک بنانا حضرت سبحان کی
صنعت ہی اور ہر شئے بیکار نہین اوسکے فوائد اور رعایت کے ساتھ رہے
کالے جھینگرون کو بڑے موچھ باریک باریک نظر کرتے ہو کس کام کے لئے
ہین اونکے چلنے کے وقت اوس سے مس کرتے کوئی جائے اپنے نقصان
کی اونکو معلوم ہوتی تو وہ مونچھ کو ملیٹ لیتے اور اوسطرف جانے سے باز
رہتے پرند کو ایکہی مقام مین اوسکے فضلہ کی جا اوسمین اوسکا مثانہ اور
پیشاب کا موقع اور وہین رحم یعنے بچہ دان جسمین انڈے بھرے رہتے
ایک ہی رستے سے فضلہ نکلتا اوسی سے پیشاب اوسی سے انڈا دیتا
اوسی سے جفتی انسانون مین انگین بنائے دو انگین آپسمین رگڑا کہا نیکے
سبب سے کم وبیش اوپر نیچے بنائے گئے کہ اوس سے غریب بندے
آسایش سے رہین۔ ٹر جیب کے پیچھے حلق مین ایکہی مقام پر سات رستے
ہین ایک نوالہ نگلنے کا ایک مری جسمین سے غذا اور پانی گذرتا اور ایک

دم لینے کا جو شش سے تعلق رکھتا اگر اس راستے مین ایک دانہ چانول کا
چلا جائے تو ٹھسکا کھانسی بیچینی ہو کر نکلجاتا اور اگر سپیاری وغیرہ کوئی
اس سے بڑی شئی ہو تو شش مین جاکر اٹک جاتی گدہ بنکر پیپ ہو کر زندگی
محال ہوتی اسی لئے شرعاً تاکید ہے کہانے کے وقت باتین کرنا ہنسنا
منع ہین اور وہین دونو طرف ناک کے پچھلے رستہ ہین وہین سے دو نالیان
کانون کو جاتے جس سے کم سننے والون کو وعظ وغیرہ کے وقت منھ
کہولکر سننے کا موقع ملتا ہے حاصل یہہ ہے عجب عجب رعایت اس
بنانے مین حقتعالی کی ہے تسپر اوسکی صنعت کے قایل نہونا بڑے
نادانون کا کام ہے۔ **ترپنوین آیت** اسمین اچھی تصویر بندون کی
بنانے کا ذکر کرکے فرماتا ہی تم سب کی بازگشت ہمارے طرف ہے۔
چوپنوین آیت وَالّٰئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَائِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ
فَعِدَّتُھُنَّ ثَلٰثَۃُ اَشْھُرٍ وَّالّٰئِیْ لَمْ یَحِضْنَ یعنے وہ عورتین جو نا امید
ہوگئین حیض سے بڑہاپے کے سبب سے تمھاری عورتون مین سے
اگر شک مین پڑے ہو ان کے حکم مین تو انکی عدت کا زمانہ تین مہینے ہے
اور جو حایض نہولین کم سنی کی وجہ سے انکی عدت بھی وہی تین مہینے مقرر ہی

یہہ آیت شریف اس بیان پر نازل ہوئی جسوقت کہ سورۂ بقر کے اٹھائیسوین
رکوع مین یہہ ارشاد ہوا کہ اَلْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ
یعنے طلاق دی ہوی عورتین جو جوان ہون اُنسے جماع کیا گیا ہوا ور حاملہ ہون انتظار
کرین ساتھ جانون اپنے کے انتظار کی تاکید سے تین قرو یعنے تین حیض تک
صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اسمین فکر ہوی حایضہ اور جوان عورات کیلیے
تو یہہ حکم ہوا کم سن لڑکیان جنکو ابھی حیض نہین آیا اور وہ مسن عورات جنکا
حیض بند ہے ان کے لیے کیا حکم ہے تو وہ آیت جو بیان ہوی نازل ہوی
کہ اون کے لیے بھی تین مہینے انتظار کرنا۔ اس مسئلہ مین از روی طبابت کے
کیا بھید ہے ثابت کیا چاہیئے چند امور خیال مین آتے ہین ناظرین کے
ملاحظہ مین لاتا ہون **سوال** جوان عورات جنکو حیض آتا ہے طلاق کے بعد
کیا ایک حیض کا انتظار بس نہین تھا پھر تین حیض کا انتظار کیا ضرور ہوا
بعض اوقات حمل ٹھہر گئے پر بھی حیض آتا ہے اس صورت مین طلاق کے بعد
حیض آگیا بس اگر اسی پر اکتفا کیا جاتا تو اگر وہ حاملہ تھی تو پھر اوس حمل کے
وضع ہونے پر اوس بچہ کا کون ولی ٹھہرتا **سوال** کیا حمل رہے پر ایک ہی
حیض آتا ہے یا اس سے بھی زیادہ آسکتا ہے۔ **جواب** دو تین چار اور

بعض کو تمام ایام حمل مین حیض آتا ہی چنانچہ بقراط بھی اسکو لکھا ہی **سوال**
ایسے موقع پر تین حیض کے انتظار سے کیا ہو سکے جنکہ حیض بھی جاری ہوا کرے
اور حمل بھی ہو **جواب** چوتھے مہینے حمل کے دوسرے آثار شروع ہوجاتے
اگر حیض آوے یا نہ اوسے معلوم کر سکتے ہین کہ حمل ہی **سوال** وہ عورات جو
خاوند سے کسی سبب سے ایک مدت دراز سالہا سال سے علیحدہ کسی دور دراز مقام پر رہتین ہو اگر وہ عورت طلاق لے اسکو تین مہینے کی مدت
کس لئے کیا اسکو بھی کوئی حمل کا شبہہ کر سکتے ہین **جواب** ہان کر سکتے ہین
کئی خیالات سے اوسکے لئے بھی ابراے رحم کی ضرورت ہی **سوال** کیا
عاصمہ عورات مین ایسے شبہ ہو سکتے ہین **جواب** عاصمہ کے لئے ایک
حکم اور غیر عاصمہ کے لئے دوسرا حکم کیونکر ہو سکے یہہ ستاری ہی پروردگار
کی عام حکم فرمادیا کہ سبکے لئے تین مہینے ابراے رحم وغیرہ کی ضرورت
سے عدت چاہئے **سوال** نابالغ لڑکیان جنکو حیض ہی نہ آیا ہو اون کیلئے
اوس مدت تک عدت کے لئے حکم آیا طبابت سے اسکا کیا بھید ہی **جواب**
یہہ بات اکثر دیکھی گئی ہے کہ لڑکی بالغ ہوگئی اب اوسکا بیضہ نطفہ تیار ہو کر
چاہتا تہا کہ خارج ہووے اور اسکے اخراج کے وقت حیض آنے والا تہا

اوسی زمانے مین کہین اوسکی شادی ہوگئی اور وہ اپنے شوہر سے حاملہ ہوگئی اوسکا نطفہ اور شوہر کا نطفہ ملگیا اور حمل قرار پاگیا اور عورتین کہ ایسے حمل سے واقف ہین اسکو بہت پاک اور بہتر حمل جانتین ہین بہلا ایسے وقت وہ دولہن اگر طلاق دیلیتی اور وہ حکم عدت کا نابالغ ہونے کی وجہ سے نہ آتا تو پہر بعد تولد کے اوسکے بچہ کا کون وارث قرار پاتا سوال وہ مسن عورات جنکا سن نا امیدی کا ہوگیا اور ایام موقوف ہوگئے اوس زمانے مین اگر اونکو طلاق دیا جاوے اون کے لئے تین مہینے کی عدت کیا ضرور جواب ایام جاری ہونے اور موقوف ہونے کے ڈہنگ طرح طرح پر ہین اسمین اقسام کے اختلاف ہین سرد ملک کے باشندے لڑکیان بیس پچیس برس کے سن مین بالغ ہوتین اور ساٹھ برس تک ایام آیا کرتے اور گرم ملک کے رہنے والی لڑکیان نون دس برس کی عمر مین بلوغ کو پہنچتی اور اون کے معمول چالیس سال کے بعد موقوف ہوتے اور معتدل ممالک مین چودہ پندرہ سال کے سن مین بلوغ ہوتا اکثر پچاس سال تک معمول جاری رہتا۔ اور اسکے بند ہونے کے وقت طرح طرح کے حالات پیش آتے کبھی تو استحاضہ ہوتا جاتا اور چند بار

ہوکر ایام موقوف ہوگئے اور پہر کبھی شروع نہوئے بعد چند سال کے آخر عمر تک
اور کسی عورت کو ایام قبل سن موقوفی کے موقوف ہوگئے اور علاج وغیرہ
سے پہر جاری ہوگئے اور پہر موقوف ہوگئے اور علاج وغیرہ سے پہر
جاری ہوگئے اس قسم کے اقسام کے تعلیق ہین ایام مطلق موقوف ہوجانیکا
حال ہونا معلوم کرنا دشوار تہا اور اکثر ایسا ہوتا ہے جس عورت کو
حیض موقوف ہوئے پر رحم کے منہ کا سوراخ بند ہوجاتا اس لئے
نطفہ مرد کا اوسکے رحم مین جا نہین سکتا مگر بعض ابتدائی موقوفی کے
حال مین چندے وہ سوراخ باقی رہتا اور خصیۃ الرحم کا کچھ فعل بسبب
عشق کے ہیجان انگیز ہوکر کوئی بیضہ باہر آکر مرد کے نطفہ سے ملکر
حمل قرار پا سکتا اور یہ سبب حیض کے موقوفی کے تمیز نہین ہوسکتا
ایسے موقع پر یہہ تین مہینے کی عدت بکار آمد ہے۔ اور حق تعالیٰ جو
حکیم مطلق ہے اوس کے احکام خالی از حکمت نہین اسواسطے عام حکم
فرمایا گیا کچھ حال اون عورات کا یہان لکھنا ضرور ہوا جو جوان ہون اور
حیض آتا ہو اور اون کے طلاق مین عدت کی ضرورت نہو وہ کون
ہین یعنے جنکی خلوت صحیحہ نہوئی ہو اگر مرد مرد ہو یہہ بات عورت کے

طرف سے ظہور مین آتا ہے مثلاً عورت فرض روزہ رکھتی تھی شوہر سے ہمخواب
ہوتی یا کوئی اور دوسرا سبب ہو گیا تھا جیساکہ روایت مین آیا ہے قبل شہرت
حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دو بھائیون کا نکاح کوئی دو بہنون
سے ہوا شب کو عورتون نے چوک کر ایک کی دلہن دوسرے کے
ساتھ رد و بدل کر دین خلوت صحیحہ ہو چکی صبح کو معلوم ہوا علمانے فتویٰ
دیا دونون کے طلاق کا اور وطی بالشبہ کا مہر مثل ہر ایک ادا کرین اور
عدت تین حیض کی چاہیے اسکے بعد پھر اپنے اپنے زوج پاس جائین
حضرت امام اعظم نے فرمایا ایسا نہین یہ سخت حکم ہے مین آسان حکم
کرتا ہون۔ آپ نے دونون بھائیون سے پوچھا تم کو اپنے اپنے
زوج جسکے ساتھ رات خلوت ہوئی پسند ہے دونون نے کہا ہم بدل
راضی ہین آپنے کہا تم پہلے جس سے نکاح کئے تھے اسکو طلاق دو اور
جس سے ہمبستری ہوئی اوس سے نکاح کرلو اسمین عدت نہین آتی
طلاق قبل دخول مین عدت لازم نہین آتی اور مہر سے بھی بچے تیسرا
سبب خلوت صحیحہ نہونیکا رتقا ہے رتقا اوسے کہتے ہین کہ جسکے
فرج کا سوراخ بند ہو اوس بند ہونے کی کئی وجہین ہین یا پیدایشی

سے ہے یا کولہ ٹیڑھا خلقت ہوکر استخوان روبرو دبجاتی ہے یا کسی
ممالک مین عورات کا قدیم سے دستور تھا اور اب تک بھی بعض جا جاری ہے
کہ پیشاب کے لئے سوراخ رکھہ کر فرج کے لبون کو کچا کرکے ٹانکے
دیکر التیام کراتے تھے شوہر شب زفاف چاقو سے ادسے چیرتا ہے
اور بعض تو حفاظت بکر کے لئے فرج کے لبون مین فلزی حلقہ ڈالکر مقفل
کرتے ہین انکا بیان طویل ہے غرض رتقا پر بھی عدت نہین آتی تاوقتیکہ
وہ سوراخ نہ کھلے بہت لڑکیان مختلف خلقت ہوتی ہین بعض وقت
رحم دو ہوتے اور بعض وقت مہبل یعنے آلہ تناسل غیب رہتا اور
بعض وقت خصیۃ الرحم بالکل چھوٹے رہتے اور بعض وقت بالکل غیب
رہتے اور ایسی عورات بالکل مردون سے مشابہ ہوتین یعنے پستان
بالیدہ نہین ہوتے آواز مردون کی سی ہوتی پنڈلیون پر بال ہوتے
توالد و تناسل ایسون سے غیر ممکن اور یہہ معیوب عورات ہین انکے
کئی قسم ہین اور جو کہ انمین پورے ناقص ہین جنکو مہبل نہین وہ رتقا
ہین یہی شبہ بلقیس کے بارہ مین جناب سلیمان علیہ السلام کو واقع ہوا تھا
جسکی خبر حقتعالی فرماتا ہے وَكَشَفَتْ عَنْ سَاقَيْهَا ـ اور کھنچا اپنے

کپڑے کا دامن اپنی پنڈلیون پر سے اور آپ کو بلقیس پری کی لڑکی
ہونے کے سبب پیرون پر پر ہونیکا گمان کسطرح ہو سکتا تھا ان پنکھ
جس مقام پر ہوتے وہ مقام ملاحظہ فرمانا تھا کیا پریون کے پنڈلیون
پر پر ہوتے ہین اگر ایسا ہوتا تو وہ حسینون مین نہ گنی جاتین۔ فرشتے
حور پری ان کو فقط پنکھ ہوا کرتے نہ کہ سارے جسم پر ہوتے ہین جیسا کہ بعض مفسرین نے
لکھا ہے حضور اقدس جنکا ارشاد خود اوس حکیم مطلق کا ارشاد ہے حدیث شریف
مین چند قسم کی عورات جو معیوب ہین اونمین یہہ داخل ہین **پچپنوین آیت**
اسمین آدمی کے بیصبر پیدا کئے جانیکا حال ہے اور یہہ بات ظاہر ہے
چھپنوین آیت آدمی جس شئے سے پیدا ہوتا ہے اوس شئی کو
وہ خوب جانتا ہے کہ مین کس چیز سے پیدا ہوا ہون **ستاونوین آیت**
اسمین انسان کا طرح طرح سے پیدا کئے جانے کا حال ہے یہہ تمام اطوار ہم نے
پہلے بیان کر چکے **اٹھاونوین آیت** اسمین انسان کے زمین سے
اوگنے کا بیان ہے اور پھر زمین مین جانا اور بعد حشر کے دن زمین
سے پیدا کئے جانے کا حال ہے۔ **انسٹھوین آیت** اس آیت مین
یہہ اشارا ہے کہ انسان بیکار چھوڑا نجائیگا احکام الٰہی اسکو ماننا پڑیگا

اور حق تعالی یہہ بھی فرماتا ہے کیا یہہ ایک بوند منی کا نتھا پھر اسکو ہم نے
علقہ کر کے تندرست بنائے اور کئے اوسمین سے دو جوڑے اور آگے
کی آیت مین بھی زوجین فرمایا اسی سے ایک ہی بوند مین دو نطفے
چار نطفے رہکر دو بچے چار بچے وقت واحد مین پیدا ہونا بھی ثابت
ہو سکتا ہے جیسا کہ ہم نے نسموں کا حال بیان کیا۔ بعد فرماتا ہے کیا
ایسا قادر پھر مردے کو زندہ نہ کر سکیگا۔ ساٹھوین آیت اسمین فرماتا ہے
انسان پہلے نابود محض تھا۔ (خاک سے نبات اور حیوان سے انسان ہوکر
روح پھونکی جانے تک سیاطوار طی ہوئے پر انسان کہلائے اس کے اول)
یہہ کوئی شی نہ تھا۔ اسپر یہہ خیال کرینگے کہ ہم صلب پدر مین تھے
یہہ غلط ہے کیونکہ پدر کو ہی صلب کا ٹھکانا نہ تھا پسر کہان ہو سکتے
یا یہہ کہین گے حیوانوں کے گوشت مین یا نباتات غلہ وغیرہ مین ہمارا
مادہ وجود تھا یہہ بھی غلط ہے پھر کہینگے جماد یعنے مٹی مین ہمارا نشان
تھا یہہ بھی غلط ہے نشان تو کجا ذکر بھی نتھا۔ جیسا کہ فرمایا اَوَلَا یَذْکُرُ
الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ یَكُ شَیْئًا۰ کیا نہین یاد کرتا وہ
آدمی یہہ بات کہ پیدا کیا ہمنے اوسے پہلے اوس سے اور نتھا وہ کچھ شئے

اور اسواسطے کہی جائے فرمایا ہی قولہ وھو الذی انشا لکم السمع والابصار والافئدۃ قلیلا ما تشکرون۔ یہی ارشاد ہے کہ ہمارے استنے احسانات پر تھوڑا شکر کرتے ہو قیامت تک جو جو عجائبات ایجاد ہوتے ہین یہی افئدہ یعنے دل عطا کئے جانیکا سبب ہے اور اسی عقل کے بسبب تمام حیوانات پر غالب ہوکر اشرف کہلائے حالانکہ ناتوان خلقت ہین۔ اوس احسان کے بدلیمین بندون نے کیا کیا لامذہب اور دہریہ تو اوسکو مانتے ہی نہین کفار غیر خدا کو پوجتے ہین مسلمانون مین عورات تو جو کچھ مراد آئی درگاہون کو چلے اور حسینی علم نال صاحب وغیرہ سے دیا سمجھے اور مرد مہذب ہین پیر پیر نے دیا فرماتے ہین اور جب اون سے کہا جاتا ہے میان کبھی تو اوسکا بھی احسان مانو وہ بھی کچھ قدرت رکہتا ہے تو جواب دیتے ہین سب اختیار یکبار پیر نے لے لئے ہین ہان وہ بھی کچھ کرتا ہی ارسون والد کو سخت بیماری ہوگئی تھی پرسون والدہ سدہارنے پر تھے کل کے دن بچے قریب المرگ ہوگئے تھے جاگیر مقطوعہ پر آفت آگئی تھی تنخواہ قرق ہوگئی تھی ہزارہا طرح کے بلائین آسمانی نازل تھے پیر کا صدقہ

سب سے نجات ملی بہت کم لوگ ہین جو کہتے ہین اولیا ہمارے وسیلہ اور واسطہ ہین جناب باریمین عجز وانکسار آہ وزاری کرکے ہمارے لئے دعا فرماتے ہین چونکہ مقبول بارگاہ ہین انکی عرض قبول فرماتا ہے اور انکو ہمو وسیلہ بنایا ہے اوسکی رحمت ہی۔ اولیاء اللہ تو خیر جنگ بدر وغیرہ مین خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم زمین پر سجدیمین سر رکھ کر رو رو کر عرض کئے ہین اور خاصان حق عجز وانکسار مین زندگی بسر کئے خرق عادت کو چھپاتے رہے اور کسی نے اپنے معتقدین سے یہ نفرمایا کہ ہم نے تمھارے لئے ایسا کیا جناب عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کاش مین مٹی کا ڈھیلا ہوتی جناب عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کاش میری والدہ مجھے نہ جنتی ہوتی ہندوستان مین حضرت خواجگی صاحب قدس سرہ کا مزار لب جو ہے جنکے سلسلہ مین ہزارہا اولیاء اللہ ہوگئے انکی مزار پر یہ رباعی کندہ ہی۔ رباعی

براے خدا اے عزیزان من	نویسید بر قبر من این سخن
کہ چون خواجگی در تہ خاک شد	نکو شد کہ خس کم جہان پاک شد

قولہ تعالی فَلَنَسْئَلَنَّ الَّذِیْنَ اُرْسِلَ اِلَیْہِمْ وَلَنَسْئَلَنَّ الْمُرْسَلِیْنَ

حشر کے دن پہلے انبیا سے سوال ہوگا بعد اس سے پہلے خلیفے حقتعالے
کے انبیا ہین اور بعد اولیا اللہ ہین ان کے بعد بادشاہ ہین ہر ہر سے
حسب مراتب سوال ہوگا انبیا سے تبلیغ احکام مین اور اولیا سے ہدایت
مین اور بادشاہون سے عدل مین جسوقت خلیفہ ہارون رشید کا تخت
پر جلوس ہوا حضرت بہلول تشریف لاکر فرمائے ای خلیفہ آتش دوزخ
تیز بھڑکای تیار ہے اوس سے بچنا ہی تو اچھے مصاجونکو پاس رکھ کہ
وقتاً فوقتاً غربا اور مظلومون کے حالات سے اطلاع دیا کرین آپ نے
اتنے نصایح کئے کہ ہارون روتے روتے بیہوش ہوگیا مصاحبون
نے کہا ای بہلول اب تہنیت دینے کیلئے کیا آئے خلیفہ کو رولادیے
ہارون نے کہا خاموش رہو جو جو کہتے ہین فرمانے دو۔ **روایت**
ہی جناب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک روز دوپہر کی دہوپ مین
سر برہنہ صحرا مین اونٹ دوڑاتے ہین غلام نے معروضہ کیا یا
امیر المومنین کیا حالت ہی فرمائے کسیکا اونٹ گم گیا ہے دہونڈہتا ہون
عرض کی غلام کو اجازت ہو آپ نے فرمایا کل کے روز پوچھنے والا
مجھ سے پوچھیگا یا تجھ سے ؛ ہر چند کہ جتنے شاہی عہدہ دار ہین

اپنی اپنی خدمات کے خدا کے پاس جوابدار ہین مگر رئیس اپنا اوران سبکا جوابدار ہے اسی لئے حقتعالی رتبہ بھی بادشاہو نکا ایسا ہی کیا ہے چنانچہ لکھتے ہین اقسام کا کچرا وغیرہ سے جناب امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مزار کو دشمنون نے پوشیدہ و بے نشان کردیا تھا ہارون رشید تلاش کیا اور بعد صفائی کے مزار کا نشان ملا شیخ الاسلام ہمراہ تھے پائین سے کڑی نکلوائے پیر حضرت کے نمایان ہوئے شیخ الاسلام بوسہ دئے جب خلیفہ بوسہ دینا چاہا آپنے پیر کھینچ لئے مغموم ہوکر اوسیطرح مزار بند کرادیا۔ افسوس کیا کہ میرا منہ اس قابل نتھا رات خواب مین حضرت کو دیکھا فرمائے اے خلیفہ تو آزردہ مت ہو شیخ الاسلام میرے مدرسے کا لڑکا ہے وہ بوسہ دیا مضایقہ نہین اور تو خلیفہ ہے تیرا ادب ضرور تھا اور تولد سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا نوشیروان کے عہد مین ہوا حالانکہ وہ آتش پرست تھا مگر آپ شکر کرتے تھے کہ مین بادشاہ عادل کے زمانہ مین پیدا ہوا۔ **اکسٹھ وین آیت** اس آیت مین مرد عورت دونون کے نطفے ملگئے کے بعد اولٹ پلٹ کئے جانیکا حال فرماتا ہی اوسکے بعد ہمنے دیکھنے والا اور سننے والا بنادئے فرمایا اور اسکا بیان پہلے لکھا گیا

سماعت بصارت وغیرہ دماغی قوتون مین انسان کے ساتھ حیوان بھی شریک
ہین یہہ غیر ناطق کب ہین ہمارے ابناے جنس ایک ملک کی زبان کو
دوسرے ملک والے نہین سمجھتے ہین حیوان تو غیر جنس ہین اونکی زبان ہمین کیونکر
معلوم ہوسکیگی۔ وہ آپس مین بات چیت اور اشارات سے کام نکالتے ہین۔
ذکر اور تسبیح کرتے ہین ہر ہر جانور کو اوسکی ضرورت کے موافق حقتعالے نے
دماغی قویٰ عنایت کی ہین۔ اور پرندے اشیانے وغیرہ کیسی کیسی ندرت سے
تیار کر لیتے ہین اور اپنی منافی اور مہلک چیزون سے بہاگتے اور مضر اشیا
کی بو سونگ کر کہاتے ہین۔ ان کے لاکہون دشمن جانی ہین تسپر اپنی زندگی کیسے
بچاؤ سے کرتے ہین مگر آخر داؤ اور فریب مین آ ہی جاتے ہین۔ امنین سے اکثر تو
انسان کے بکار آمد جانور ہین حقتعالے نے ان کے دماغ چہوٹے اور قیافے
نادانون کے بنائے ہین کہ انسان کے قابو مین آجائین اور خدا نے بڑے بڑے
جانورون مین اتفاق نہ رکہا کہ سب ملکر حملہ نہ کرین ہاتی اونٹ کو ڈرپوک بنایا
المختصر ان جمیع خصایل کا جامع انسان ہی۔ اور قواے دماغی اسکے کامل ہین تسپر یہہ
داؤ اور فریب مین آجاتا ہے جناب مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین
دنیا دارون کے داؤ فریب سے ہمین کچھ کام نہین یہہ تو ارشاد ہو چکا الدنیا زور

لایحصلہا الا بارز۔ مگر طریقہ دنیاداری مین جو مکر و فریب کرتے ہین وہ فریب بے انتہا ہین۔

مثنوی

زانکہ صیاد آورد بانگ صفیر
تا فریبد مرغ را آن مرغ گیر

بشنود آن مرغ بانگ جنس خویش
از ہوا آید بیابد دام و نیش

حرف درویشان بدزدد مرد دون
تا بخواند بر سلیمے زان فسون

شیر شیپے از برائے گدکنند
بو مسیلم را لقب احمد کنند

ہر کہ گستاخی کند اندر طریق
گردد اندر وادی حسرت غریق

ہر کہ گستاخی کند در راہ دوست
رہزن مردان شد و نامرد اوست

صد ہزاران دام و دانہ است اے خدا
ما چو مرغان حریص و بے نوا

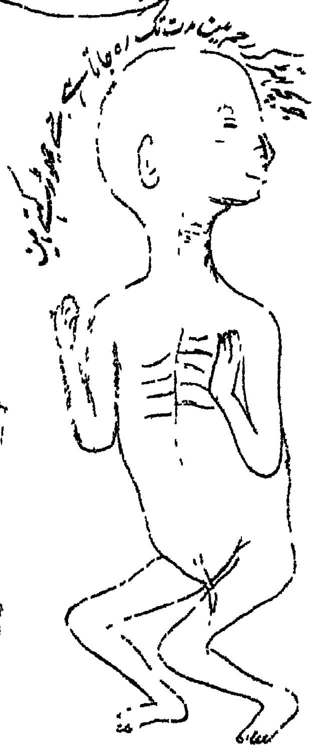
دمبدم پابستہ دام تو ایم
گر یکے گر باز و سیمرغے شویم

میرہانی ہر دمے ما را و باز
سوے دامی می رویم اے بے نیاز

ان کے داموں سے خدا ہی بچاوے تو بچے۔ کروڑوں مکر انکو یاد ہین جو مولانا عاجز آکر خدا سے پناہ مانگتے ہین۔ رحم اور بچوں کے نقشے جیسا کہ حقتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ رحم گھٹاتا ہے اور بڑھاتا ہے پس اس نمونے سے معلوم کرسکتے ہین۔


خصیۃ الرحم مین بچہ
جوف رحم مین بچہ
مہبل


بچہ رحم مین رہنے کی حالت


رحم مین مدت تک رہ جاتا ہے


جڑواں بچے




جڑواں بچے



باسٹھوین آیت اس آیت مین ارشاد ہے ہم پیدا کیے
ان کو اور بندہن انکے مضبوط کیٔے ہین پس انسان کا جسم باندہے
گیا ہے رباط یعنے پیے سے یہہ وہ مضبوط پٹھے ہین جو تمام جسم کے
ہڈیان جوڑ بند جگر رحم مثانہ وغیرہ بغیر ان کے بند ہے نہین جاتے
تمام جسم مین ہزار ہا پیے موجود ہین اور حیوانات کے پیے سے تانت
بناتے ہین وہ خشک ہوگئے پر بھی ایسی ہی مضبوط رہتی اور کئی کام آتی ہے
تیر کمان دونون بغیر پے کے نہین بن سکتے ترسٹھوین آیت
اس آیت مین حقتعالی ماء مہین سے انسان کے پیدا ہونیکا ارشاد
فرماکر فرماتا ہے ہم نے اوسکو اوس حصین مین یعنے جس قلعہ کا ذکر ہوچکا
محفوظ رکھے اور ایک وقت معلوم تک ہم وہان ٹھہرا رکھے اور رکھے
اور رکھنا نے کا بہتر اندازہ ہمکو معلوم ہے اور اسپر ہم قادر ہین چونسٹھوین
آیت اسمین جوڑے زیادہ پیدا ہونے کا حال ہے پینسٹھوین
آیت اسمین ارشاد ہے آدمی کس چیز سے بہکا ہے اپنے
پروردگار کے سات اور وہ جسطرح چاہا تیری صورت کی ترکیب دیا
چھیاسٹھوین آیت فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّا خُلِقَ خُلِقَ مِنْ

مَآءٍ دَافِقٍ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ پس چاہیے کہ
دیکھے آدمی کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ پیدا کیا گیا ہے پانی اچھلنے
والے سے نکلتا ہے ہڈیون پیٹھ باپ کے سے اور چھاتیون
مان کے سے۔ اس آیت کی تاویل مین بحث پہلے ہم کرچکے ہین
اور یہہ ترجمہ چار ترجمہ کے قرآن سے لکھا گیا ہے اور یہہ اوس کا
ترجمہ ثانی ہے۔ اس ترجمہ سے مرد اور عورت کے استخوان
سے منی نکلنا ثابت ہی یہان معاینہ کے لئے لکھا گیا ہے۔
ستھوین آیت اس مین پیدا کرنے کا اور تندرست اور
انداز کرنے کا اور راہ دکھانے کا حال بیان فرمایا۔
اٹھسٹھوین آیت لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ
البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے آدمی کو بیچ محنت کے۔ اب اسکی
سختی اور مصیبت کا حال ابتدا سے معلوم کیا چاہیئے انسان کی
پیدایش بہ نسبت تمام حیوانات کے سخت ہے اسکا سبب یہہ ہے
کہ تمام حیوانات آڑے ہین اس لئے ان کے کولہے کے جوف
مین پانچ پانچ ہنین ہین بخلاف ان کے انسان کا قد استادہ ہے

اگر انکا کولہ مثل حیوانات کے سیدھا رہتا تو بچہ شکم مین ٹھہرنے
نہ پاتا گر جاتا اس لئے انسا مین بہ نسبت حیوانات کے کوئی دوسرے
بندوبست کی ضرورت ہوئی یعنے ملسوقی ڈیڑھ پینچ کی گردش کر لیہی
کی بناکر بچے کو اوس کے بھی اوپر رکھنا پڑا کہ عورت کے چلنے پھرنے
دوڑنے کودنے مین حمل ساقط ہو جاوے پس ایسے پینچ پاچ مین رہا ہوا
بچہ مثل حیوانات کے سہل کیونکر تولد ہوسکتا اوس ڈیڑھ پینچ مین سے
گردش کھاتا ہوا آنا پڑتا ہے یہہ تو تولد کی سختی ہوئی۔ حیوانات کے
بچے ہوتے ہی مان کی پستان تلاش کرکے دودھ پی لیتے ہین آدمی
کا بچہ بیچارہ مجبور ہزارون آفتین دو سال کے عرصہ مین اٹھاتا ہے
اور بیچارے انسان کی معیشت سختی مین نہ کٹے تو کیا ہو پروردگار
عالم نے بجز انسان کے تمام ذی روح کی اوقات بسری پیدایش
سے موت تک ظاہر باطن اپنے ذمے رکھا اور انسان کو عقل
عطا فرماکر باطن سے کفیل سب امور کا ہوگیا اور بظاہر اوسکی عقل اور
سمجھہ اور تدبیر پر چھوڑ دیا۔ ملاحظہ کیجئے چیونٹی تیار غذا پاتی ہے مکڑی
سا ضعیف جانور غذا پاتا ہے۔ پرند کی غذا مہیا چرندون کو سبزہ مہیا

درندون کو گوشت موجود بعض پرند جو میوے کہاتے اونکے لئے
پکے پکاے میوے تیار موجود انکا فقط یہی کام ہے کہ جاوین تلاش
کرکے کہالین حیوانات کے افعال پربہی اوسی کا اختیار ہے دیکہا جاتا ہے
پرند اور بہایم کی مادہ جب حاملہ ہوتے ہی نر اوس سے صحبت ہونے
سے اجتناب کرتا حالانکہ نر و مادہ ایک ہی جا رہتے مگر بعض
امین مخصوص ہین مرغ غا نگی بکرے وغیرہ یہہ انسانون کے لئے انڈے
گوشت وغیرہ جلد تیار ہو کر بہمرست ہونے کے لئے یہہ قوت دیگئی
اور ایک نر سے کئی مادہ کا کام نکلتا اور حضرات انسان کو اونکی عقل پر
چہوڑ دیا گیا ہے اور کچھ کتابی ممانعت بہی ہو مگر بعض حضرات شب
وضع حمل تک عیش سے باز نہین آتے۔ ایسا ہی لباس کا حال کہ
حیوانات کے لئے موسم کے موافق قدرت سے کم و بیش ہوتا گرمیونمین
مین بالدار پوست کے جانورون کے بال کم ہو جاتے اور جسم مین
چربی کم ہو جاتی پرند کے بال و پر جہڑتے اور سرما مین جہ لی حیوانات
مین زیادہ کردیتے تاکہ سردیکا اثر اون کے بدنمین سرایت نکرے
چربی حایل ہو جاے اور بال ایسے زیادہ کردیئے چنانچہ گہوڑون

جاڑے کے موسم میں بچنے کے لئے دوہری محنت پڑتی ہے سرد
موسم میں سرد ملکوں میں پشم بکریوں کے زیادہ ہو جاتے اور پشم
شاخ در شاخ ہوتے ہیں اور بال ایک ہی ہوا کرتا ہے حیوانات کا جسم
ان بالوں کے سبب سے جاڑوں کے سردی سے محفوظ رہتا
اور چربیدار گوشت انسان کی غذا ہوتی ہے اور پشم دوشالہ بنانے
کے کام آتے اور ان کے رہنے کے لئے کیسا گھر تو اوس کے
جسم کے ساتھ ہی بنا ہوئے جیسا کہ تابنیل کوڑیاں گونگے سیپیاں وغیرہ
اب بیچارے انسان کا حال دیکھئے ہل جوتنا موٹ کشی کرنا مویشی کے کاروبار
[illegible] گزاری کرنا زراعت کرنا غلہ کو درست کرنا آٹا پیسنا آگ جلانا۔ ہاتھ
سے پکانا تب کہیں روٹی ملتا اور کپڑے کا حال معلوم ہے کپاس بونا
روئی نکالنا کاتنا کپڑا بنا کرتا ہے تا جب کہیں پہننے میں آتا اگرچہ اسکا
سبب بھی حقتعالیٰ ہے مگر سختی اس غریب پر ہی کس لئے کہ اسے حضرت
جل و علا نے اپنی سبعہ صفات عنایت فرمائے ہیں۔ بود و باش کیلئے
مکان بنانا یہہ بھی اک آفت ہے۔ عقل ہی کا سبب ہی جو انسان اپنی
غذا اور لباس اور مکان اور ہر آفت سے اپنے بچاؤ کے سامان کر لیتا ہے

اور بعض آسایشی حرکات پر بہت لوگ حقیقت کو نہین سوچتے سمجھتے قدرت کو
نہین دیکھتے حقیقت حال خود اون کے دلون مین خور و پوش وغیرہ مین
ادسنکے فایدون کی باتین پیدا کر دیتا ہے مثلاً ولایت کا ملک سرد ہے
وہان کے باشندے دوڑتے جلد چلتے گولے کھیلتے اقسام کی کشتی کرتے
ادنیٰ اعلیٰ ناچتے وہ بیچارے کیا کرین گے اگر کوئی مضمون سوچنے
ذرا خاموش بیٹھین تو سردی کے اثر سے اکڑ جاتے اور آتش کے
کارخانہ بندوق دخانی جہاز اور اوزار وغیرہ بناتے بہرصورت
اپنے کو سردی سے بچاتے ہین - بخلاف ان کے گرم ملک کے لوگ
بیٹھے کاروبار زیادہ کرتے ہین اس لئے ان ملکون مین عالم فاضل
حکما شاغل ذاکر کاسب گوسائین جوگی منجم شعرا بکثرت ہوتے اور
معتدل قطعہ جیسا حیدرآباد یہان سب امور اعتدال پر ہین اور جب اہل ولایت
اسطرف آتے اپنی وہان کی چال دوڑنا اور جلد چلنے کی کم کر دیتے کیونکہ یہان ویسی
سردی نہین اور ضرورت نہین مگر یہان کے رؤسا اور امرا کو انکے
آئین کی پابندی کی اس لئے ضرورت پڑتی کہ دعوتون مین ان کے
برابر ادا سی کرنا پڑتا اسمین اور خلایق کی آسایش متصور ہے - اور عام

حضرات اہل ولایت کی تقلید کرکے بےضرورت جلد چلتے اور بہاگتے اور اہل ولایت سردی کے سبب زمین پر فرش کرکے بیٹھہ نہین سکتے اسلئے کوچ و کرسئی میز کی ضرورت ہوتی یہان کی زمین ویسی سرد نہین حضرات مقلد بغیر میز کرسی کے کوئی کاروبار کرہی نہین سکتے - دوسری بات یہہ ہے جب ولایتی لوگ کرسیون پر بیٹھتے پیر اون کے زمین پر سرد جاسے رکہہ نہین سکتے اس لئے ہمیشہ پاتابے اور بوٹ کی ضرورت ہوتی حضرات مقلد یہان بغیر پاتابہ بوٹ کے رہ نہین سکتے - سرد ملک کے باشندے گرم کوٹ پہنتے اور لمبا دامن نہین رکہتے ولایت مین ہر موسم مین تمام دن ترشح بارش کی رہتی ہمیشہ کہین گئے تو چہتری لیکر جاتے اگر دامن کوٹ کا لمبا رہا تو بہیگ جاتا اور ان لوگون کی بہاگنے اور دوڑنے کی عادت ہی تو لمبا دامن حرج دیتا یہان کے حضرات مقلد اختصار کرتے کرتے کرسی پر تو خیر جب کسی محفل مین فرش پر بیٹھنے کا اتفاق ہوتا ہے تو رانین تو کجا شرم گاہ پر بھی دامن کا ڈہانکنا نصیب نہین ہوتا - پتلون ایسا تنگ پاجامہ ہی ولایت کے لوگ استنجہ وغیرہ گندہ پانی نکالکر کھڑے ہوکر کرتے ہین حضرات مقلد

سے بے ضرورت یہہ لباس اختیار کئے اور پٹلون کے پائنچے ٹخنے سے
لمبے رہنے سے پیشاب کرنے مین چھینٹون سے کبھی محفوظ نہین رہ سکتے
اس لئے نماز سے دست بردار ہونا پڑا۔ گلوبند سرد ملک مین بڑے
فائدے کی شئے ہی کیونکہ وہان سرد ہوا حلق کو لگنے سے خناق
وغیرہ پیدا ہوجاتے اور سرد ہوا شش مین جاکر ذات الصدر وغیرہ
ہوجاتے اوس سے حفاظت کرنے تنگ گلوبند باندہتے کہ جس سے
گلا گرم رہتا اور ہوا شش مین تنگی سے گذرتی جب اہل ولایت
یہان آتے اوسکو بیکار جانکر یا تو نکالڈالتے یا ڈھیلا آویزان رکہتے
ہین ہمارے حضرات مقلد بغیر گلوبند (نکٹی) کے رہ نہین سکتے اون سے
جب کہا جاتا ہے میان یہہ کس فائدے کے لئے ہی تو فرماتے ہین اہل
ولایت کا فعل خالی از حکمت نہین گلے کا زیب ہی سہی۔ کسی نے کہا۔

ناخن سے بوالہوس کا گلا یون ہی چھلگیا	وہ بھی لہو لگا کے شہیدون مین ملگیا

اہل ولایت کہانا جب کہاتے اگر ہاتھ سے کہائین تو تیمم یا دو وقت یعنے کہانے
سے پہلے اور بعد کہانیکے دہونا پڑتا اس لئے سردی کے بچاؤ کیلئے
چمچہ کانٹے سے کہانا کہاتے اور ہمارے حضرات مقلد بغیر اسکے کہاتے نہین

اہل ولایت سردی کے سبب پانی سے آبدست نہین کرتے کاغذ سے
صاف کر لیتے یہان کی مسافرت مین ہم نے دیکھا ہے ریل پر جاتے وقت
بیچارے نمازی احتیاطاً ڈہیلے رکھ لیتے اور حضرات مقلد تھوڑے کاغذ
رکھ لیتے خواہ کسی زبان مین لکھے ہوے کیون نہون ۔ شراب خوری اہل ولایت
سردی سے بچنے کچھ تھوڑی شراب پیتے ہین اور اوس کے نقصانات
دیکھ رہے ہین کہ طبابت مین کوئی مرض ایسا نہین ہے جسکا سبب شراب
نہوگا۔ اس لئے وہان اس سے پرہیز کرنے کے بارہ مین مجلسین ہوتی ہین
ہمارے حضرات مقلد اسپر جان نثار کرتے ہین حالانکہ شرعاً اور طبّاً
سخت منع ہے۔ اور اہل ولایت ان حضرات مقلدون کو حقارت سے
دیکھتے اور بعض کہتے یہہ ہمارے مقلد ہین ہمکو اچھے نہین معلوم ہوتے۔
انہتروین آیت اس آیت مین لڑکے اور لڑکیون کے پیدا کرنیکا
ذکر ہے ستّروین آیت اس آیت مین انسان کو اچھی ترکیب
مین پیدا کرنے کا ذکر ہے اسکا بیان پہلے ہو چکا اکہتروین آیت
اسمین انسان کے جمے ہوے خون سے پیدا ہونے کا ذکر ہی حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی سورۃ اقرا کی نازل ہوئی اوسمین

اپنی ربوبیت کو بیان فرما کر ساتھہی اسکے خلق و علق کا ذکر فرمایا اسکا بیان پوشیدہ نہ رکھا

نکتہ ہے وابستہ باستثناء اشرف الانسان پیغمبر آخر الزمان صلے اللہ علیہ وصحبہ وسلم

سخن‌بندان گلزار معانی سالکان مسالک نکتہ دانی مردان جادۂ تفرید رہ نوردان

وادی توحید پر دلالت حال و اشارت مقال سے یہہ رمز لطیف و نکتہ شریف

مخفی نہین کہ ماسوی اللہ تعالی سب مخلوق ہے اور مخلوق مین سے حضرت

انسان بوجہ اپنی ذاتی رفعت مکان و عظمت شان کے یقیناً افضل و اتمّ

اکمل ہی علاوہ مژدۂ کرامت لَقَدْ کَرَّمْنَا و تشریف شریف وَنَفَخْتُ

فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ - وَخَلَقَ عَلٰی صُوْرَتِهٖ و تحقق مصداق عالم

صغیر کے مگر سچ فرمایا ہے ہ کار پاکان را قیاس از خود مگیر *

گرچہ باشد در نبشتن شیر و شیر * قطب اعظم صلے اللہ علیہ وسلم

کا وجود مبارک اگرچہ اسی سلک انسانی مین منسلک ہوا مگر ہم کہتے ہین

چہ نسبت خاک را با عالم پاک - اور کیا خوب کہا ہے کسی کہنے والے نے

اُدہر اللہ سے واصل ادہر مخلوق کے شامل * خواص اوس برزخ کبریٰ

مین ہین حرف مشدد کا * آنکھ ناک کان ہاتھ پاؤن وغیرہ وغیرہ کا ہونا

ہی انسان کے آئینہ خیال مین صورت انسان انعکاس ڈال رہا ہے

اور بس یہہ ہمنے مانا کہ احادیث سے پایۂ ثبوت کو پہنچا کہ نور سماوی سے
اولا جبین نور آگین حضرت ابو البشر علیہ السلام مین ودیعت رکھا گیا جا بجا سے
سلسلۂ اسماعیلی مین گذرتا ہوا پیوستہ پایۂ وسیلہ فلور دا ناث بار بر ظاہر
اصلاب طاہرہ وارحام طیبہ مین ہو کر سینۂ عبد اللہ مین آفتاب عالمتاب
کی طرح جلوہ نما ہوکر رحم آمنہ زہرہ مین رونق افزائی کی اس نے ابو البشر
کی بشریت سے جو واقع ہوا اوسے معاف کرایا اس نے خلیل کو خلعت
دلائی نمرود ناری کی نار سے بچایا اسی نے نوح کی نا خدائی کی۔ ذبیح اللہ
کو سکین پدر سے بہ تسکین ربانی دی دوسرا شعبۂ انبیا بھی اس دستگیری
سے محروم نرہا آخر حضرت یونس بند ماہی سے چھوٹے حضرت کلیم
نار مین نور کے مزے لوٹے واہ جہان دیکھو یہی جلوہ ہے ع

ہر جا تری قدرت کے ہین لاکھون جلوے   حیران ہون وہ آنکھون سے کیا کیا دیکھون

سننے کی بات ہے کہ میلاد کے احوال مین سابقین ولاحقین لکھتے
چلے جاتے ہین اور حضرت عبد اللہ تستری رحمت اللہ علیہ فرماتے ہین
حضرت آمنہ کو جب یہہ نور ملا تو رجب المرجب کا مہینا اور جمعہ کی رات
تھی انتہی۔ اور وہ سال جس مین یہہ مولد مسعود جلوہ بخش ہوا سنۃ الابتہاج

کے نام سے مشہور عرب ہی اور مواہب لدنیہ وغیرہ مین احادیث سے
ثابت کیا ہے کہ حضرت آمنہ کو اس قیام مبدء مولود مسعود سے کوئی
گرانی و ثقل محسوس نہوا جو حاملہ عورتون کو عموماً ہوا کرتا ہے معہذا
شمایل محمدیہ مین لکھا ہے کہ آمنہ آثار ثقل کی شاکی ہوئین تو خواب مین دیکھا
کہ جو میرے شکم مین ہے وہ نور ہے ارباب ذوق ہماری اصلی غرض
اور اس مضمون حدیث کو یاد رکھین حافظ الحدیث ابو نعیم محدث رحمۃ اللہ
علیہ ان دونون کی تطبیق کی ہے کہ ابتدا کچھ ثقل محسوس و مدرک ہوا اور
بعد استقرار حمل جاتا رہا و نیز منقول ہے کہ آمنہ قسم کھا کر فرماتی ہین مین نے
اس سے اخف حمل نہین دیکھا پھر جب مولود تولد ہوا کوئی رطوبت کسی
قسم کا پرک جسم اطہر پر ہونا کسی آیتہ و حدیث سے ثابت نہین بلکہ بالعکس
لوازم بشریہ سے جدا ہونا اور عادت معتاد سے خلاف ہونا مصرح ہے
چنانچہ شمائل مین مروی ہے وُلِدَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَخْتُوْنًا مَسْرُوْرًا
نَظِیْفًا لَطِیْفًا مُطَهَّرًا مُعَطَّرًا کہ ختنہ شدہ ناف بریدہ پاک صاف مطہر
معطر پیدا ہوے دیکھو مولود اور والدہ مین جو باہمی علاقہ ہے وہ ناف سے
ہے جیسا کہ راقم الحروف اس سے پہلے گزارش کر چکا ہر گاہ دایہ اد سے

کاٹ ڈالتی ہے اُسوقت ان دونونکا تعلق قطع ہو جاتا ہے اصل حقیقت یہہ ہے کہ جبیا انسان کو خیالات ہین اُنہین سے کوئی بات نہین تہی پہر ولادت کے وقت جو شہادت ملائکہ نے ادا کی وہ ہمارے دعوے کے گواہ ہین اس سے بڑہکر اور کیا دلیل مین پیش کر سکتا قَالَتْ مَلَائِكَةُ السَّمَا بِاَسْرِهَا وُلِدَ الْحَبِيْبُ وَمِثْلُهُ لَا يُوْلَدُ تمام آسمانون کے فرشتے گواہی دے رہے تہے اللہ کا پیارا پیدا ہو گیا اور اوسکی مثل کوی پیدا ہوگا آخر بتا دے ایسی بے مثل ولادت اور ایسی عجیب اور انوکھی پیدائش مین کیا اسرار تہے بجز اسکے نہین کہ سلسلۂ ولادت صوری انسانی طور پر تہا اور باطنی کچھ کہ سب سے نرالا تہا الحق کہ اللہ کا حبیب کہنا یہی نشان محبت کو بہت کچھ جتا رہا ہے اور عنوان محبوب کو بتا رہا ہے زہے نصیب ہم امتیون کے کہ اسکے کہلاے اور امید ہے کہ آخرت مین بہی اسیکے ساتہ ہو وینگے آمین احسن الخالقین یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

شرح مِثْلُهُ لَا يُوْلَدُ اسپر سب علما کا اتفاق ہے کہ حضور کی والدہ کو حمل کے زمانہ مین شکم مین ثقل نہین تہا نور کے سلئے ثقل نہین ہوتا

اور تو اور دیکھئے ثبوت جیسا کہ عوام الناس مولود کے جسم پر چرک اور چکناو
ہوتا ہے اور پانی رطوبت بکثرت ہوتی ہے اور نفاس جاری ہوتا ہے
اسمین بہت کوئی بات نہ تھی کیونکہ یہہ باتین والدہ کے طرف کی ہین اور
سرہ والا تو بچہ والدہ سے بے تعلق رہتا ثابت تمام بچون کی حفاظت
کے لیے جھلی رحم مین ہوا کرتا ہے اور اوسمین پانی بھرا ہوا ہوتا ہے
نور کے حفاظت کیلیے اسکی ضرورت نہین تھی - اور تین بڑے شریان
ورید ناف کے راستے سے مان کا خون بچہ مین ہر لحظہ لاتے لیجاتے
اور پرورش کرتے ہین اور وہ ایک غلاف مین محفوظ رہتے اس
مجموع کا نام سرہ یا نال ہے حضور اقدس کی تخلیق مین یہی سرہ نا موجود تھا
دیکھو حدیث کی اثبات اور صوفیہ کرام تو حضور کے سراسر نور ہونے کے
ہمیشہ مقر ہین مگر علماے ظواہر اور عقلا اور حکما اور فلاسفہ انکار کرتے رہے
حالانکہ یہہ دلیل روشن آجکی نہین ہے تیرہ سو پچاس برس تولد مبارک
کو ہو چکے ہند سے لیکر تمام ولایتون تک کوئی مجھے قایل کردے
کہ جسکو سرہ یعنے نال نہو پھر اوس مولود کو کوی اور دلیل سے والدہ
کا تعلق لگا سکتے ہین اور اوس نال کی عادت یہہ ہے کہ بعد تولد کے

دایہ چند انگشت ناف کیطرف چھوڑ کر درمیان مین رشتہ لگا کر نل سے کاٹکر
علیحدہ کر دیتی ہے اور وہ بقیہ ٹکڑا نال کا چار پانچ دن مین خشک ہوکر ناف سے
جدا ہوکر گر جاتا اور اگر یہہ رشتہ نہ لگائین تو خون بہہ کر بچہ اوسیدم ہلاک
ہوجاتا اور بعد وہ نال گرجانے کے مولود کی ناف شکم سے برابر رہتی ہے
حضور مقدس کو تولد کے وقت یہی حالت تھی جیساکہ وہ خشک نال گرگئے
پر جو حالت ہوتی ہے اور اگر تولد کے وقت فرشتے قطع کئے ہوتے
بی بی آمنہ کو اسوقت شرقاً غرباً کشف ہوگیا تھا بیان فرما دیتین اور
دوسرا یہہ کہ وہ بقیہ ٹکڑا خشک ہوکر گرگیا ہوتا۔ یہہ ذکر بھی کسی کتاب
مین نہین آیا۔ ہرچند کہ تولد آنحضرت کے دوسری خصوصیات بھی ہین
مگر سراسر نور ہونے پر معتبر نہین چنانچہ پاک وصاف تولد ہونا یالون
مین تیل ہونا آنکھون مین سرمہ ہونا۔ کس لئے کہ آنکھین آپکی ہمیشہ سرمگین
تہین اور بہت پیغمبر ختنہ کئے ہوئے پیدا ہوے ہین اور اسی نور ہونے
کا باعث تہا جو آپ کا سایہ نہ تہا اور حضور پاک کا ارشاد ہے جو مولانا نے
فرمایا ؎ گرچہ در ظاہر ز آدم زادہ ام ٭ من بمعنی جد جد افتادہ ام ٭
اس راقم کا مقصود اصلی اس کتاب کے لکھنے سے یہی تہا اور جو کچھ معقولی تحریر کیگئی ہے

اوسکی تصدیق میں مولوی معنوی کیا ارشاد فرماتے ہیں

اے ظہورِ تو تجلی نورِ نور
گنج مخفی از تو آمد در ظہور

گنج مخفی بود زیر خاک کرد
خاک را تابان ترا ز افلاک کرد

حق مر او را برگزید از انس و جان
رحمة للعالمینش خواند از آن

مدحت و تسبیح او تسبیحِ حق
میوه می روید ز عینِ آن طبق

تا به پشت آدم اسلافش ہمہ
مہتران رزم و بزم و ملحمہ

این نسب خود فخر او را بوده است
کز شہنشاہان ہمہ پالوده است

فخر او خود از نسب دور است پاک
نیست جنبش از سمک کس تا سماک

نورِ حق را کس نجوید زاد و بود
خلعت حق را چہ حاجت تار و پود

صد ہزاران عاشق و معشوق از او
در فغان و در نفیر و جستجو

پس عجب فرزند کو را بوده است
لیک احمد بر ہمہ افزوده است

سد زمین و آسمان خندان و شاد
کین چنین شاہی ز ما در جفت زاد

شاہِ دین را منگر اے نادان بطین
کین نظر کرده است ابلیس لعین

کے توان اندود این خورشید را
با کف گل تو بگو آخر مرا

گر بریزی خاک و صد خاکسترش
بر سرِ نور او بر آید بر سرش

تا کہ جمادی محو گشتے در نبات | تا کہ نامی روح گشتے با حیات
ہست ترکیب محمدؐ لحم و پوست | گرچہ در ترکیب ہر تن جنس اوست
کاندران ترکیب باشد معجزات | ہر ہمہ ترکیب تا گشتند مات
بہر این خاتم شدست او کہ بجود | مثل او نہ بود و نے خواہند بود
مصطفیٰ را حق بدان و حق ببین | مصطفیٰ بد نور رب العالمین
از ہمہ اوہام و تصویرات دور | نور نور و نور نور و نور نور
دو مگوئی و دو مدان و دو مخوان | بندہ را در خواجہ خود محو دان
گر جدا بینی ز حق این خواجہ را | گم کنی ہم متن و ہم دیباچہ را
عقل قربان کن بہ پیش مصطفیٰ | حسبی اللہ گو کہ اللہ کفیٰ
گر بگویم تا قیامت نعت او | ہیچ او را مقطع و غایت مجو

ارباب ظواہر معراج شریف کے بارہ مین مباحثہ کرتے ہین آسمانون کے خرق والتیام مین بحث ہوتی ہے اتنا خیال نہین کرتے کہ آسمان تک پہنچنا ہی انسان کا محال ہے آسمان تو دور ہے چند فرسخ بلندی پر انسان جاتے ہی سردی سے زمہریر کے جسم پھٹ کر مرجاتا ہے ہمارے جسم پر ایک انگل بھر جسم کو پانچ سیر ہوا دبائی ہوئی ہے اوپر جانے سے

وہ وہان جاتا رہتا اور جسم پہوا کر آدمی ہلاک ہوجاتا انبیا علیہم السلام
رحمت حق سے صفات ملکیہ مین آسمانون سے گذرے ہین اور حضرت
آدم ابوالاجساد ہین اور ہمارے حضرت ابوالارواح ہین انکا آسمانون پر
گذرنا فرشتون سے برتر تھا کیونکہ جسم آپکا نورانی تھا اور علماے ظواہر
معراج مبارک کے بیان مین حضور کے بعض اشارات کو بیان کرتے ہین
مگر تشنہ رکہدیتے صاف بیان نہین فرماتے بعض سامعین کو انکے
بیان پر حیرانی رہ جاتی وہی نظایر پر اسکو ختم کرتا ہون علما فرماتے ہین
جب حضور اقدس شب اسری بیت المقدس پہنچے براق کو اوسی کڑی
سے باندہے جہان انبیا اپنی سواریون کو باندہتے تھے اسمین سوچنے
کا مقام ہے جناب موسی اور جناب عیسی علیہما السلام انکے سواریون
کے گدہے وہان باندہے جاتے تھے اس غرض سے کہ وہ بیت المقدس
کا سبزہ دیکہ کر چرنے چلے جاتے تھے اور یہہ براق جنتی نور کا بنا ہوا
جنت کا سبزہ چراہوا چالیس ہزار سال سے اسی سواری کے آرزو مین
نالان بہلا یہہ اوس گہانس کی خواہش مین کدہر نکل جاتا اوس کے باندہنے کا
کیا ارشاد ہے ایک رسم ادا کرنا ہے نور کو رسی کیا باندہتی اور ستر ہزار فر

خاتمہ

فقہا فرماتے ہین شراب کا استعمال اندرونی اور بیرونی کثیر اور قلیل
حرمت مین سب ایک ہی حکم رکھتا ہے اسپر بہت لوگ ولایتی ادویہ
سے انکار کرتے اس لئے ہم بتا دیتے ہین ولایتی کلہم دواؤن مین
اسکی شرکت نہین ہی فقط ٹنکچرا اور اسپریٹ اور وین جن جن دواؤن
کے نام پر آوے اوسمین شراب ہی اور شربتین جنکو سرپ بولتے ہین
اوسمین قوت باقی رہنے اور بگڑ نہ جانے کے واسطے شریک کرتے
ہین اور ایکسٹریٹ یعنے رب مین بھی درست رہنے کے لئے شریک
کرتے ہین- اور مالش کرنے کے روغن بھی اسی سے تیار ہوتے
اور لیمنٹ کے بنانے مین خوشبو کے لئے پوست لیمون کا روغن
شریک کرنا پڑتا ہے اور وہ تیل پانی مین نہین ملسکتا اس لئے
اوسے شراب سے حل کرتے ہین گرمیون مین روزہ دار لیمنٹ
بہت استعمال کرتے ہین اس سے مسکن عمل ہوتا پھر داڑہی وغیرہ
رومال سے پاک کرکے مغرب پڑھے تک ڈکارین اگر وہ اثر نکلتی

شراب کا جزو اڑنے والا ہوتا ہے دیرپا نہین ہے اور قسم قسم کے
عطریات لاونڈر کے جو مہذب لوگ دریںولا لباس پر ملتے ہین
اور کہتے ہین کہ بسکٹ کے ساچون پر غیر ذبیحہ و خنزیر وغیرہ جانورونکی
چربی لگتی ہے اور یہی چربی ولایتی صابون مین شریک ہوتی ہے
اور وہ دوا جسکو پیپسین کہتے ہین اور اوس کے تیاریان یہہ بھی کل
جانورون کے معدون سے بناتے اونمین خنزیر بھی شریک ہے
اور پیانکریاٹک املشن اور لیاکٹو پپٹین وغیرہ مین بھی خنزیر کا جز ہے
اور گلیسرین بھی کل جانورون کی چربی سے بناتے اور خطون کے
لفافہ پر جو گوند لگا رہتا ہے اوس گوند کے بنانے کے وقت
شراب سے حل کرتے ہین اگرچہ شراب اڑ جاتی مگر شرع جواز پر
حکم نہین دیتی اور کئی مرہمون مین وہی چربی مذکور ملائی جاتی اور
سونٹ پودینہ الایچی ان کے عرق جنکو اسنس کہتے ہین اسمین بھی شراب ہے
سونٹ وغیرہ کے لمنٹ مین شراب ہے۔ شراب کا اہل ولایت مین
پرہیز نہین عموماً برتاوا ہوتا ہے مگر اہل اسلام کو تو سخت ممانعت تھی
اللہ تعالی کا وعدہ جھوٹ نہین قرآن اور حدیث جھوٹے نہین اندنون

اسکا مسلمانون مین اس کثرت سے رواج ہوگیا ہے کہ ان کے گھرون کے ظروف مین پانی پینے شک گزرتا ہے۔ نوشادر سے بہت دوائیان بنتی قدیم سے عرب لوگ نوساگر اونٹ کے پیشاب اور لینڈیون سے بناتے تھے مگر اب تو انسانون کے فضلے سے بناتے ہین فی آدمی کے فضلہ سے سال کو دس روپیہ کا نوساگر نکلتا ہے۔ سب قسم کے حیوانات کی ہڈیون سے فاسفورس بنتا ہے فقط

تاریخ تصنیف از جناب مصنف صاحب کتاب

بدو انسان کی یہہ حکمت دیکھو	بالیقین معجزۂ قرآن ہی
اوسکی تاریخ مصنف نے کہی	جانِ حکمت شرف الانسان ہی
	۱۳۱۰ ہجری

اطلاع

اس کتاب کے کل حقوق محفوظ ہین کوئی صاحب اسکے طبع کا کلاً یا جزءً قصد نفرماوین اور بعوض نفع کے نقصان نہ اُٹھائین اور جسقدر جلدین مطلوب ہون مصنف سے یا مطبع محبوب شاہی سے طلب کرلین۔